صرفی قوانین سے متعلق علم صرف کی جامع کتاب
صرف بھتر ال کا سلیس اردو ترجمہ اور جدید ترتیب

صرفِ بھتر ال

اردو

ترجمہ و ترتیب

محمد صدیق ھزاروی

مکتبہ اہلسنت
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

صرفی قوانین سے متعلق علم صرف کی جامع کتاب
صرفِ بُہمتال کا سلیس اردو ترجمہ اور جدید ترتیب

صرفِ بُہمتال

(اُردو)

ترجمہ و ترتیب

محمد صدیق ہزاروی

مکتبہ تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور- فون: ۷۶۳۴۴۷۸ - ۰۴۲

نام کتاب	صرف بھتر ال (اردو)
مؤلف	حضرت مولانا غلام رسول بھتر الوی
مترجم	محمد صدیق ہزاروی
نظر ثانی	علامہ عبد الرزاق بھتر الوی۔ علامہ خادم حسین رضوی
پروف ریڈنگ	حافظ قاری احمد رضا سیالوی
تاریخ اشاعت	ربیع الاول شریف ۱۴۲۰ھ / جولائی ۱۹۹۹ء
تعداد	ایک ہزار
ہدیہ	

ناشر

مکتبہ تنظیم المدارس

جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ۔ لاہور

Marfat.com

معروضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم صرف کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی ہوتا ہے کہ اسے تمام علوم کی ماں قرار دیا گیا۔ کہا گیا ہے "الصرف أم العلوم و النحو أبوها" صرف تمام علوم کی ماں اور نحو ان (علوم) کا باپ ہے۔

اُم سے مراد اصل ہے جیسے مکہ مکرمہ کو "ام القریٰ" یعنی تمام بستیوں کی اصل کہا گیا ہے۔ چونکہ علم صرف کی تحصیل سے عربی الفاظ کے معانی معلوم کرنا آسان ہو جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں مراد تک رسائی ممکن ہوتی ہے اس لئے اسے تمام علوم کی اصل قرار دیا گیا۔

"صرف بھترال" علم صرف کی ایک جامع کتاب ہے جو تمام مدارس دینیہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس وقت یہ کتاب فارسی میں ہے جب کہ اصل کتاب جو زیور طبع سے آراستہ نہ ہو سکی اردو میں تھی۔ علامہ عبدالرزاق بھترالوی مدظلہ راقم کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں :

"حزب الاحناف" (لاہور) میں تدریس کے دوران میں نے ایک مرتبہ چچا قاضی عبدالخالق صاحب سے کتاب (صرف بھترال اصل اردو) چھاپنے کے لئے اجازت نامہ لے کر استاذی المکرم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب (مدظلہ العالی) کو دیا تھا جس میں چچا صاحب نے کتاب کو اردو ہی میں چھاپنے کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ اصل کتاب قلمی نسخہ ہی تھا۔ مسودہ کی شکل میں ہی رہی، طباعت نہ

Marfat.com

ہو سکی"۔

صرف بھترال کے مصنف مولانا غلام رسول بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ کیمبل پوری تھے (کیمبل پور کا نام اب اٹک ہے)۔ ان کا اصل نام رسول احمد تھا لیکن غلام رسول کے نام سے مشہور تھے۔

حضرت مولانا غلام رسول رحمہ اللہ استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالرزاق بھترالوی مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی کے والد ماجد حضرت مولانا قاضی عبدالعزیز رحمہ اللہ کے چچا اور مولانا قاضی عبدالخالق (جن کا اوپر ذکر ہوا) اور قاضی عبدالواحد کے والد مکرم تھے۔

(مکتوب علامہ عبدالرزاق بھترالوی بنام راقم محررہ ۳ جنوری ۱۹۹۶ء)

اس کتاب کا فارسی ترجمہ حضرت مولانا حکیم منور الدین مرحوم تلمیذ رشید علامہ غلام رسول بھترالوی نے کیا اور اب الحمد للہ اس کتاب کو پہلی مرتبہ اصل شکل (اردو) میں لانے کی سعادت اس ناچیز (محمد صدیق ہزاروی) کو حاصل ہو رہی ہے۔

شاید حکمتِ خداوندی کے تحت راقم کو یہ سعادت ملنا تھی اس لئے اصل مسودہ ہی نایاب ہو گیا۔ حضرت علامہ عبدالرزاق مدظلہ نے راقم کے نام مکتوب میں لکھا:

"گذشتہ سال ارادہ کیا تھا کہ اصل کتاب کا مسودہ مل جائے تو کچھ حواشی کے ساتھ طبع کرالیا جائے۔ چچا صاحب سے رابطہ کرنے پر پتہ چلا کہ مصنف علیہ الرحمہ کے وصال کے وقت آپ کے بیٹے چھوٹی عمر کے تھے اس لئے مسودہ محفوظ نہ کیا جا سکا۔ جس کی وجہ سے وہ گوہر

Marfat.com

نایاب ہو گیا۔ (ایضا)

راقم نے جب ۱۹۹۵ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ میں درجہ ثانیہ کے طلب کو صرف بھتر ال پڑھائی تو ساتھ ساتھ ان کو لکھاتا رہا، چنانچہ طلبہ کرام نے اپنی اپنی کاپیوں میں اس تقریر کو محفوظ کر لیا۔

اس کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ صرف بھتر ال کا ترجمہ و توضیح ابھی تک اردو زبان میں مارکیٹ میں نہیں ہے، لہذا اسے زیور طبع سے آراستہ کیا جائے تا کہ طلبہ استفادہ کر سکیں۔ چنانچہ حضرت علامہ عبدالرزاق بھتر الوی مدظلہ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ اس پر نظر ثانی فرمائیں، راقم حضرت علامہ کا بے حد شکر گزار ہے کہ انہوں نے نہایت محنت اور عرق ریزی سے یہ مسودہ پڑھا اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازنے کے ساتھ ایک مختصر مقدمہ بھی لکھا۔

اس کے بعد کمپوزنگ کا کام شروع ہوا تو جامعہ نظامیہ رضویہ کے ہونہار طالب علم عزیزم قاری محمد احمد رضا صاحب سلمہ اللہ نے پروف ریڈنگ کی ذمہ داری کو باحسن طریق نبھایا۔ اس کے ساتھ ہی جامعہ نظامیہ کے شعبہ صرف کے استاذ حضرت علامہ خادم حسین رضوی زید مجدہ کی خدمت میں گذارش کی گئی کہ وہ اسے فنی نقطۂ نظر سے ایک بار چیک کر لیں۔ الحمد للہ! حضرت علامہ خادم حسین نے معاونت فرمائی اور اسے چیک کر کے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

چونکہ کتابت کمپیوٹر پر ہوئی تھی اس لیے صیغوں پر حرکات ڈالنے کا مرحلہ باقی تھا اور اس کے لئے ضروری تھا کہ کاتب کوئی فاضل عالم ہو۔ چنانچہ نہایت ہی فاضل شخصیت علامہ قاری محمد ظہیر بٹ صاحب مدرس جامعہ اسلامیہ لاہور نے نہایت خوش دلی سے اس اہم کام کو اپنے ذمہ لیا۔

Marfat.com

راقم حضرت علامہ عبدالرزاق بھترالوی (راولپنڈی)، علامہ خادم حسین رضوی، حضرت علامہ قاری محمد ظہیر بٹ اور عزیزم قاری احمد رضا سیالوی کا تہہ دل سے ممنون ہے کہ ان حضرات نے اپنا قیمتی وقت دے کر راقم کی معاونت فرمائی۔فجزاهم الله تعالی خير الجزاء.

راقم نے اپنی بساط کے مطابق صرف بھترال کو آسان کرنے کی کوشش کی ہے اور اب اس امید پر قارئین کی خدمت میں پیش ہے کہ جہاں اصلاح کی ضرورت ہو بلا جھجک راہنمائی فرمائیں گے۔

ابواب اور ان کی گردانوں کو چھوڑ دیا گیا کیونکہ یہ تو محض ایک معاون کتاب ہے اور پھر حضرت علامہ خادم حسین رضوی کی تالیف لطیف "تیسیر ابواب الصرف" سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالی ہم سب کو علوم اسلامیہ سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو طلبہ کے لئے نفع بخش اور راقم کے لئے نجات کا ذریعہ بنائے۔ حضرت مصنف علیہ الرحمہ کو اللہ تعالی اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین

محمد صدیق ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ۔ لاہور

۸ر جون ۱۹۹۹ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

علامہ مولانا عبدالرزاق بھترالوی۔ راولپنڈی

قرآن و حدیث، فقہ، اصول فقہ وغیرہا کو سمجھنے کے لئے صَرف اور نحو کا جاننا ضروری ہے۔ صرف کی کتب میں صرف بھترال کو ایک امتیازی مقام حاصل ہے۔ انداز بیان آسان اور قوانین اور ان کے مطالب کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اتفاقی اور احترازی مثالوں سے ہر قانون کو سمجھنا آسان کر دیا گیا ہے۔

اہل علم صرف بھترال کی افادیت سے بخوبی واقف ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ صرف کی تمام کتب سے بڑھ کر طلبہ کرام کے لئے مفید فقط صرف بھترال ہے تو یہ حقیقت ہے۔ اس میں کوئی مبالغہ آرائی نہیں۔ کئی دفعہ خیال ہوا کہ صرف بھترال پر کچھ حواشی تحریر کر کے اس کی نئی کتابت اور طباعت کرائی جائے تاکہ کتابت کی غلطیوں کو درست کیا جائے۔ لیکن سستی ہوتی رہی جس کی وجہ سے ارادہ کی تکمیل نہ ہو سکی۔

تاہم حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی نے صرف بھترال کا اردو ترجمہ کر کے اور کہیں کہیں حواشی کا اضافہ کر کے آسان کو اور آسان بنا دیا۔

اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل و عمر میں برکت عطا فرمائے اور سرمایۂ اہل سنت کو تادیر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

عبدالرزاق بھترالوی

۱۳-۱۰-۱۹۹۶

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

علم صرف کی تعریف علم صرف وہ علم ہے جس میں کلمات کی بناوٹ اور ان کی اس تبدیلی کا بیان ہوتا ہے جو اعراب کے علاوہ ہو

غرض اس علم کی غرض یہ ہے کہ انسان عربی کلمات کو صحیح طور پر ادا کر سکے

موضوع علم صرف کا موضوع کلمہ (صیغہ کے اعتبار سے) ہے

س علم صرف کو علم نحو سے مقدم کیوں کیا گیا؟

ج اس لئے کہ صرفی مفردات سے بحث کرتے ہیں اور نحوی مرکبات سے چونکہ مفرد طبعی طور پر مقدم ہوتا ہے اس لئے اسے ذکر کرنے میں بھی مقدم رکھتے ہیں

کلمہ کی اقسام

عربی لغت میں کلمہ کی تین قسمیں ہیں

۱- اسم ۲- فعل ۳- حرف

۱- **اسم کی تعریف**

اسم وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر بذاتہ دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے ملا ہوا بھی

Marfat.com

٢۔ فعل کی تعریف

فعل وہ کلمہ ہے جو مستقل معنیٰ پر بذاتہ دلالت کرے اور وہ تین زمانوں ماضی، حال، استقبال میں سے کسی ایک زمانے سے ملا ہوا ہو۔ جیسے ضَرَبَ (فعل ماضی) یَضْرِبُ (فعل حال) سَوْفَ یَضْرِبُ (فعل استقبال)

٣۔ حرف کی تعریف

حرف وہ کلمہ ہے جو غیر مستقل معنی پر دلالت کرے یعنی بذاتہ اپنے مقصودی معنی پر دلالت نہ کرے بلکہ غیر کا محتاج ہو جیسے مِنْ اور اِلیٰ، ابتداء اور انتہاء پر دلالت کرنے میں دوسرے کلمہ کے محتاج ہوتے ہیں۔ مثلاً ذَهَبْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوفَةِ (میں بصرہ سے کوفہ کی طرف گیا) (١)

فعل کی اقسام

فعل کی تین قسمیں ہیں

١۔ فعل ماضی ٢۔ فعل مضارع ٣۔ فعل امر

فعل ماضی ماضی لغت میں گزری ہوئی چیز کو کہتے اور اصطلاح میں فعل ماضی وہ فعل ہے جو کسی کام کے گزرے ہوئے زمانہ میں پائے جانے پر دلالت کرے۔ جیسے ضَرَبَ (مارا اس ایک مرد نے گذشتہ زمانے میں) اور دَحْرَجَ (لڑھکایا اس ایک مرد نے گذشتہ زمانے میں)

جب تک مِنْ کے ساتھ بصرہ اور اِلیٰ کے ساتھ کوفہ کا ذکر نہ ہوان حروف کا معنیٰ نہیں بنتا ١٢ ہزاروی

فعل مضارع مضارع لغت میں کسی کے مشابہ ہونے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں فعل مضارع وہ فعل ہے جو کسی کام کے زمانہ حال اور استقبال میں پیدا ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے وہ ایک مرد) اور سَوْفَ یَضْرِبُ (مارے گا وہ ایک مرد)

فعل امر امر لغت میں حکم دینے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں فعل امر وہ فعل ہے جو مخاطب کو کسی کام کا حکم دینے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے اِقْرَاْ (تو پڑھ)

(فاعل کی طرف نسبت ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے) فعل ماضی اور مضارع کی دو قسمیں ہیں

(۱) فعل معروف (۲) فعل مجہول

فعل معروف فعل معروف وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل ظاہر یا خفی کی طرف کی جائے۔ خَلَقَ اللّٰہُ (یہاں فاعل اسم جلالت ظاہر ہے) او. اَللّٰہُ خَلَقَ وَ یَخْلُقُ (یہاں فاعل ھُوَ ضمیر پوشیدہ ہے جو اسم جلالت کی طرف لوٹ رہی ہے)

فعل مجہول فعل مجہول وہ ہے جس کی نسبت (فاعل کی بجائے) مفعول بہ کی طرف ہو[۱] جیسے خُلِقَ الْعَالَمُ اور یُخْلَقُ (یُخْلَقُ میں ھُوَ ضمیر مفعول ہے)[۲] جو یُخْلَقُ کا نائب فاعل بن رہی ہے

---

۱ فعل مجہول کی جس مفعول کی طرف نسبت ہوتی ہے اسے مفعول مالم یسم فاعلہ یا نائب فاعل کہتے ہیں ۱۲ ہزاروی

۲ مفعول سے مراد مفعول بہ ہے کیونکہ دوسرے مفعول فعل لازم کے بھی آجاتے ہیں ۱۰ ہزاروی

Marfat.com

مثبت اور منفی اگر فعل ماضی اور مضارع کے شروع میں حرف نفی نہ آئے تو اسے مثبت کہتے ہیں جیسے خَلَقَ اور یَخْلُقُ اور اگر حرف نفی آئے تو اسے فعل منفی کہتے ہیں جیسے مَا خَلَقَ اور لَا یَخْلُقُ

فعل لازم اگر فعل فقط فاعل پر پورا ہو جائے تو اسے فعل لازم کہتے ہیں۔ جیسے ذَهَبَ زَیْدٌ زید گیا)

فعل متعدی اگر فعل فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول کو بھی چاہے تو اسے فعل متعدی کہتے ہیں۔ جیسے شَرِبَ زَیْدٌ مَاءً (زید نے پانی پیا)

اسم کی اقسام

اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) معرب (۲) مبنی

معرب کی تعریف = معرب وہ اسم ہے کہ عامل کے بدلنے سے اس کے آخر میں تبدیلی آجائے۔ جیسے زید (جَاءَ زَیْدٌ۔ رَأَیْتُ زَیْدًا۔ وَمَرَرْتُ بِزَیْدٍ) کی ترکیب میں

مبنی کی تعریف مبنی وہ اسم ہے کہ عامل کے بدلنے سے اس کے آخر میں تبدیلی نہ آئے جیسے هٰؤُلَاءِ (جَاءَنِیْ هٰؤُلَاءِ رَأَیْتُ هٰؤُلَاءِ مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ) کی ترکیب میں

اسم معرب کی اقسام اسم معرب کی دو قسمیں ہیں

(۱) منصرف (۲) غیر منصرف

منصرف وہ اسم ہے کہ جس کے آخر میں تینوں حرکتیں تنوین کے ساتھ پڑھی جاسکیں۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ رَأَیْتُ زَیْدًا مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

غیر منصرف وہ اسم ہے جس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہ پڑھی جا
۔ جیسے جَاءَنِیْ اَحْمَدُ رَأَیْتُ اَحْمَدَ مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ

Marfat.com

اسم کی ایک اور تقسیم اِشتِقاق اور عدمِ اِشتِقاق کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں

(۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد

اسمِ مصدر کی تعریف مصدر وہ اسم ہے جس سے فعل بنایا جاتا ہے فارسی زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے اس کے آخر میں "دَنْ" یا "تَنْ" اور اُردو میں "نا" آتا ہے جیسے اَلضَّرْبُ زدن (مارنا) اور اَلْقَتْلُ کُشتن (قتل کرنا)

اسمِ مشتق کی تعریف مشتق وہ اسم ہے جو مصدر سے اس طرح بنایا جائے کہ اس کی شکل اور معنیٰ نیا ہو لیکن مادہ وہی ہو (۱) جیسے ضَارِبٌ

اسمِ جامد کی تعریف اسمِ جامد وہ اسم ہے جو نہ تو مصدر ہوتا ہے اور نہ مصدر سے مشتق ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ

اسمِ مشتق کی اقسام اسمِ مشتق کی چھ قسمیں ہیں

(۱) اسمِ فاعل (۲) اسمِ مفعول (۳) اسمِ تفضیل
(۴) صفتِ مشبّہ (۵) اسمِ آلہ (۶) اسمِ ظرف

اسمِ جامد کی اقسام اسمِ جامد کی تین قسمیں ہیں

(۱) ثلاثی (۲) رباعی (۳) خماسی

ثُلاثی تین حرف والے اسم جامد کو ثلاثی کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ

رُباعی چار حرف والے اسم جامد کو رباعی کہتے ہیں جیسے جَعْفَرٌ

خُماسی پانچ حرف والے اسم جامد کو خماسی کہتے ہیں جیسے سَفَرْجَلٌ

---

(۱) مثلاً ضَارِبٌ اسم مشتق ہے جو ضَرْبٌ سے بنا اب اس کی شکل اور معنیٰ وہ نہیں جو مصدر کے تھے۔ مصدر کی طرح یہاں بھی ض ر ب (مادہ) موجود ہے ۱۲ ہزاروی

اسم اور فعل کی تقسیم

(تعداد حروف کے اعتبار سے)

مصدر فعل اور تمام مشتقات تعدادِ حروف کے اعتبار سے دو قسم پر ہیں

(۱) ثلاثی (۲) رباعی

پھر ثلاثی اور رباعی میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں

(۱) مجرد (۲) مزید فیہ

ثلاثی مجرد ثلاثی مجرد وہ اسم یا فعل ہے جس میں تین حروف اصلی ہوں کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے ضَرْبٌ بروزنِ فَعْلٌ اور ضَرَبَ بروزنِ فَعَلَ

ثلاثی مزید فیہ ثلاثی مزید فیہ وہ اسم یا فعل ہے جس میں تین حروف اصلی سے کوئی حرف زائد بھی ہو۔ جیسے اِکْرَامٌ بروزنِ اِفْعَالٌ اور اَکْرَمَ بروزنِ اَفْعَلَ

رباعی مجرد رباعی مجرد وہ اسم یا فعل ہے جس میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے دَحْرَجَةٌ بروزنِ فَعْلَلَةٌ اور دَحْرَجَ بروزنِ فَعْلَلَ

رباعی مزید فیہ رباعی مزید فیہ وہ اسم یا فعل ہے جس میں چار حروف اصلی سے کوئی حرف زائد بھی ہو۔ جیسے تَدَحْرُجٌ بروزنِ تَفَعْلُلٌ تَدَحْرَجَ بروزنِ تَفَعْلَلَ

Marfat.com

نوٹ مجرد اور مزید فیہ ہونے کے اعتبار سے مصدر اور مشتقات اپنے فعل ماضی کے تابع ہوتے ہیں (۱)

میزان (وزن) عربی کلمات میں حروفِ اصلیہ کو حروف زائدہ سے الگ کرنے کے لئے ایک میزان مقرر ہے جو فا عین اور لام ہے

س وزن کے لئے فا' عین' لام یعنی فَعَلَ یا فَعْلَلَ کو مقرر کرنے کی کیا وجہ ہے؟

ج اس کی دو وجہیں ہیں

۱ یہ تمام افعال میں عام ہے یعنی تمام افعال کو شامل ہے 2 جیسے فَعَلَ الضَّرْبَ ۔ فَعَلَ النَّصْرَ وغیرہ

۲ بنیادی طور پر وزن کے مخارج تین قسم کے ہیں (۱) شفت (ہونٹ) (۲) وسط (منہ کا اندرونی حصہ) (۳) حلق (گلا) تینوں مخارج میں سے ایک ایک حرف لے لیا گیا شفت سے "فا" حلق سے "عین" اور وسط سے "لام"

حروف اصلی جو حروف وزن کرتے وقت فا' عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں آئیں ۔ انہیں حروفِ اصلیہ کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ بر وزنِ فَعَلَ اور دَحْرَجَ بر وزنِ فَعْلَلَ

---

۱ یعنی واحد مذکر غائب فعل ماضی کو دیکھا جائے اگر تین حرف اصلی ہوں کوئی زائد نہ ہو تو مصدر اور تمام مشتقات وغیرہ مجرد ہوں گے اگر کوئی حرف زائد بھی ہو تو مزید فیہ ہوں گے ۱۲ ہزاروی

۲ کیونکہ ہر کام چاہے وہ لکھنا پڑھنا ہو یا کھانا پینا وغیرہ فعل ہی ہوتا ہے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

حروفِ زائدہ وہ حروف جو وزن کرتے وقت فاء، عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں جیسے أَكْرَمَ بروزنِ أَفْعَلَ (میں ہمزہ) تَدَحْرَجَ بروزنِ تَفَعْلَلَ (میں تاء)

لامِ ثانیہ اور ثالثہ

اگر تین حروف اصلی سے کچھ حروف زائد ہوں لیکن اصلی ہوں تو انہیں لامِ ثانیہ اور لامِ ثالثہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ جیسے جَعْفَرٌ بروزنِ فَعْلَلٌ اور جَحْمَرِشٌ بروزنِ فَعْلَلِلٌ[1]

نوٹ نمبر ۱ حروفِ زائدہ کو وزن میں بعینہٖ نقل کرتے ہیں جیسے ضَارِبٌ بروزنِ فَاعِلٌ کا الف مَضْرُوبٌ بروزنِ مَفْعُوْلٌ کی واو وغیرہ

نوٹ نمبر ۲ جو حرف تعلیل کیوجہ سے بدل کر آیا ہو یا الحاق کے لئے زائد ہو وہ موزون میں ہو گا۔ لیکن وزن میں نہیں آئے گا[2] جیسے اِضْطَرَبَ میں طاء تاء سے بدل کر آئی ہے اس لئے اِفْتَعَلَ میں تاء ہو گی طاء نہیں ہو گی۔ اسی طرح جَلْبَبَ بروزنِ فَعْلَلَ اور حِلْتِيْتٌ بروزنِ فِعْلِيْلٌ مُسْحَنْكُوْنٌ بروزنِ فُعْلُوْلٌ میں چونکہ زائد حروف الحاق کیلئے ہیں اس لئے وزن میں نہیں ہوں گے

یاد رہے کہ جَلْبَبَ میں دوسری باء حِلْتِيْتٌ میں باء اور دوسری تاء اور مُسْحَنْكُوْنٌ میں واؤ اور دوسرا نون الحاق کیلئے زائد ہیں

---

۱ جَعْفَرٌ میں صرف لامِ ثانیہ ہے اور جَحْمَرِشٌ میں لامِ ثانیہ اور لامِ ثالثہ دونوں ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

۲ وزن پر جو کلمہ آتا ہے اسے موزون کہتے ہیں مثلاً فَعَلَ وزن اور ضَرَبَ موزون ۱۲ ہزاروی

نوٹ نمبر ۳ اگر کسی کلمہ میں قلب مکانی ہو تو وزن میں بھی قلب مکانی ہوتا ہے (۱) جیسے وَجْهٌ بروزنِ فَعْلٌ تھا، جیم کو مقدم کر کے واؤ کو الف سے بدل جَاهٌ بروزنِ عَفْلٌ پڑھیں گے اسی طرح حَادِیْ بروزنِ عَالِفٌ اصل میں وَاحِدٌ بروزنِ فَاعِلٌ تھا۔ اَیِسَ بروزنِ عَفِلَ اصل میں یَئِسَ بروزنِ فَعِلَ تھا۔ اَشْیَاءُ بروزنِ لَفْعَاءُ اصل میں شَیْئَاءُ بروزنِ فَعْلَاءُ تھا

نوٹ نمبر ۴ اگر کسی کلمہ سے کوئی حرف حذف کیا جائے تو اس کے وزن سے بھی حذف کرتے ہیں۔ جیسے قَاضٍ بروزنِ فَاعٍ اصل میں قَاضِیٌ بروزنِ فَاعِلٌ تھا۔

نوٹ نمبر ۵ جس کلمہ میں قلبِ مکانی کیا گیا یا کوئی حرف حذف کیا گیا اس کے اصل کا اعتبار کرتے ہوئے وزن میں کمی یا تبدیلی نہ کرنا اور وزن کو اسی طرح برقرار رکھنا بھی جائز ہے۔ جیسے قَاضٍ بروزن فَاعِلٌ اور حَادِی بروزن فَاعِلٌ

ہفت اقسام

کوئی بھی اسم اور فعل ان سات قسموں سے باہر نہیں ہوتا (۱) صحیح (۲) مہموز (۳) مضاعف (۴) مثال

---

۱ حروف کو آگے پیچھے کرنا قلب مکانی ہے جیسے وجہ میں جیم کو واؤ کی جگہ اور واؤ کو جیم کی جگہ لاکر واؤ کو الف سے بدل دیا جاہ ہو گیا ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

(۵) اجوف (۶) ناقص (۷) لفیف[۱]

1- صحیح صحیح وہ کلمہ ہے جس کے فاء، عین، لام کلمہ کے مقابلہ میں کوئی حرفِ علت، ہمزہ یا ایک جنس کے دو حروف نہ ہوں جیسے ضَرْبٌ بروزنِ فَعْلٌ اور ضَرَبَ بروزنِ فَعَلَ

نوٹ حروفِ علت تین ہیں۔ واؤ، الف، یاء اور ان کا مجموعہ "وَای" ہے[۲]

2 مہموز = مہموز وہ کلمہ ہے جس کا کوئی حرف اصلی ہمزہ ہو۔ مہموز کی تین قسمیں ہیں مہموز الفاء، مہموز العین، مہموز اللام

مہموز الفاء وہ مہموز ہے جس کے اسم یا فعل میں فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو۔ جیسے اَمْرٌ بروزنِ فَعْلٌ اور اَمَرَ بروزنِ فَعَلَ

مہموز العین = جب کسی اسم یا فعل کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو اسے مہموز العین کہتے ہیں۔ جیسے سُؤْلٌ بروزنِ فُعْلٌ سَئَلَ بروزنِ فَعَلَ

مہموز اللام = وہ اسم یا فعل جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو اسے مہموز اللام کہتے ہیں۔ جیسے قُرْءٌ بروزنِ فُعْلٌ قَرَءَ بروزن فَعَلَ

---

۱ بنیادی طور پر یہ گیارہ قسمیں ہیں صحیح، مہموز الفاء، مہموز العین، مہموز اللام، مضاعف ثلاثی، مضاعف رباعی، مثال، اجوف، ... لفیفِ مفروق، لفیفِ مقرون ۱۲ ہزاروی

۲ چونکہ عرب والے بیماری کے وقت اپنی زبان سے کلمہ "وای" نکالتے ہیں اس لئے ان حروف کو حروف علت (بیماری) کہتے ہیں یا یہ کہ جس طرح بیماری کی حالت میں بیمار کی حالت بدلتی رہتی ہے اسی طرح یہ حروف بھی بدلتے رہتے ہیں مثلاً قَوَلَ سے قَالَ اس لئے یہ حروفِ علت کہلاتے ہیں (دیکھیے مراح الارواح) ۱۲ ہزاروی

۳۔ مضاعف = وہ اسم یا فعل ہے جس کے دو حرف اصلی ایک جنس کے ہوں۔ مضاعف کی دو قسمیں ہیں

(۱) مضاعف ثلاثی (۲) مضاعف رباعی

مضاعف ثلاثی = وہ مضاعف ہے جس کے عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ جیسے مَدٌّ بروزنِ فَعْلٌ مَدَّ بروزنِ فَعَلَ (۱)

مضاعف رباعی = وہ مضاعف ہے جس کے فاء اور لام اول اور عین اور لام ثانی کے مقابلہ میں دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ جیسے صَرْصَرٌ بروزنِ فَعْلَلٌ، صَرْصَرَ بروزنِ فَعْلَلَ

۴۔ مثالی = وہ اسم یا فعل ہے جس کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہو جیسے وَعْدٌ بروزنِ فَعْلٌ۔ وَعَدَ بروزنِ فَعَلَ یُسْرٌ بروزنِ فُعْلٌ یَسَرَ بروزنِ فَعَلَ

۵۔ اجوف = وہ اسم یا فعل ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہو۔ جیسے قَوْلٌ بروزنِ فَعْلٌ قَالَ بروزنِ فَعَلَ (بَیْعٌ بروزنِ فَعْلٌ، بَاعَ بروزنِ فَعَلَ)

۶۔ ناقص وہ اسم یا فعل ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہو جیسے رَمْیٌ بروزنِ فَعْلٌ رَمٰی بروزنِ فَعَلَ (یا دَعْوَةٌ بروزنِ فَعْلَةٌ، دَعَا بروزنِ فَعَلَ)

مَدٌّ اصل میں مَدْدٌ اور مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا پہلی دال کو ساکن کر کے دوسری دال میں ادغام کیا ۱۲ ہزاروی

نوٹ اگر حرف علت واؤ ہو تو اسے واوی کہتے ہیں اگر یا ہو تو یائی کہتے ہیں یعنی مثال واوی اور مثال یائی وغیرہ

۷- لفیف کسی اسم یا فعل میں دو حرف علت ہوں تو اسے لفیف کہتے ہیں - لفیف کی دو قسمیں ہیں (۱) لفیفِ مقرون (۲) لفیفِ مفروق

لفیفِ مقرون وہ اسم یا فعل ہے جس کے عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہو - جیسے طَیٌّ بروزن فَعْلٌ طَوٰی بروزنِ فَعَلَ (۱)

لفیفِ مفروق وہ اسم یا فعل ہے جس کے فاء اور لام کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہو - جیسے وَقْیٌ بروزن فَعْلٌ وَقٰی بروزنِ فَعَلَ (۲)

مشتقات

اہلِ عرب ہر مصدر سے بارہ اسماء و افعال نکالتے ہیں اسے اشتقاق کہا جاتا ہے وہ بارہ اسماء و افعال یہ ہیں

(۱) فعل ماضی (۲) فعل مضارع (۳) نفی جحد (۴) نفی تاکید (۵) امر (۶) نہی (۷) اسم فاعل (۸) اسم مفعول (۹) اسم زماں (۱۰) اسم مکاں (۱۱) اسم آلہ (۱۲) اسم تفضیل

۱- فعل ماضی وہ فعل ہے جو گذشتہ زمانہ پر دلالت کرے - جیسے ضَرَبَ

۲- فعل مضارع وہ فعل ہے جو موجودہ یا آئندہ زمانہ پر دلالت کرے - جیسے یَضْرِبُ

---

۱ طَیٌّ اصل میں طَوْیٌ تھا - پہلی یاء کا دوسری میں ادغام کیا تو طَیٌّ ہو گیا طَوٰی اصل میں طَوَیَ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح اسے الف سے بدلا تو طَوٰی ہو گیا ۱۲ ہزاروی

۲ وَقٰی اصل میں وَقَیَ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح اسے الف سے بدلا تو وَقٰی ہو گیا ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

۳۔ اسم فاعل وہ اسم ہے جو کام کرنے والے پر بولا جائے۔ جیسے ضَارِبٌ

۴۔ اسم مفعول وہ اسم ہے جو اس ذات پر بولا جائے جس پر کام واقع ہو۔ جیسے مَضْرُوْبٌ

۵۔ نفی تاکید زمانہ مستقبل میں فعل کی نفی (مع تاکید) کو نفی تاکید کہتے ہیں۔ جیسے لَنْ یَضْرِبَ

۶۔ نفی حجد (حرف لم کے ساتھ) زمانہ ماضی میں فعل کی نفی کو نفی حجد کہتے ہیں۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ

۷۔ فعل امر کسی کام کا حکم دینے کو کہتے ہیں۔ جیسے اِضْرِبْ

۸۔ فعل نہی کسی کام سے روکنے کو فعل نہی کہا جاتا ہے۔ جیسے لَا تَضْرِبْ

۹۔ اسمِ زماں کام کرنے کے وقت کا نام ہے۔ جیسے مَضْرِبٌ (مارنے کا زمانہ)

۱۰۔ اسمِ مکاں کام کرنے کی جگہ کا نام ہے۔ جیسے مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ)

۱۱۔ اسمِ آلہ اس چیز پر بولا جاتا ہے جس کے ساتھ کوئی کام کیا جائے۔ جیسے مِضْرَبٌ

۱۲۔ اسمِ تفضیل بہت زیادہ کام کرنے والے پر بولا جاتا ہے۔ جیسے اَضْرَبُ (مذکر) ضُرْبٰی (مؤنث)

Marfat.com

صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ

جیسے اَلضَّرْبُ : مارنا

ضَرَبَ - یَضْرِبُ - ضَرْبًا - فَهُوَ ضَارِبٌ - وَضُرِبَ - یُضْرَبُ -
ضَرْبًا - فَذَاكَ - مَضْرُوْبٌ - لَمْ یَضْرِبْ - لَمْ یُضْرَبْ - لَا یَضْرِبُ -
لَا یُضْرَبُ - لَنْ یَّضْرِبَ - لَنْ یُّضْرَبَ - اَلْاَمْرُ مِنْهُ : اِضْرِبْ -
لِتُضْرَبْ - لِیَضْرِبْ - لِیُضْرَبْ - وَالنَّهْیُ عَنْهُ : لَا تَضْرِبْ -
لَا تُضْرَبْ - لَا یَضْرِبْ - لَا یُضْرَبْ - اَلظَّرْفُ مِنْهُ : مَضْرِبٌ -
مَضْرِبَانِ - مَضَارِبُ - وَمُضَیْرِبٌ - وَالْاٰلَةُ مِنْهُ : مِضْرَبٌ -
مِضْرَبَانِ - مَضَارِبُ - وَمُضَیْرِبٌ - مِضْرَبَةٌ - مِضْرَبَتَانِ -
مَضَارِبُ - وَمُضَیْرِبَةٌ - مِضْرَابٌ - مِضْرَابَانِ - مَضَارِیْبُ -
مُضَیْرِیْبٌ - وَّمُضَیْرِیْبَةٌ - اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ الْمُذَکَّرُ
مِنْهُ : اَضْرَبُ - اَضْرَبَانِ - اَضْرَبُوْنَ - اَضَارِبُ - وَاُضَیْرِبُ -
وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ : ضُرْبٰی - ضُرْبَیَانِ - ضُرْبَیَاتٌ - ضُرَبٌ - وَّضُرَیْبٰی -
وَفِعْلُ التَّعَجُّبِ مِنْهُ : مَا اَضْرَبَهٗ - وَاَضْرِبْ بِهٖ -
وَضَرُبَ یا ضَرُبَتْ -

Marfat.com

س اسمِ فاعل کے شروع میں ھُوَ اور اسمِ مفعول کے شروع میں ذَالِکَ لانے کی کیا وجہ ہے؟(۱)

ج ضَارِبٌ اور مَضْرُوْبٌ (اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول) صفت ہیں۔ اور صفت کیلئے موصوف کا ہونا ضروری ہے ھُوَ اور ذَالِکَ موصوف ہیں۔

س اسمِ فاعل کیلئے ھُوَ اور اسمِ مفعول کیلئے ذَالِکَ کیوں استعمال ہوتا ہے

ج ذَالِکَ اسمِ اشارہ بعید کیلئے ہے اور مفعول بھی بعید ہوتا ہے جبکہ فاعل قریب ہوتا ہے اسی مناسبت سے اسمِ فاعل کیلئے ھُوَ اور اسمِ مفعول کیلئے ذَالِکَ لایا گیا

---

۱ یعنی صرف صغیر میں ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا فَھُوَ ضَارِبٌ وَضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْبًا فَذَاکَ مَضْرُوْبٌ پڑھتے ہیں تو اسم فاعل ضَارِبٌ کے ساتھ ھُوَ اور اسم مفعول مَضْرُوْبٌ کے ساتھ ذَاکَ کیوں لاتے ہیں؟ ۱۲ ہزاروی

۲ چونکہ ضَرْبًا مصدر ہے اور معرب بھی اس لئے اس کے دو فتحہ نصب کہلاتے اور تنوین اس لئے کہ یہ اسم ہے جب کہ ماضی مبنی ہے لہٰذا ضرب میں نصب نہیں بلکہ فتحہ ہوگا اور تنوین بھی حذف ہو جائے گی کیونکہ فعل پر تنوین نہیں ہوتی۔ ۱۲ ہزاروی

صرف کبیر ماضی مطلق مثبت معروف و مجہول

معروف: ضَرَبَ۔ ضَرَبَا۔ ضَرَبُوْا۔ ضَرَبَتْ۔ ضَرَبَتَا۔ ضَرَبْنَ۔ ضَرَبْتَ۔ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُمْ۔ ضَرَبْتِ۔ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُنَّ۔ ضَرَبْتُ۔ ضَرَبْنَا۔

مجہول: ضُرِبَ۔ ضُرِبَا۔ ضُرِبُوْا۔ ضُرِبَتْ۔ ضُرِبَتَا۔ ضُرِبْنَ۔ ضُرِبْتَ۔ ضُرِبْتُمَا۔ ضُرِبْتُمْ۔ ضُرِبْتِ۔ ضُرِبْتُمَا۔ ضُرِبْتُنَّ۔ ضُرِبْتُ۔ ضُرِبْنَا۔

صرف کبیر ماضی قریب مثبت معروف و مجہول

معروف: قَدْ ضَرَبَ۔ قَدْ ضَرَبَا۔ قَدْ ضَرَبُوْا۔ قَدْ ضَرَبَتْ۔ قَدْ ضَرَبَتَا۔ قَدْ ضَرَبْنَ۔ قَدْ ضَرَبْتَ۔ قَدْ ضَرَبْتُمَا۔ قَدْ ضَرَبْتُمْ۔ قَدْ ضَرَبْتِ۔ قَدْ ضَرَبْتُمَا۔ قَدْ ضَرَبْتُنَّ۔ قَدْ ضَرَبْتُ۔ قَدْ ضَرَبْنَا۔

مجہول، قَدْ ضُرِبَ۔ قَدْ ضُرِبَا۔ قَدْ ضُرِبُوْا۔ قَدْ ضُرِبَتْ۔ قَدْ ضُرِبَتَا۔ قَدْ ضُرِبْنَ۔ قَدْ ضُرِبْتَ۔ قَدْ ضُرِبْتُمَا۔ قَدْ ضُرِبْتُمْ۔ قَدْ ضُرِبْتِ۔ قَدْ ضُرِبْتُمَا۔ قَدْ ضُرِبْتُنَّ۔ قَدْ ضُرِبْتُ۔ قَدْ ضُرِبْنَا۔

صرف کبیر فعل مضارع مثبت معروف

يَضْرِبُ۔ يَضْرِبَانِ۔ يَضْرِبُوْنَ۔ تَضْرِبُ۔ تَضْرِبَانِ۔ يَضْرِبْنَ۔ تَضْرِبُ۔ تَضْرِبَانِ۔ تَضْرِبُوْنَ۔ تَضْ[illegible]۔ [illegible]نَ۔ تَضْرِبَانِ۔ تَضْرِبْنَ۔

Marfat.com

اَضْرِبُ ۔ نَضْرِبُ ۔

صرف کبیر فعل مضارع مثبت مجہول

يُضْرَبُ ۔ يُضْرَبَانِ ۔ يُضْرَبُوْنَ ۔ تُضْرَبُ ۔ تُضْرَبَانِ ۔ يُضْرَبْنَ
تُضْرَبُ ۔ تُضْرَبَانِ ۔ تُضْرَبُوْنَ ۔ تُضْرَبِيْنَ ۔ تُضْرَبَانِ
تُضْرَبْنَ ۔ اُضْرَبُ ۔ نُضْرَبُ ۔

صرف کبیر فعل مضارع منفی معروف

لَا يَضْرِبُ ۔ لَا يَضْرِبَانِ ۔ لَا يَضْرِبُوْنَ ۔ لَا تَضْرِبُ ۔ لَا تَضْرِبَانِ
لَا يَضْرِبْنَ ۔ لَا تَضْرِبُ ۔ لَا تَضْرِبَانِ ۔ لَا تَضْرِبُوْنَ ۔ لَا تَضْرِبِيْنَ
لَا تَضْرِبَانِ ۔ لَا تَضْرِبْنَ ۔ لَا اَضْرِبُ ۔ لَا نَضْرِبُ ۔

صرف کبیر فعل مضارع منفی مجہول

لَا يُضْرَبُ ۔ لَا يُضْرَبَانِ ۔ لَا يُضْرَبُوْنَ ۔ لَا تُضْرَبُ ۔ لَا تُضْرَبَانِ ۔
لَا يُضْرَبْنَ ۔ لَا تُضْرَبُ ، لَا تُضْرَبَانِ ۔ لَا تُضْرَبُوْنَ ۔ لَا تُضْرَبِيْنَ
لَا تُضْرَبَانِ ۔ لَا تُضْرَبْنَ ۔ لَا اُضْرَبُ ۔ لَا نُضْرَبُ ۔

صرف کبیر اسم فاعل

ضَارِبٌ ۔ ضَارِبَانِ ۔ ضَارِبُوْنَ ضَرَبَةٌ ۔ ضُرَّابٌ ۔ ضُرَّبٌ ۔
ضُرُبٌ ۔ ضُرَبَاءُ ۔ ضُرْبَانٌ ۔ ضِرَابٌ ۔ ضُرُوْبٌ ۔ ضُرَيْرِبٌ ۔ ضَارِبَةٌ ۔
ضَارِبَتَانِ ۔ ضَارِبَاتٌ ۔ ضَوَارِبُ ۔ ضُرَّبٌ ۔ ضُوَيْرِبَةٌ ۔

صرف کبیر اسم مفعول

مَضْرُوْبٌ ۔ مَضْرُوْبَانِ ۔ مَضْرُوْبُوْنَ ۔ مَضْرُوْبَةٌ ۔ مَضْرُوْبَتَانِ ۔
مَضْرُوْبَاتٌ ۔ مَضَارِیْبُ وَمُضَیْرِبٌ وَمُضَیْرِبَةٌ ۔

صرف کبیر نفی تاکید بلن ناصبہ معروف

لَنْ یَّضْرِبَ ۔ لَنْ یَّضْرِبَا ۔ لَنْ یَّضْرِبُوْا ۔ لَنْ تَضْرِبَ ۔ لَنْ تَضْرِبَا ۔
لَنْ یَّضْرِبْنَ ۔ لَنْ تَضْرِبَ ۔ لَنْ تَضْرِبَا ۔ لَنْ تَضْرِبُوْا ۔
لَنْ تَضْرِبِیْ ۔ لَنْ تَضْرِبَا ۔ لَنْ تَضْرِبْنَ ۔ لَنْ اَضْرِبَ ۔
لَنْ نَّضْرِبَ ۔

صرف کبیر نفی تاکید بلن ناصبہ مجہول

لَنْ یُّضْرَبَ ۔ لَنْ یُّضْرَبَا ۔ لَنْ یُّضْرَبُوْا ۔ لَنْ تُضْرَبَ ۔ لَنْ تُضْرَبَا ۔
لَنْ یُّضْرَبْنَ ۔ لَنْ تُضْرَبَ ۔ لَنْ تُضْرَبَا ۔ لَنْ تُضْرَبُوْا ۔
لَنْ تُضْرَبِیْ ۔ لَنْ تُضْرَبَا ۔ لَنْ تُضْرَبْنَ ۔ لَنْ اُضْرَبَ ۔
لَنْ نُّضْرَبَ ۔

صرف کبیر نفی جحد بلم معروف

لَمْ یَضْرِبْ ۔ لَمْ یَضْرِبَا ۔ لَمْ یَضْرِبُوْا ۔ لَمْ تَضْرِبْ ۔ لَمْ تَضْرِبَا ۔
لَمْ یَضْرِبْنَ ۔ لَمْ تَضْرِبْ ۔ لَمْ تَضْرِبَا ۔ لَمْ تَضْرِبُوْا ۔ لَمْ تَضْرِبِیْ ۔
لَمْ تَضْرِبَا ۔ لَمْ تَضْرِبْنَ ۔ لَمْ اَضْرِبْ ۔ لَمْ نَضْرِبْ ۔

صرف کبیر نفی جحد بلم مجہول

لَمْ یُضْرَبْ ۔ لَمْ یُضْرَبَا ۔ لَمْ یُضْرَبُوْا ۔ لَمْ تُضْرَبْ ۔ لَمْ تُضْرَبَا ۔ لَمْ یُضْرَبْنَ ۔ لَمْ تُضْرَبْ ۔ لَمْ تُضْرَبَا ۔ لَمْ تُضْرَبُوْا ۔ لَمْ تُضْرَبِیْ ۔ لَمْ تُضْرَبَا ۔ لَمْ تُضْرَبْنَ ۔ لَمْ اُضْرَبْ ۔ لَمْ نُضْرَبْ ۔

صرف کبیر لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معروف

لَیَضْرِبَنَّ ۔ لَیَضْرِبَانِّ ۔ لَیَضْرِبُنَّ ۔ لَتَضْرِبَنَّ ۔ لَتَضْرِبَانِّ ۔ لَیَضْرِبْنَانِّ ۔ لَتَضْرِبَنَّ ۔ لَتَضْرِبَانِّ ۔ لَتَضْرِبُنَّ ۔ لَتَضْرِبِنَّ ۔ لَتَضْرِبَانِّ ۔ لَتَضْرِبْنَانِّ ۔ لَاَضْرِبَنَّ ۔ لَنَضْرِبَنَّ ۔

صرف کبیر لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ مجہول

لَیُضْرَبَنَّ ۔ لَیُضْرَبَانِّ ۔ لَیُضْرَبُنَّ ۔ لَتُضْرَبَنَّ ۔ لَتُضْرَبَانِّ ۔ لَیُضْرَبْنَانِّ ۔ لَتُضْرَبَنَّ ۔ لَتُضْرَبَانِّ ۔ لَتُضْرَبُنَّ ۔ لَتُضْرَبِنَّ ۔ لَتُضْرَبَانِّ ۔ لَتُضْرَبْنَانِّ ۔ لَاُضْرَبَنَّ ۔ لَنُضْرَبَنَّ ۔

صرف کبیر لام تاکید بانون تاکید خفیفہ معروف

لَیَضْرِبَنْ ۔ لَیَضْرِبُنْ ۔ لَتَضْرِبَنْ ۔ لَتَضْرِبَنْ ۔ لَتَضْرِبُنْ ۔ لَتَضْرِبِنْ ۔ لَاَضْرِبَنْ ۔ لَنَضْرِبَنْ ۔

Marfat.com

صرف کبیر لام تاکید با نون تاکید خفیفہ مجہول

لَیُضْرَبَنْ ۔ لَیُضْرَبُنْ ۔ لَتُضْرَبَنْ ۔ لَتُضْرَبَنْ ۔ لَتُضْرَبُنْ ۔
لَتُضْرَبِنْ ۔ لَاُضْرَبَنْ ۔ لَنُضْرَبَنْ ۔

صرف کبیر فعل امر حاضر معروف

اِضْرِبْ ۔ اِضْرِبَا ۔ اِضْرِبُوْا ۔ اِضْرِبِیْ ۔ اِضْرِبَا ۔ اِضْرِبْنَ ۔

صرف کبیر امر حاضر مجہول

لِتُضْرَبْ ۔ لِتُضْرَبَا ۔ لِتُضْرَبُوْا ۔ لِتُضْرَبِیْ ۔ لِتُضْرَبَا ۔
لِتُضْرَبْنَ ۔

صرف کبیر امر غائب و متکلم معروف

لِیَضْرِبْ ۔ لِیَضْرِبَا ۔ لِیَضْرِبُوْا ۔ لِتَضْرِبْ ۔ لِتَضْرِبَا ۔ لِیَضْرِبْنَ ۔
لِاَضْرِبْ ۔ لِنَضْرِبْ ۔

صرف کبیر امر غائب و متکلم مجہول

لِیُضْرَبْ ۔ لِیُضْرَبَا ۔ لِیُضْرَبُوْا ۔ لِتُضْرَبْ ۔ لِتُضْرَبَا ۔ لِیُضْرَبْنَ ۔
لِاُضْرَبْ ۔ لِنُضْرَبْ ۔

Marfat.com

صرف کبیر امر حاضر معروف با نون تاکید ثقیلہ

اِضْرِبَنَّ ۔ اِضْرِبَانِّ ۔ اِضْرِبُنَّ ۔ اِضْرِبِنَّ ۔ اِضْرِبَانِّ ۔ اِضْرِبْنَانِّ ۔

صرف کبیر امر حاضر مجہول با نون تاکید ثقیلہ

لِتُضْرَبَنَّ ۔ لِتُضْرَبَانِّ ۔ لِتُضْرَبُنَّ ۔ لِتُضْرَبِنَّ ۔ لِتُضْرَبَانِّ ۔ لِتُضْرَبْنَانِّ ۔

صرف کبیر امر غائب و متکلم معروف با نون تاکید ثقیلہ

لِيَضْرِبَنَّ ۔ لِيَضْرِبَانِّ ۔ لِيَضْرِبُنَّ ۔ لِتَضْرِبَنَّ ۔ لِتَضْرِبَانِّ ۔ لِيَضْرِبْنَانِّ ۔ لِاَضْرِبَنَّ ۔ لِنَضْرِبَنَّ ۔

صرف کبیر امر غائب و متکلم مجہول با نون تاکید ثقیلہ

لِيُضْرَبَنَّ ۔ لِيُضْرَبَانِّ ۔ لِيُضْرَبُنَّ ۔ لِتُضْرَبَنَّ ۔ لِتُضْرَبَانِّ ۔ لِيُضْرَبْنَانِّ ۔ لِاُضْرَبَنَّ ۔ لِنُضْرَبَنَّ ۔

صرف کبیر امر حاضر معروف با نون تاکید خفیفہ

اِضْرِبَنْ ۔ اِضْرِبُنْ ۔ اِضْرِبِنْ ۔

صرف کبیر امر حاضر مجہول با نون تاکید خفیفہ

لِتُضْرَبَنْ ۔ لِتُضْرَبُنْ ۔ لِتُضْرَبِنْ ۔

Marfat.com

صرف کبیر امر غائب و متکلم معروف با نون تاکید خفیفہ

لِیَضْرِبَنْ ۔ لِیَضْرِبُنْ ۔ لِتَضْرِبَنْ ۔ لِاَضْرِبَنْ ۔ لِنَضْرِبَنْ ۔

صرف کبیر امر غائب و متکلم مجہول با نون تاکید خفیفہ

لِیُضْرَبَنْ ۔ لِیُضْرَبُنْ ۔ لِتُضْرَبَنْ ۔ لِاُضْرَبَنْ ۔ لِنُضْرَبَنْ ۔

صرف کبیر فعل نہی حاضر معروف

لَا تَضْرِبْ ۔ لَا تَضْرِبَا ۔ لَا تَضْرِبُوْا ۔ لَا تَضْرِبِیْ ۔ لَا تَضْرِبَا ۔
لَا تَضْرِبْنَ ۔

صرف کبیر نہی حاضر مجہول

لَا تُضْرَبْ ۔ لَا تُضْرَبَا ۔ لَا تُضْرَبُوْا ۔ لَا تُضْرَبِیْ ۔ لَا تُضْرَبَا ۔
لَا تُضْرَبْنَ ۔

صرف کبیر نہی غائب و متکلم معروف

لَا یَضْرِبْ ۔ لَا یَضْرِبَا ۔ لَا یَضْرِبُوْا ۔ لَا تَضْرِبْ ۔ لَا تَضْرِبَا ۔ لَا یَضْرِبْنَ ۔
لَا اَضْرِبْ ۔ لَا نَضْرِبْ ۔

صرف کبیر نہی غائب مجہول

لَا یُضْرَبْ ۔ لَا یُضْرَبَا ۔ لَا یُضْرَبُوْا ۔ لَا تُضْرَبْ ۔ لَا تُضْرَبَا ۔ لَا یُضْرَبْنَ ۔
لَا اُضْرَبْ ۔ لَا نُضْرَبْ ۔

Marfat.com

صرف کبیر فعل نہی حاضر معروف با نون تاکید ثقیلہ

لَا تَضْرِبَنَّ - لَا تَضْرِبَانِّ - لَا تَضْرِبُنَّ - لَا تَضْرِبِنَّ - لَا تَضْرِبَانِّ -
لَا تَضْرِبْنَانِّ -

صرف کبیر نہی حاضر مجہول با نون تاکید ثقیلہ

لَا تُضْرَبَنَّ - لَا تُضْرَبَانِّ - لَا تُضْرَبُنَّ - لَا تُضْرَبِنَّ - لَا تُضْرَبَانِّ -
لَا تُضْرَبْنَانِّ -

صرف کبیر نہی غائب و متکلم معروف با نون تاکید ثقیلہ

لَا یَضْرِبَنَّ - لَا یَضْرِبَانِّ - لَا یَضْرِبُنَّ - لَا تَضْرِبَنَّ - لَا تَضْرِبَانِّ -
لَا یَضْرِبْنَانِّ - لَا اَضْرِبَنَّ - لَا نَضْرِبَنَّ -

صرف کبیر نہی غائب مجہول با نون تاکید ثقیلہ

لَا یُضْرَبَنَّ - لَا یُضْرَبَانِّ - لَا یُضْرَبُنَّ - لَا تُضْرَبَنَّ - لَا تُضْرَبَانِّ -
لَا یُضْرَبْنَانِّ - لَا اُضْرَبَنَّ - لَا نُضْرَبَنَّ -

صرف کبیر فعل نہی حاضر معروف با نون تاکید خفیفہ

لَا تَضْرِبَنْ - لَا تَضْرِبُنْ - لَا تَضْرِبِنْ -

صرف کبیر نہی حاضر مجہول با نون تاکید خفیفہ

لَا تُضْرَبَنْ - لَا تُضْرَبُنْ - لَا تُضْرَبِنْ -

Marfat.com

صرف کبیر نہی غائب و متکلم معروف با نون تاکید خفیفہ

لَا یَضْرِبَنْ ۔ لَا یَضْرِبُنْ ۔ لَا تَضْرِبَنْ ۔ لَا اَضْرِبَنْ ۔ لَا نَضْرِبَنْ

صرف کبیر نہی غائب مجہول با نون تاکید خفیفہ

لَا یُضْرَبَنْ ۔ لَا یُضْرَبُنْ ۔ لَا تُضْرَبَنْ ۔ لَا اُضْرَبَنْ ۔ لَا نُضْرَبَنْ ۔

صیغوں کی بناوٹ

فعل ماضی معروف

۱۔ ضَرَبَ کو ضَرْبًا سے بناتے ہیں۔ پہلے حرف کو اپنی حالت پر چھوڑا دوسرے حرف کو فتحہ دیا تیسرے حرف کے نصب کو فتحہ سے بدل دیا تنوینِ تمکن جو اسم کی علامت ہے اسے حذف کر دیا کیونکہ فعل اسم کی علامت کو قبول نہیں کرتا ضَرَبَ بن گیا

۲۔ ضَرَبَا کو ضَرَبَ سے بنایا۔ الف ضمیرِ بارز مرفوع متصل جو علامتِ تثنیہ اور ضمیرِ فاعل ہے ضَرَبَ کے آخر میں لائے تو ضَرَبَا بن گیا[1]

۳۔ ضَرَبُوْا کو ضَرَبَ سے بنایا۔ واؤ ضمیرِ بارز مرفوع متصل جو جمع مذکر کی علامت اور ضمیرِ فاعل ہے، ضَرَبَ کے آخر میں لگا کر اس سے پہلے حرف کو ضمہ دیدیا۔ ضَرَبُوْا ہو گیا

نوٹ جمع کے صیغے میں آخر میں الف بھی لگایا جاتا ہے جیسے ضَرَبُوْا تاکہ واؤ عاطفہ اور واؤ جمع میں فرق کیا جائے۔ مثلاً حَضَرَ وَ قَتَلَ (یہاں واؤ عاطفہ ہے)

۴۔ ضَرَبَتْ کو ضَرَبَ سے بنایا۔ ضَرَبَ کے آخر میں تائے ساکنہ لائے جو صرف علامتِ تانیث ہے ضمیرِ فاعل نہیں ہے۔ ضَرَبَتْ ہو گیا

---

1 ضمیر ظاہر ہو تو اسے بارز کہتے ہیں جیسے ضَرَبَا کا الف اور پوشیدہ ہو تو مستتر کہلاتی ہے جیسے ضَرَبَ میں ھُوَ۔ فاعل کی ضمیر فعل سے ملی ہو تو ضمیر مرفوع متصل کہلاتی ہے ورنہ منفصل اور مفعول کی ضمیر کو منصوب کہتے ہیں ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

۵- ضَرَبَتَا کو ضَرَبَتْ سے بنایا - ضَرَبَتْ کے آخر میں الف ضمیرِ بارز مرفوع متصل علامتِ تثنیہ و ضمیرِ فاعل کا اضافہ کر کے اس کے ماقبل کو فتحہ دیدیا (ضَرَبَتَا ہو گیا)

۶- ضَرَبْنَ کو ضَرَبَتْ سے بنایا - نون ضمیرِ بارز مرفوع متصل 'علامتِ جمع مؤنث اور ضمیرِ فاعل ضَرَبَتْ کے آخر میں لائے تو ضَرَبَتْنَ ہو گیا - تاءنیث کی دو علامتیں فعل میں جمع ہو گئیں حالانکہ فعل میں تانیث کی دو علامتوں کا جمع ہونا مطلقاً منع ہے (۱) اس تاء کو حذف کر دیا اور پھر باء کو ساکن کیا تاکہ چار حرکتیں اکٹھی نہ آجائیں ضَرَبْنَ ہو گیا

س چار حرکتوں کا جمع ہونا ایک کلمہ میں منع ہے یہ دو کلموں میں ہیں یعنی نون ضمیر الگ کلمہ ہے؟

ج ضمیر کا فعل کیساتھ اتصال مضبوط ہوتا ہے کہ وہ دونوں کلمے ایک کلمہ کی طرح ہوتے ہیں

---

۱ مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ دونوں علامتیں ایک جنس سے ہوں یا الگ الگ مثلاً تاءِ تانیث (واحد) الف مع تاء (جمع مونث سالم) ایک جنس سے ہیں جبکہ الف مقصورہ حُبْلٰی علامتِ تانیث دوسری جنس سے ہے فعل میں تانیث کی دو علامتیں جمع نہیں ہوتیں چاہے دونوں ایک جنس سے ہوں یا الگ الگ جنس سے لیکن اسم میں الگ الگ جنس سے [illegible] ہیں - جیسے حُبْلَیَاتٌ میں یاء بھی تانیث کی علامت ہے جو الف مقصورہ سے بدل کر [illegible] - اور الف تاء بھی تانیث کی علامت ہے ۱۲ ہزاروی

۱ اشباع کا معنی مکمل اور پورا کلام کرنا ہے اور اصطلاح میں حرکت کو کھینچ کر حرف بنا دینا مثلاً ضرب کے فتحہ کو کھینچیں تو ضربا ہو گیا یعنی الف پیدا ہو گیا - ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

۷- ضَرَبْتَ کو ضَرَبَ سے بنایا - ضَرَبَ کے آخر میں تاء ضمیرِ بارز مرفوع متصل علامتِ واحد مذکر مخاطب اور ضمیرِ فاعل لائے اور باء کو ساکن کر دیا تاکہ چار حرکتیں اکٹھی نہ ہو جائیں ضَرَبْتَ ہو گیا

۸- ضَرَبْتُمَا کو ضَرَبْتَ سے بنایا - ضَرَبْتَ کے آخر میں الف ضمیرِ بارز مرفوع متصل علامتِ تثنیہ و ضمیرِ فاعل لائے اور اس سے پہلے میم کا اضافہ کر کے تاء کو ضمہ دیا - تاکہ واحد مذکر مخاطب کے صیغے میں اشباع کی صورت میں التباس لازم نہ آئے تو اب ضَرَبْتُمَا ہو گیا[1]

۹- ضَرَبْتُمْ کو ضَرَبْتَ سے بنایا - واوٗ ضمیرِ بارز مرفوع متصل علامتِ جمع مذکر و ضمیرِ فاعل ضَرَبْتَ کے آخر میں لائے اور اس کے ماقبل کو ضمہ دیا پھر واوٗ سے پہلے میم شفوی مضموم کا اضافہ کیا تاکہ واحد متکلم کے صیغے میں اشباع کی صورت میں التباس لازم نہ آئے تو یہ ضَرَبْتُمُوْ ہو گیا - پھر واوٗ کو حذف کر کے میم کو ساکن کر دیا تو ضَرَبْتُمْ ہو گیا

۱۰- ضَرَبْتِ کو ضَرَبْتَ سے بنایا - یعنی تاء کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا تاکہ مذکر اور مونث میں فرق رہے - ضَرَبْتِ ہو گیا.

۱۱- ضَرَبْتُمَا کو ضَرَبْتِ سے بنایا - اس کا وہی طریقہ ہے جو ضَرَبْتُمَا تثنیہ مذکر کے ضمن میں بیان ہوا

Marfat.com

۱۲- ضَرَبْتُنَّ کو ضَرَبْتِ سے بنایا - نون ضمیرِ بارز مرفوع متصل علامتِ جمع مونث و ضمیرِ فاعل اس کے آخر میں لائے اس سے پہلے میم شفوی ساکن ماقبل مضموم کا اضافہ کیا - ضَرَبْتُمْنَ ہو گیا - میم اور نون قریب المخرج اکٹھے ہو گئے - میم کو نون سے بدل کر نون کا نون میں ادغام کیا - ضَرَبْتُنَّ ہو گیا

۱۳- ضَرَبْتُ کو ضَرَبَ سے بنایا - تاء مضموم بارز مرفوع متصل علامتِ واحد متکلم و ضمیرِ فاعل ضَرَبَ کے آخر میں لائے اور باء کو ساکن کر دیا - ضَرَبْتُ ہو گیا

نوٹ باء کو ساکن کرنے کی وجہ پہلے بیان ہو چکی ہے

۱۴- ضَرَبْنَا کو ضَرَبْتُ سے بنایا - تاء کو حذف کر کے اس کی جگہ نون ضمیر مرفوع متصل علامتِ متکلم مع الغیر (۱) ضمیرِ فاعل آخر میں لائے اور الف کا بھی اضافہ کیا - تاکہ جمع مونث غائب کے صیغے سے التباس نہ لازم آئے (۲) ضَرَبْنَا ہو گیا

---

۱ تثنیہ و جمع متکلم کو متکلم مع الغیر کہتے ہیں ۱۲ ہزاروی

۲ التباس کا مطلب یہ ہے کہ صیغوں کے درمیان امتیاز نہ ہو سکے ۱۲ ہزاروی

۳ حروفِ اتین کو مضارع کی علامات یا حروفِ مضارعت کہتے ہیں الف واحد متکلم کے شروع میں تاء آٹھ صیغوں (چھ حاضر کے ایک واحد مونث غائب اور ایک تثنیہ مونث غائب کے صیغے کے شروع میں یاء چار صیغوں (تین مذکر غائب اور ایک جمع مونث غائب) کے شروع میں آتی ہے اور نون جمع متکلم کے شروع میں آتا ہے - ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

ماضی مجہول

ضُرِبَ کو ضَرَبَ سے اس طرح بنایا کہ فاء کلمہ کو ضمہ اور عین کلمہ کو کسرہ دیدیا۔ضرب ہو گیاباقی صیغے بنانے کا وہی طریقہ ہے جو معروف کی گردان میں بیان ہو چکا

مضارع معروف

یَضْرِبُ۔ تَضْرِبُ۔ اَضْرِبُ۔ نَضْرِبُ کو ضَرَبَ سے بنایا۔ حروفِ اتین 3 (الف، تاء، یاء نون) میں سے ایک حرف مفتوح ضَرَبَ کے شروع میں لائے۔ فاء کلمہ کو ساکن کیا آخر کے ماقبل کو

کسرہ دیا۔ اور آخر میں ضمہ اعرابی لائے۔یَضْرِبُ۔ تَضْرِبُ۔ اَضْرِبُ نَضْرِبُ ہو گیا

یَضْرِبَانِ اور تَضْرِبَانِ کو یَضْرِبُ اور تَضْرِبُ سے بنایا۔ الف ضمیر بارز مرفوع متصل علامتِ تثنیہ و ضمیرِفاعل آخر میں لائے اور ماقبل کو فتحہ دیا۔الف کے بعد نون مکسورہ اس ضمہ کی جگہ لائے جو واحد کے صیغے میں تھا۔یَضْرِبَانِ اور تَضْرِبَانِ ہو گیا

یَضْرِبُوْنَ اور تَضْرِبُوْنَ کو یَضْرِبُ اور تَضْرِبُ سے بنایا۔ واوَ ضمیرِ بارز مرفوع متصل علامتِ جمع مذکر و ضمیرِ فاعل آخر میں لائے اور ماقبل کو ضمہ دیا۔ اس کے بعد نون مفتوحہ ضمہ اعرابی کی جگہ لے آئے۔یَضْرِبُوْنَ اور تَضْرِبُوْنَ ہو گیا

Marfat.com

یَضْرِبْنَ کو تَضْرِبُ سے بنایا۔ تاء کو حذف کر کے اس کی جگہ یائے اصلیہ کو واپس لائے۔ (واحد مذکر غائب کی علامت مضارع یاء کو یائے اصلیہ لکھا گیا ہے) نون ضمیرِ بارز مرفوع متصل علامتِ جمع و ضمیرِ فاعل اس کے آخر میں لے آئے اور ماقبل کو ساکن کر دیا۔ یَضْرِبْنَ ہو گیا

تَضْرِبِیْنَ کو تَضْرِبُ سے بنایا۔ تَضْرِبُ کے آخر میں یاء ضمیر بارز مرفوع متصل علامتِ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ و ضمیرِ فاعل یا[1] فقط علامت واحدہ مؤنثہ مخاطبہ کا اضافہ کیا اور ماقبل کو کسرہ دیا۔ نون مفتوحہ

اس ضمہ اعرابی کے عوض جو تَضْرِبُ میں تھا' آخر میں لائے۔ تَضْرِبِیْنَ ہو گیا[2]

تَضْرِبَانِ کو تَضْرِبِیْنَ سے بنایا۔ یاء کو حذف کر کے اس کی جگہ الف ضمیر بارز مرفوع متصل علامتِ تثنیہ اور ضمیرِ فاعل لائے۔ ماقبل کو فتحہ دیا اور نون کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا۔ کیونکہ یہ الف زائدہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے نونِ تثنیہ کی مثل ہے اور نون تثنیہ مکسور رہتا ہے۔ تَضْرِبَانِ ہو گیا

---

1 اس میں اختلاف ہے کہ یاء ضمیر اور علامت واحدہ مؤنثہ ہے یا صرف علامتِ واحدہ مؤنثہ ہے ۱۲ ہزاروی

2 مکمل تفصیل کیلئے مراح الارواح اردو سوالاً" جواباً" دیکھئے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

تَضْرِبْنَ کو تَضْرِبِیْنَ سے بنایا - یاء کو حذف کر کے اس کی جگہ نون ضمیرِ بارز مرفوع متصل علامتِ جمع مونث و ضمیرِ فاعل لے آئے اور ماقبل کو ساکن کر دیا - تَضْرِبْنَنَ ہو گیا - نونِ اعرابی کو حذف کر دیا کیونکہ نونِ بناء اور نونِ اعرابی ایک دوسرے کی ضد ہیں - دو ضدیں جمع نہیں ہو سکتیں (چونکہ جمع مونث کا صیغہ مبنی ہے اس لئے اس نون کو نون بناء کہتے ہیں) تَضْرِبْنَ ہو گیا

مضارع مجہول

یُضْرَبُ کو یَضْرِبُ سے بنایا - پہلے حرف کو ضمہ دیا - اور آخر کے ماقبل کو فتحہ دیا - یُضْرَبُ ہو گیا - باقی صیغے بنانے کا وہی طریقہ ہے جو مضارع معروف میں بیان کیا گیا ہے -

اسمِ فاعل

ضَارِبٌ کو یَضْرِبُ سے بناتے ہیں - علامتِ مضارع کو حذف کر کے فاء کلمہ کو فتحہ دیا - اس کے بعد الف علامتِ اسمِ فاعل کا اضافہ کیا عین کلمہ کو اپنی حالت پر چھوڑا اور آخر میں علامتِ اسمیت تنوین لائے - ضَارِبٌ ہو گیا

ضَارِبَانِ اور ضَارِبَیْنِ کو ضَارِبٌ سے بنایا - حالتِ رفع میں علامتِ تثنیہ الف ماقبل مفتوح حالتِ نصب و جر میں علامتِ تثنیہ یاء ماقبل مفتوح لائے اور آخر میں نون مکسور کا اضافہ کیا جو ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض میں ہے [1] حالتِ رفع میں ضَارِبَانِ اور حالتِ نصب و جر میں ضَارِبَیْنِ ہو گیا

---

۱ اختلاف کی طرف اشارہ ہے کہ یہ نونِ اعرابی کس کے عوض میں ہے اس سلسلے میں اختلاف ہے تفصیل مراح الارواح میں ہے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

ضَارِبُوْنَ اور ضَارِبِیْنَ کو ضَارِبٌ سے بنایا۔ حالتِ رفع میں واوٗ ماقبل مضموم علامتِ جمع مذکر سالم اور حالتِ نصب و جر میں یاء ماقبل مکسور علامتِ جمع مذکر سالم ضَارِبٌ کے آخر میں لائے۔ واوٗ اور یاء کے بعد نونِ مفتوحہ کا اضافہ کیا۔ جو ضمہ یا تنوین یا دونوں کا عوض ہے۔ حالتِ رفع میں ضَارِبُوْنَ اور حالتِ نصب و جر میں ضَارِبِیْنَ ہو گیا

ضَرَبَةٌ کو ضَارِبٌ سے بنایا۔ فاء کلمہ کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا۔ واحد کے الف کو حذف کر دیا۔ عین کلمہ کو فتحہ دیا۔ اور آخر میں علامتِ جمع تکسیر(۱) تاء متحرک ماقبل مفتوح لائے۔ تاکہ اس تاء پر اعراب کو جاری کیا جائے۔ اس لئے کہ کلمہ کے درمیان میں اعراب کو جاری کرنا جائز نہیں ہے ضَرَبَةٌ ہو گیا ۔

ضُرَّابٌ کو ضَارِبٌ سے بنایا۔ فاء کلمہ کو ضمہ دیا۔ واحد کے الف کو حذف کر دیا عین کلمہ کو مُشدّد مفتوح بنایا۔ عین کلمہ کے بعد الف علامتِ جمع تکسیر کا اضافہ کیا ضُرَّابٌ ہو گیا۔

ضُرَّبٌ کو ضَارِبٌ سے بنایا۔ فاء کلمہ کو ضمہ دیا۔ واحد کے الف کو حذف کر دیا۔ عین کلمہ کو مشدد مفتوح بنایا۔ ضُرَّبٌ ہو گیا ۔

ضُرُبٌ کو ضَارِبٌ سے بنایا۔ فاء کلمہ کو ضمہ دے کر واحد کے الف کو حذف کر دیا۔ اور عین کلمہ کو ساکن کر دیا۔ ضُرْبٌ ہو گیا

---

۱ جس جمع میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے اسے جمع تکسیر کہتے ہیں جیسے ضَرَبَةٌ میں ضَارِبٌ کا وزن باقی نہیں رہا ۱۲ ابرار

ضُرَبَاءُ کو ضَارِبٌ سے بناتے ہیں۔ فاء کلمہ کو ضمہ دیا۔ واحد کے الف کو حذف کر دیا۔ عین کلمہ کو فتحہ دیا۔ آخر میں الف ممدودہ علامتِ جمع تکسیر لائے۔ اور اس سے پہلے حرف یعنی باء کو فتحہ دیا تنوینِ تمکن کو حذف کر دیا۔ کیونکہ یہ غیر منصرف ہے۔ [۲] اور اعراب ہمزہ پر جاری کیا۔ کیونکہ کلمہ کے درمیان میں اعراب جائز نہیں ہے ضُرَبَاءُ ہو گیا۔

ضُرْبَانٌ کو ضَارِبٌ سے بنایا۔ فاء کلمہ کو ضمہ دیا۔ واحد کے الف کو گرا دیا۔ عین کلمہ کو ساکن کر کے آخر میں الف نون زائد تان علامتِ جمع تکسیر لائے اور ان کے ماقبل کو فتحہ دیدیا۔ اعراب نون پر جاری کیا کیونکہ کلمہ کے درمیان اعراب جاری نہیں ہوتا ضُرْبَانٌ ہو گیا

ضِرَابٌ کو ضَارِبٌ سے بنایا۔ فاء کلمہ کو کسرہ دیکر واحد کے الف کو حذف کر کے عین کلمہ کو فتحہ دے دیا۔ اس کے بعد الف علامتِ جمع تکسیر لائے۔ ضِرَابٌ ہو گیا

ضُرُوبٌ کو ضَارِبٌ سے بنایا۔ واحد کے الف کو حذف کر کے فاء اور عین دونوں کلموں کو ضمہ دے دیا۔ اس کے بعد علامتِ جمع تکسیر واوْ ساکنہ لائے ضُرُوبٌ ہو گیا

ضَارِبَةٌ کو ضَارِبٌ سے بنایا۔ تاء متحرک ماقبل مفتوح علامت تانیث کے طور پر آخر میں لائے اور اعراب تاء پر جاری کیا۔ ضَارِبَةٌ ہو گیا

---

۲ غیر منصرف پر نحو [illegible]

Marfat.com

ضَارِبَتَانِ اور ضَارِبَتَیْنِ کو ضَارِبَۃٌ سے بنایا۔ الف علامتِ تثنیہ ماقبل مفتوح حالتِ رفع میں اور یاء علامتِ تثنیہ ماقبل مفتوح حالتِ نصب و جر میں اور نون مکسور ضمہ (۱) یا تنوین یا دونوں کے عوض آخر میں لائے ضَارِبَتَانِ (حالتِ رفع میں) ضَارِبَتَیْنِ (حالتِ نصب و جر میں) ہو گیا

ضَارِبَاتٌ کو ضَارِبَۃٌ سے بنایا۔ الف اور تاء علامتِ جمع مونث سالم مع تنوین مقابلہ (۲) آخر میں لے آئے۔۔ الف کے ماقبل کو فتحہ دیا۔ اور اعراب تاء پر جاری کر دیا۔ اب یہ ضَارِبَتَاتٌ ہو گیا۔ تانیث کی ایک ہی جنس کی دو علامتیں اسم میں جمع ہو گئیں۔ چونکہ اسم میں تانیث کی دو علامتیں جو ایک ہی جنس سے ہوں جمع نہیں ہو سکتیں (۳) اس لئے پہلی تاء کو حذف کر دیا۔ ضَارِبَاتٌ ہو گیا

ضَوَارِبُ کو ضَارِبَۃٌ سے بنایا۔ پہلے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا۔ الف مدہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلا تیسری جگہ پر الف علامتِ جمع اقصیٰ (۴)

---

۱ اختلاف کی طرف اشارہ ہے کہ نون صرف ضمہ کا عوض ہے یا صرف تنوین کا یا دونوں کا ۱۲ ہزاروی

۲ تنوین مقابلہ وہ تنوین ہے جو جمع مونث سالم پر جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں آئی

۳ اگر ایک جنس کی نہ ہوں تو جمع ہو جاتی ہیں جیسے حُبْلَیَاتٌ میں یاء جو الف مقصورہ سے بدل کر آئی ہے یہ بھی علامت تانیث ہے اور الف تاء بھی تانیث کی علامت ہے ۱۲ ہزاروی

۴ جمع اقصیٰ کو نحوی حضرات جمع منتہی الجموع کہتے ہیں جو اکیلے ہی کلمہ کو غیر منصرف بناتی ہے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

لائے۔ الف کے بعد والے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا۔ تائے تانیث اور تنوینِ تمکن (۱) کو حذف کر دیا۔ کیونکہ تاء واحد کیلئے ہے اور یہ جمع کا صیغہ ہے اور چونکہ یہ غیر منصرف ہے اس لئے تنوین بھی باقی نہیں رہ سکتی اس طرح یہ ضَوَارِبُ ہو گیا

ضُرَّبٌ کو ضَارِبَۃٌ سے بنایا۔ فاء کلمہ کو ضمہ دیا اور واحد کے الف کو حذف کر دیا۔ عین کلمہ کو مشدد مفتوح بنایا۔ تاء واحدہ کو حذف کر دیا۔ کیونکہ واحد اور جمع ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ضُرَّبٌ ہو گیا۔

ضُوَیْرِبٌ اور ضُوَیْرِبَۃٌ کو ضَارِبٌ اور ضَارِبَۃٌ (۲) سے بنایا۔ پہلے حرف کو ضمہ دیا۔ دوسرے حرف یعنی الف مدہ کو واوٗ مفتوحہ سے بدلا۔ تیسری جگہ پر یاء علامت تصغیر لائے باقی حروف کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا۔ ضُوَیْرِبٌ اور ضُوَیْرِبَۃٌ ہو گیا

اسمِ مفعول

مَضْرُوْبٌ کو یُضْرَبُ سے بنایا علامتِ مضارع یاء کو حذف کر کے اس کی جگہ میم مفتوح علامت اسم مفعول لائے۔ عین کلمہ کو ضمہ دیا۔ آخر میں تنوینِ تمکن علامت اسمیت کا اضافہ کیا۔ مَضْرُبٌ بروزنِ مَفْعُلٌ ہو گیا۔ چونکہ یہ وزن کلام عرب میں مَعُوْنٌ اور مَکْرُمٌ کے علاوہ نہیں پایا جاتا۔ اس لئے عین کلمہ کے ضمہ میں اشباع کیا۔ تاکہ اس سے واوٗ پیدا ہو جائے۔ مَضْرُوْبٌ ہو گیا

---

۱ تنوین تمکن وہ تنوین ہے جو اسم کے معرب ہونے پر دلالت کرے ۱۲ ہزاردی

۲ یعنی ضُوَیْرِبٌ کو ضَارِبٌ سے اور ضُوَیْرِبَۃٌ کو ضَارِبَۃٌ سے بنایا ۱۲ ہزاردی

Marfat.com

مَضْرُوْبَانِ اور مَضْرُوْبَیْنِ کو مَضْرُوْبٌ سے بنایا - حالتِ رفع میں علامتِ تثنیہ الف ماقبل مفتوح اور حالتِ نصب و جر میں علامت تثنیہ یاء ماقبل مفتوح لائے - واحد کے ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض آخر میں نون مکسورہ لے آئے - مَضْرُوْبَانِ (حالتِ رفع میں) اور مَضْرُوْبَیْنِ (حالتِ نصب و جر میں) ہو گیا

مَضْرُوْبُوْنَ اور مَضْرُوْبِیْنَ کو مَضْرُوْبٌ سے بنایا - حالتِ رفع میں واوٌ ماقبل مضموم علامتِ جمع مذکر سالم اور حالتِ نصب و جر میں یاء ماقبل مکسور علامتِ جمع مذکر سالم اور آخر میں نونِ اعرابی مفتوح لائے - جو واحد کے ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض ہے - حالتِ رفع میں مَضْرُوْبُوْنَ اور حالتِ نصب و جر میں مَضْرُوْبِیْنَ ہو گیا

مَضْرُوْبَۃٌ کو مَضْرُوْبٌ سے بنایا - آخر میں تائے متحرکہ علامتِ تانیث لا کر ماقبل کو فتحہ دے دیا - اور اعراب تاء پر جاری کیا - کیونکہ درمیان کلمہ میں اعراب نہیں آتا مَضْرُوْبَۃٌ ہو گیا -

مَضْرُوْبَتَانِ اور مَضْرُوْبَتَیْنِ کو مَضْرُوْبَۃٌ سے بنایا - حالتِ رفع میں الف ماقبل مفتوح علامت تثنیہ اور حالتِ نصب و جر میں یاء ماقبل مفتوح علامت تثنیہ اور آخر میں نونِ اعرابی کا اضافہ کیا - تو مَضْرُوْبَتَانِ اور مَضْرُوْبَتَیْنِ ہو گیا

Marfat.com

مَضْرُوْبَاتٌ کو مَضْرُوْبَۃٌ سے بنایا۔ الف اور تاء علامتِ جمع مونث سالم مع تنوینِ مقابلہ آخر میں لائے اور ماقبل یعنی تاء کو فتحہ دیا۔ اعراب تاء پر جاری کیا۔ کیونکہ وسطِ کلمہ میں اعراب جاری نہیں ہوتا۔ مَضْرُوْبَتَاتٌ ہو گیا۔ تانیث کی دو علامتیں ایک ہی جنس سے اسم میں جمع ہوئیں اور یہ جائز نہیں ہے۔ اس لئے پہلی تاء کو حذف کر دیا۔ مَضْرُوْبَاتٌ ہو گیا

مَضَارِیْبُ (۱) کو مَضْرُوْبٌ اور مَضْرُوْبَۃٌ سے بنایا پہلے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا۔ دوسرے حرف کو فتحہ دیا تیسری جگہ الف علامتِ جمع اقصٰی لے آئے۔ اس الف کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا۔ تاء کو حذف کر دیا۔ کیونکہ یہ واحد کی تاء ہے اور یہ صیغہ جمع کا ہے۔ تنوین کو بھی حذف کر دیا۔ کیونکہ یہ غیر منصرف ہے۔ مَضَارِوْبُ ہو گیا واؤ ساکن مظہر (۲) ماقبل مکسور ہے واؤ کو یاء سے بدل دیا۔ تو مَضَارِیْبُ ہو گیا

مُضَیْرِیْبٌ اور مُضَیْرِیْبَۃٌ

کو مَضْرُوْبٌ اور مَضْرُوْبَۃٌ (۳)

---

۱ مَضَارِیْبُ جمع مکسر مشترک ہے یعنی جمع مذکر بھی اور جمع مونث بھی جمع مذکر مَضْرُوْبٌ سے اور جمع مونث مَضْرُوْبَۃٌ سے بناتے ہیں ۱۲ ہزاروی

۲ ایسا ساکن حرف جو مدغم نہ ہو وہ مظہر کہلاتا ہے ۱۲ ہزاروی

۳ مُضَیْرِیْبٌ کو مَضْرُوْبٌ سے بناتے ہیں اور مُضَیْرِیْبَۃٌ کو مَضْرُوْبَۃٌ سے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

سے بنایا پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے حرف کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ یاء علامتِ تصغیر لے آئے اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دے دیا مُضَیْرِوْبٌ اور مُضَیْرِوْبَۃٌ ہو گیا واوٗ ساکن مظہر ماقبل مکسور ہے واوٗ کو یاء سے بدل دیا مُضَیْرِیْبٌ اور مُضَیْرِیْبَۃٌ ہو گیا

نفی جحد معروف و مجہول

لَمْ یَضْرِبْ وَلَمْ یُضْرَبْ آخر تک کو یَضْرِبُ اور یُضْرَبُ آخر تک سے بنایا۔ شروع میں لم جازمہ جَحَدِیہ لے آئے۔ اور آخر کو جزم دیدی۔ پانچ پانچ صیغوں میں جزم کی علامت حرکت کا گرنا ہے سات صیغوں میں نون اعرابی کا گرنا ہے اور دو صیغوں میں کوئی عمل نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ مبنی ہیں اور مبنی وہ ہوتا ہے کہ عوامل کے بدلنے سے اس کے آخر میں کوئی تبدیلی نہیں آتی (گردان دیکھ کر خود صیغوں کو الگ الگ کریں)

نوٹ ۱ اگر مضارع کے آخر میں حرف علت ہو تو حالت جزم میں گر جاتا ہے

۲ نفی جحد کی صورت میں مضارع ماضی منفی کے معنی میں ہو جاتا ہے

مضارع منفی معروف و مجہول

لَا یَضْرِبُ اور لَا یُضْرَبُ کو یَضْرِبُ اور یُضْرَبُ سے بنایا اس کے شروع میں لائے نافیہ لے آئے اس کے علاوہ کوئی عمل نہیں ہوا۔ البتہ مثبت والا معنیٰ منفی میں بدل گیا۔ لَا یَضْرِبُ اور لَا یُضْرَبُ ہو گیا

Marfat.com

نوٹ تمام صیغوں میں یہی عمل ہو گا

مُؤکّد بِلَنْ نَاصِبَہ معروف ومجہول

مُؤکّد بِلَنْ نَاصِبَہ معروف ومجہول لَنْ یَّضْرِبَ اور لَنْ یُّضْرَبَ کو یَضْرِبُ اور یُضْرَبُ سے بنایا جب ان صیغوں کے شروع میں لَنْ ناصبہ تاکیدیہ لے آئے تو آخر کو نصب دیدیا - پانچ پانچ صیغوں میں علامت نصب فتحہ کا ظاہر ہوتا ہے - سات سات صیغوں میں نون اعرابی گر جاتا ہے اور دو دو صیغوں میں کوئی چیز نہیں گرتی کیونکہ وہ مبنی ہیں - اس طرح لَنْ یَّضْرِبَ اور لَنْ یُّضْرَبَ ہو گیا (گردان دیکھ کر ان صیغوں کو خود الگ الگ کریں)

امر حاضر معروف

اِضْرِبْ (آخر تک) کو تَضْرِبُ (آخر تک سوائے متکلم کے) سے بنایا علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد چونکہ پہلا حرف ساکن ہے اور ساکن سے ابتداء محال ہے - اس لئے عین کلمہ کو دیکھا - چونکہ عین کلمہ مضموم نہیں ہے، اس لئے شروع میں ہمزہ وصل مکسور لاتے ہیں (۱) اور آخر کو علامت وقف دے دی - ایک صیغہ میں علامت وقف حرکت کا گرنا (۲) اور چار صیغوں میں نون اعرابی کا گرنا ہے اور ایک صیغہ میں کوئی چیز نہیں گرتی کیونکہ وہ مبنی ہے اِضْرِبْ آخر تک ہو گیا

---

۱ اگر عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصل مضموم لایا جاتا ہے جبکہ مکسور اور مفتوح ہو تو ہمزہ وصل مکسور ہوتا ہے ۱۲ ہزاروی

۲ اگر آخری حرف' حرف علت نہ ہو تو علامت وقف حرکت کا گرنا ہے اور حرف علت ہو تو آخری حرف کا گرنا ہے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

امر حاضر معروف مُؤکّد بانون تاکید ثقیلہ

اِضْرِبَنَّ اصل میں اِضْرِبْ تھا ۔ جب اس کے آخر میں نون ثقیلہ لائے تو اس کا ماقبل فتحہ پر مبنی ہو کر اِضْرِبَنَّ ہو گیا

اِضْرِبَانِّ اصل میں اِضْرِبَا تھا آخر میں نون ثقیلہ کا اضافہ کیا اور نون کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا کیونکہ یہ نون 'نون تثنیہ' کے مشابہ ہے یعنی یہ دونوں نون الف زائدہ کے بعد واقع ہوتے ہیں اِضْرِبَانِّ ہو گیا ۔

اِضْرِبُنَّ اصل میں اِضْرِبُوْا تھا نون ثقیلہ کا اضافہ کیا تو واؤ ساکن اور نون مدغمہ کے درمیان التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہو گیا(۱) چونکہ یہ التقائے ساکنین جائز نہیں ہے اس لئے واؤ کو حذف کر دیا اور اس کے ماقبل کے ضمہ کو اپنی حالت پر چھوڑا تاکہ واؤ کے حذف ہونے پر دلالت کرے ۔ اِضْرِبُنَّ ہو گیا

اِضْرِبِنَّ اصل میں اِضْرِبِیْ تھا آخر میں نون ثقیلہ ملایا تو یاء اور نون مدغمہ کے درمیان التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہو گیا چونکہ یہ التقائے ساکنین جائز نہیں ہے اس لئے یاء کو حذف کر دیا

---

۱ دو ساکن حرف جمع ہوں تو اسے التقائے ساکنین یا اجتماع ساکنین کہتے ہیں التقائے ساکنین کی دو صورتیں ہیں (الف) التقائے ساکنین علی حدہٖ (ب) التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ التقائے ساکنین علی حدہٖ یہ ہے کہ پہلا ساکن مدہ اور دوسرا مدغم ہو اور کلمہ ایک ہو یا پہلا ساکن یائے تصغیر اور دوسرا مدغم ہو اور کلمہ ایک ہو اس کے علاوہ التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہے تفصیل کیلئے اسی کتاب کے قوانین جوف میں سے قانون نمبر ۲ ملاحظہ کریں ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

ماقبل کے کسرہ کو اس کی حال پر چھوڑا تا کہ یاء کے حذف ہونے پر دلالت کرے اِضْرِبِنَّ ہو گیا

ضَرِبَانِّ اصل میں اِضْرِبَا تھا اتی تفصیل بیان ہو چکی ہے

اِضْرِبْنَانِّ اصل میں اِضْرِبْنَ تھا جب آخر میں نون ثقیلہ ملایا تو اِضْرِبْنَنَّ ہو گیا۔ تین زائد نون ایک کلمہ میں جمع ہو گئے۔ چونکہ کلام عرب میں یہ انداز پسند نہیں کیا جاتا اس لئے الف فاصل لے آئے اِضْرِبْنَانَّ ہو گیا پھر نون ثقیلہ کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا کیونکہ یہ نون الف زائدہ کے بعد واقع ہونے میں نون تثنیہ کے مشابہ ہے اِضْرِبْنَانِّ ہو گیا

امر حاضر معروف مُؤکَّد بانون تاکید خفیفہ

اِضْرِبَنْ اصل میں اِضْرِبْ تھا۔ آخر میں نون خفیفہ ملا دیا تو ماقبل فتحہ پر مبنی ہو گیا اِضْرِبَنْ ہو گیا

اِضْرِبُنْ اصل میں اِضْرِبُوْا تھا۔ آخر میں نون خفیفہ ملایا تو واؤ اور نون خفیفہ کے درمیان التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہوا۔ جو جائز نہیں لہذا واؤ کو حذف کر کے ماقبل کے ضمہ کو اس کی حالت پر چھوڑا تا کہ واؤ کے حذف ہونے پر دلالت کرے اِضْرِبُنْ ہو گیا

اِضْرِبِنْ اصل میں اِضْرِبِی تھا۔ جب آخر میں نون خفیفہ ملایا۔ تو اِضْرِبِیْنْ ہو گیا۔ یاء اور نون خفیفہ کے درمیان التقائے ساکنین علی

غیر حدہ ہوا جو جائز نہیں ہے لہذا یاء کو حذف کر کے ماقبل کے کسرہ کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا ۔ تاکہ یاء کے حذف ہونے پر دلالت کرے اِضْرِبِنْ ہو گیا

امر حاضر مجہول

لِتُضْرَبْ سے آخر تک متکلم کے علاوہ صیغوں کو تُضْرَبُ وغیرہ سے بنایا لام امر جازمہ شروع میں لائے اور آخر کو جزم دیدی ۔ علامت جزم ایک صیغہ میں حرکت کا گرنا اور چار صیغوں میں نون اعرابی کا گرنا ہے ۔ اور ایک صیغہ میں کوئی حرف نہیں گرتا ۔ کیونکہ وہ مبنی ہے اس لئے لِتُضْرَبْ آخر تک ہو گیا

مؤکد بانون تاکید ثقیلہ

لِتُضْرَبَنَّ اصل میں لِتُضْرَبْ تھا ۔ اس کے آخر میں نون ثقیلہ لائے تو اس کا ماقبل فتحہ پر مبنی ہو گیا ۔ لِتُضْرَبَنَّ ہو گیا

لِتُضْرَبَانِّ اصل میں لِتُضْرَبَا تھا نون ثقیلہ کا اضافہ کیا لِتُضْرَبَانَّ ہو گیا ۔ پھر نون ثقیلہ کے فتحہ کو کسرہ سے بدلا کیونکہ یہ نون، تثنیہ کے مشابہ ہے ۔ لِتُضْرَبَانِّ ہو گیا

لِتُضْرَبُنَّ اصل میں لِتُضْرَبُوا تھا ۔ آخر میں نون ثقیلہ لائے تو واؤ ساکن اور نون مدغم کے درمیان التقائے ساکنین علی غیر حدہ

ہو گیا جو جائز نہیں ہے ۔ لہذا واؤ کو حذف کر کے ماقبل کے ضمہ کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا تاکہ واؤ کے حذف ہونے پر دلالت کرے لِتَضْرِبُنَّ ہو گیا

لِتُضْرَبِنَّ اصل میں لِتُضْرَبِي تھا ۔ آخر میں نون ثقیلہ ملایا تو لِتُضْرَبِيْنَّ ہو گیا ۔ یاء ساکن اور نون مدغم کے درمیان التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہوا اس لئے یاء کو حذف کر دیا ۔ اور ماقبل کے کسرہ کو باقی رکھا تاکہ یاء کے حذف ہونے پر دلالت کرے لِتُضْرَبِنَّ ہو گیا

لِتُضْرَبَانِّ اصل میں لِتُضْرَبَا تھا ۔ (اس کا طریقہ گذر چکا ہے)

لِتُضْرَبْنَانِّ اصل میں لِتُضْرَبْنَ تھا ۔ آخر میں نون ثقیلہ کا اضافہ کیا تو لِتُضْرَبْنَنَّ ہو گیا ۔ ایک کلمہ میں تین زائد نون جمع ہو گئے چونکہ یہ کلام عرب میں پسندیدہ نہیں ہیں اس لئے درمیان میں الف فاصل لے آئے ۔ نون ثقیلہ کے فتحہ کو کسرہ سے بدلا کیونکہ یہ نون تثنیہ کے مشابہ ہے ۔ لِتُضْرَبْنَانِّ ہو گیا

مُؤکّد بانون تاکید خفیفہ

لِتُضْرَبَنْ اصل میں لِتُضْرَبْ تھا ۔ جب آخر میں نون خفیفہ ملایا گیا تو نون کا ماقبل فتحہ پر مبنی ہو گیا ۔ لِتُضْرَبَنْ ہو گیا

Marfat.com

لِتُضْرَبُنَّ اصل میں لِتُضْرَبُوْا تھا ۔ جب آخر میں نون خفیفہ ملایا گیا تو
واؤ ساکن اور نون خفیفہ کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر
حدہ ہوا لہٰذا واؤ کو حذف کیا
اس کے ماقبل ضمہ کو اس کی حالت پر چھوڑا تاکہ واؤ کے حذف ہونے پر
دلالت کرے ۔ لِتُضْرَبُنْ ہوگیا
لِتُضْرَبِنَّ اصل میں لِتُضْرَبِیْ تھا ۔ آخر میں نون خفیفہ ملایا تو یاء ساکن
اور نونِ خفیفہ کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ ہوگیا
لہٰذا یاء کو حذف کر دیا ۔ اور اس کے ماقبل کے کسرہ کو اس کی
حالت پر چھوڑا تاکہ یاء کے حذف ہونے پر دلالت کرے ۔
لِتُضْرَبِنْ ہوگیا

امر غائب معروف و مجہول

لِیَضْرِبْ اور لِیُضْرَبْ آخر تک (سوائے مخاطب کے صیغوں
کے) کو یَضْرِبُ اور یُضْرَبُ آخر تک (سوائے مخاطب کے صیغوں
کے) سے بنایا جب شروع میں لام امر جازمہ لائے ۔ تو آخر کو جزم
دیدی ۔ علامت جزم چار چار صیغوں میں حرکتوں کا گرنا اور تین تین
صیغوں میں نون اعرابی کا گرنا ہے ۔ اور ایک ایک صیغہ میں کوئی حرف
نہیں گرتا ۔ کیونکہ وہ مبنی ہے لِیَضْرِبْ اور لِیُضْرَبْ آخر تک ہوگیا

Marfat.com

مُؤکّد بانون تاکید ثقیلہ

لِيَضْرِبْ لِتَضْرِبْ لِاَضْرِبْ لِنَضْرِبْ - لِيُضْرَبْ لِتُضْرَبْ لِاُضْرَبْ لِنُضْرَبْ کے ساتھ نون ثقیلہ ملایا تو نون کا ماقبل فتحہ پر مبنی ہو گیا - لِيَضْرِبَنَّ لِتَضْرِبَنَّ - لِاَضْرِبَنَّ لِنَضْرِبَنَّ - لِيُضْرَبَنَّ لِتُضْرَبَنَّ - لِاُضْرَبَنَّ لِنُضْرَبَنَّ ہو گیا ۔

لِيَضْرِبَانِّ لِتَضْرِبَانِّ - لِيُضْرَبَانِّ لِتُضْرَبَانِّ تثنیہ کے صیغے اصل میں لِيَضْرِبَا لِتَضْرِبَا لِيُضْرَبَا لِتُضْرَبَا تھے - آخر میں نون ثقیلہ کا اضافہ کیا اور نون کے فتحہ کو کسرہ سے بدلا لِيَضْرِبَانِّ لِتَضْرِبَانِّ لِيُضْرَبَانِّ لِتُضْرَبَانِّ ہو گیا

جمع مذکر غائب کے صیغے لِيَضْرِبُوْا اور لِيُضْرَبُوْا کے آخر میں نون ثقیلہ کا اضافہ کیا تو واؤ ساکن اور نون مدغمہ کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہو گیا - جو جائز نہیں ہے - لہٰذا واؤ کو حذف کر دیا - لِيَضْرِبُنَّ لِيُضْرَبُنَّ ہو گیا واؤ کے ضمہ کو اس لئے باقی رکھا کہ واؤ کی حذفیت پر دلالت کرے

لِيَضْرِبْنَانِّ اور لِيُضْرَبْنَانِّ اصل میں لِيَضْرِبْنَ اور لِيُضْرَبْنَ تھے نون ثقیلہ کا اضافہ کیا - لِيَضْرِبْنَنَّ اور لِيُضْرَبْنَنَّ ہو گیا ایک کلمہ میں تین زائد نون جمع ہو گئے اور کلام عرب میں یہ پسندیدہ نہیں ہے لہٰذا درمیان میں الف فاصل لگایا اور نون ثقیلہ کے فتحہ کو کسرہ سے بدلا لِيَضْرِبْنَانِّ اور لِيُضْرَبْنَانِّ ہو گیا ۔

Marfat.com

مُؤَكَّد بانون تاکید خفیفہ

لِیَضْرِبْ لِتَضْرِبْ - لِاَضْرِبْ لِنَضْرِبْ - لِیُضْرَبْ لِتُضْرَبْ - لِاُضْرَبْ لِنُضْرَبْ کے آخر میں نون خفیفہ ملایا تو ان کا ماقبل فتحہ پر مبنی ہو گیا - لِیَضْرِبَنْ لِتَضْرِبَنْ - لِاَضْرِبَنْ لِنَضْرِبَنْ - لِیُضْرَبَنْ لِتُضْرَبَنْ - لِاُضْرَبَنْ لِنُضْرَبَنْ ہو گیا

لِیَضْرِبُنْ اور لِیُضْرَبُنْ اصل میں لِیَضْرِبُوْا اور لِیُضْرَبُوْا تھا آخر میں نون خفیفہ لائے - تو واؤ اور نون خفیفہ کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہوا - لہذا واؤ کو گرا دیا اور ماقبل کے ضمہ کو باقی رکھا - تاکہ واؤ کے حذف ہونے پر دلالت کرے - لِیَضْرِبُنْ اور لِیُضْرَبُنْ ہو گیا

نہی حاضر معروف و مجہول

لَاتَضْرِبْ اور لَاتُضْرَبْ (آخر تک) کو تَضْرِبُ اور تُضْرَبُ سے بنایا (متکلم کے صیغے اس میں شامل نہیں ہیں) جب لائے نہی جازمہ شروع میں لائے تو آخر کو جزم دیدی علامت جزم ایک ایک صیغہ میں حرکت کا گرنا اور چار چار صیغوں میں نون اعرابی کا گرنا ہے اور ایک ایک صیغہ یعنی جمع مؤنث حاضر معروف و مجہول میں کوئی چیز نہیں گری کیونکہ وہ مبنی ہے

نہی غائب معروف ومجہول

لَایَضْرِبْ اور لَایُضْرَبْ (آخر تک مخاطب کے صیغوں کو چھوڑ کر) کویَضْرِبُ اور یُضْرَبُ سے بناتے ہیں۔ جب ان صیغوں کے شروع میں لائے نہی لائی گئی تو آخر کو جزم دی گئی۔ چار چار صیغوں میں علامت جزم حرکت کا گرنا، تین تین صیغوں میں نون اعرابی کا گرنا ہے اور ایک ایک صیغہ (جمع مؤنث غائب معروف و مجہول) میں کوئی چیز نہیں گرتی کیونکہ یہ صیغہ مبنی ہے۔

نوٹ : نہی حاضر و غائب دونوں میں نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کو گزشتہ پر قیاس کریں۔

Marfat.com

اسم ظرف

مَضرِبٌ کو یضرِبُ سے بنایا۔ یاء علامت مضارع کو حذف کر کے اس کی جگہ میم مفتوح علامت اسم ظرف لائے فاء اور عین کلمے کو ان کی حالت پر چھوڑ دیا اور آخر میں تنوین تمکن علامت اسمیت کا اضافہ کیا۔ مَضرِبٌ ہو گیا۔

مَضرِبَانِ اور مَضرِبَیْنِ کو مَضرِبٌ سے بنایا۔ حالت رفع میں الف علامت تثنیہ ماقبل مفتوح اور حالت نصب و جر میں یاء ماقبل مفتوح علامت تثنیہ کا اضافہ کیا۔ اور اس کے بعد نون مکسورہ، ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض میں لے آئے۔ حالت رفع میں مَضرِبَانِ اور حالت نصب و جر میں مَضرِبَیْنِ ہو گیا۔

مَضَارِبُ کو مَضرِبٌ سے بنایا پہلے حرف کو اپنی حالت پر چھوڑا دوسرے کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ الف علامت جمع اقصی لے آئے الف کے بعد والے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا اور تنوین تمکن کو حذف کر دیا کیونکہ یہ کلمہ غیر منصرف ہے۔ مَضَارِبُ ہو گیا۔

مُضَیْرِبٌ کو مَضرِبٌ سے بنایا پہلے حرف کو ضمہ دیا دوسرے کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ یاء علامت تصغیر لائے اور باقی اس کی حالت پر چھوڑا مُضَیْرِبٌ ہو گیا۔

Marfat.com

اسم آلہ

مِضْرَبٌ کو یضرِبُ سے بنایا۔ علامت مضارع حرف یاء کو حذف کر کے اس کی جگہ اسم آلہ کی علامت میم مکسور لائے۔ عین کلمہ کو فتحہ دیا۔ آخر میں علامت اسمیت تنوین تمکن کا اضافہ کیا۔ مِضْرَبٌ ہو گیا۔

مِضْرَبَانِ اور مِضْرَبَیْنِ کو مِضْرَبٌ سے بنایا آخر میں الف ما قبل مفتوح علامت تثنیہ حالت رفع میں اور یاء ما قبل مفتوح علامت تثنیہ حالت نصب و جر میں لانے کے بعد نون مکسور ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض میں لائے تو حالت رفع میں مِضْرَبَانِ اور حالت نصب و جر میں مِضْرَبَیْنِ ہو گیا۔

مَضَارِبُ کو مِضْرَبٌ سے بنایا۔ پہلے اور دوسرے حرف کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ لائے الف کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا ور آخر سے تنوین تمکن کو حذف کر دیا۔ کیونکہ یہ کلمہ غیر منصرف ہے مَضَارِبُ ہو گیا۔

مُضَیْرِبٌ کو مِضْرَبٌ سے بنایا۔ میم کو ضمہ اور ضاد کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ یاء علامت تصغیر لائی گئی اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا۔ اور آخری حرف کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا۔ مُضَیْرِبٌ ہو گیا۔

مِضْرَبَۃٌ کو مِضْرَبٌ سے بنایا۔ مِفْعَلَۃٌ کے وزن پر لانے کے لیے آخر میں تاء متحرکہ لائے ما قبل کو فتحہ دیا۔ اور اعراب آخر میں جاری کیا مِضْرَبَۃٌ ہو گیا[1]

---

[1] مضربۃ میں تاء علامت تانیث نہیں کیونکہ علامت تانیث وہاں ہوگی جہاں فاعل کا مونث ہونا مراد ہو۔ [illegible] میں مضربۃ بمعنی [illegible] (ازاروی)

مَضْرَبَتَانِ اور مِضْرَبَتَیْنِ کو مِضْرَبَۃٌ سے بنایا۔ الف علامت تثنیہ ما قبل مفتوح حالت رفع میں اور یاء ما قبل مفتوح علامت تثنیہ حالت نصب و جر میں اور نون مکسورہ ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض آخر میں لایا گیا حالت رفع میں مِضْرَبَتَانِ اور حالت نصب و جر میں مِضْرَبَتَیْنِ ہو گیا۔

مَضَارِبُ کو مِضْرَبَۃٌ سے بنایا۔ پہلے اور دوسرے حرف کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ لایا گیا۔ اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا۔ تاءِ واحدہ کو حذف کر دیا۔ کیونکہ یہ جمع کا صیغہ ہے اور تنوین تمکن کو حذف کیا۔ کیونکہ یہ غیر منصرف ہے۔ مَضَارِبُ ہو گیا۔

مُضَیْرِبَۃٌ کو مِضْرَبَۃٌ سے بنایا۔ پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے حرف کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ یاء علامت تصغیر لائی گئی اور اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا۔ باقی کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا مُضَیْرِبَۃٌ ہو گیا۔

مِضْرَابٌ کو مِضْرَبٌ سے بنایا۔ مِفْعَالٌ کے وزن پر کرنے کے لیے چوتھی جگہ الف کا اضافہ کیا۔ مِضْرَابٌ ہو گیا۔

مِضْرَابَانِ اور مِضْرَابَیْنِ کو مِضْرَابٌ سے بنایا۔ آخر میں الف علامت تثنیہ حالت رفع میں اور یاء علامت تثنیہ حالت نصب و جر میں لے آئے الف اور یاء سے پہلے حرف کو فتحہ دیا اور آخر میں نون مکسورہ ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض لائے۔ اب یہ حالت رفع میں مِضْرَابَانِ اور حالت نصب و جر میں مِضْرَابَیْنِ ہو گیا۔

مَضَارِیْبُ کو مِضْرَابٌ سے بنایا۔ پہلے اور دوسرے حرف کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ

الف علامت جمع اقصی کا اضافہ کیا۔ تو یہ ایسی صورت بن گئی جسے پڑھ نہیں سکتے (مَضَارِابُ) لہذا ما قبل کے کسرہ کی وجہ سے الف کو یاء سے بدل دیا اور آخر سے تنوین تمکن کو حذف کر دیا کیونکہ یہ غیر منصرف ہے۔ مَضَارِیبُ ہو گیا۔

مُضَیْرِیبٌ کو مِضْرَابٌ سے بنایا۔ پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ حرف یاء علامت تصغیر لا کر اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا۔ چونکہ یہ الف ما قبل مکسور ہے جو پڑھا نہیں جاتا۔ مُضَیْرِابٌ لہذا الف کو یاء سے بدل دیا۔ مُضَیْرِیبٌ ہو گیا۔

اسم تفضیل مذکر

اَضْرَبُ کو یَضْرِبُ سے بناتے ہیں۔ علامت مضارع یاء کو حذف کر کے اس جگہ ہمزہ قطعی مفتوح علامت اسم تفضیل لے آئے۔ عین کلمہ کو فتحہ دیا۔ اور تنوین تمکن علامت اسمیت کو تقدیری (پوشیدہ) رکھا کیونکہ یہ غیر منصرف ہے اَضْرَبُ ہو گیا۔

اَضْرَبَانِ اور اَضْرَبَیْنِ کو اَضْرَبُ سے بنایا۔ الف علامت تثنیہ ما قبل مفتوح حالت رفع میں اور یاء علامت تثنیہ ما قبل مفتوح حالت نصب و جر میں اور نون مکسورہ ضمہ یا تنوین تقدیری یا دونوں کے عوض آخر میں لایا گیا تو حالت رفع میں اَضْرَبَانِ اور حالت نصب و جر میں اَضْرَبَیْنِ ہو گیا۔

اَضْرَبُوْنَ اور اَضْرَبِیْنَ کو اَضْرَبُ سے بنایا۔ علامت جمع مذکر سالم واؤ ما قبل مضموم حالت رفع اور علامت مذکر سالم یاء ما قبل مکسور حالت نصب و جر میں

Marfat.com

اور نون مفتوح ضمہ یا تنوین تقدیری یاء دونوں کے عوض اَضرَبُ کے آخر میں لائے حالت رفع میں اَضرَبُونَ اور حالت نصب وجر میں اَضرَبِینَ ہوگیا۔

اَضَارِبُ کو اَضرَبُ سے بنایا۔ پہلے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا دوسرے حرف کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ کا اضافہ کیا الف کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا۔ باقی کو اس کی حالت پر چھوڑا اَضَارِبُ ہوگیا۔

اُضَیرِبٌ کو اَضرَبُ سے بنایا۔ پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے حرف کو فتحہ دیا تیسری جگہ حرف یاء علامت تصغیر لائے یاء کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا اور یاء پر تنوین تمکن لائے۔ اُضَیرِبٌ ہوگیا۔

اسم تفضیل مونث

ضُربیٰ کو اَضرَبُ سے بنایا۔ ہمزہ کو حذف کر کے فاء کلمہ کو ضمہ دیا عین کلمہ کو ساکن کر کے آخر میں علامت تانیث الف مقصورہ کا اضافہ کیا۔ ضُربیٰ ہوگیا۔

ضُربَیَان اور ضُربَیَینِ کو ضُربیٰ سے بنایا۔ حالت رفع میں الف علامت تثنیہ اور حالت نصب وجر میں یاء علامت تثنیہ اور اس کے بعد نون مکسورہ ضمہ یا تنوین تقدیری یا دونوں کے عوض میں لائے اور الف مقصورہ کو یاء مفتوحہ سے بدلا تو حالت رفع میں ضُربَیَان اور حالت نصب وجر میں ضُربَیَینِ ہوگیا۔

ضُربَیَاتٌ کو ضُربیٰ سے بنایا۔ الف اور تاء علامت جمع مونث سالم مع تنوین تمکن آخر میں لائے۔ الف مقصورہ کو یاء مفتوحہ سے بدل دیا۔ اب حرف

تاء پر جاری کیا کیونکہ کلمہ کے درمیان میں اعراب جاری کرنا صحیح نہیں ہے۔ ضُرَیبَاتٌ ہو گیا۔

ضُرَبٌ: کو ضُرْبٰی سے بنایا پہلے حرف کو اپنی حالت پر چھوڑا دوسرے حرف کو فتحہ دیا الف مقصورہ کو حذف کیا تنوین مقدرہ کو ظاہر کیا ضُرَبٌ ہو گیا۔

ضُرَیْبٰی کو ضُرْبٰی سے بنایا۔ پہلے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا۔ دوسرے حرف کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ حرف یاء علامت تصغیر لائے باقی کو اس کی حالت پر چھوڑا۔ ضُرَیْبٰی ہو گیا۔

فعل تعجب

مَا اَضْرَبَہٗ کو یَضْرِبُ سے بنایا۔ علامت مضارع حرف یاء کو حذف کر کے اس کی جگہ ہمزہ مفتوحہ اور اس سے پہلے ماتعجبیہ کا اضافہ کیا عین کلمہ کو فتحہ دیا۔ اور آخر میں ضمیر منصوب متصل لا کر اس کے ماقبل کو فتحہ دیا۔ مَا اَضْرَبَہٗ ہو گیا۔

اَضْرِبْ بِہٖ کو یَضْرِبُ سے بنایا۔ علامت مضارع حرف یاء کو حذف کر کے اس کی جگہ ہمزہ مفتوحہ لے آئے۔ فاء اور عین کلمے کو ان کی حالت پر چھوڑا۔ لام کلمہ کو ساکن کر کے اس کے بعد ضمیر مجرور مع باء جارہ لے آئے اَضْرِبْ بِہٖ ہو گیا۔ ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو گئے پہلا ساکن دوسرا متحرک ہے لہذا پہلی باء کا دوسری باء میں ادغام کر دیا۔ اَضْرِبِہٖ ہو گیا۔

ضَرُبَ کو یَضْرِبُ سے بنایا علامت مضارع کو حذف کر کے فاء کلمہ کو فتحہ دیا۔ عین کلمہ کو ضمہ دیا۔ اور لام کلمہ کو فتحہ پر مبنی کیا ضَرُبَ ہو گیا۔

Marfat.com

قوانین ابواب صحیح

س قانون کا لغوی اور اصطلاحی معنٰی کیا ہے؟

ج لفظ قانون یونانی یا سریانی زبان کا لفظ ہے لغت میں مسطر کو قانون کہتے ہیں صرفیوں کی اصطلاح میں وہ قاعدہ کُلیہ ہے جو اپنی تمام جزیات کو شامل ہوتا ہے ہِیَ قَاعِدَةٌ كُلِّيَّةٌ مُّنْطَبِقَةٌ عَلٰى جَمِيْعِ جُزْئِيَّاتِهَا۔

س۔ حروف علت کتنے اور کون کون سے ہیں؟

ج۔ حروف علت تین ہیں۔ واؤ۔ الف۔ یاء

س۔ حروف علت کی کتنی اور کون کونسی حالتیں ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

ج۔ حروف علت کی تین حالتیں ہیں۔

۱۔ حرف علت متحرک ہو یا ساکن۔ ماقبل کی حرکت موافق ہو یا نہ ہو اسے مطلق حرف علت کہتے ہیں۔

۲۔ حرف علت ساکن ہو، اور ماقبل حرف کی حرکت اس کے موافق ہو یا نہ ہو، اسے حرف علت لین کہتے ہیں۔

۲۔ اگر حرف علت ساکن ہو اور ماقبل حرف کی حرکت اس کے موافق بھی ہو۔ تو وہ حرف علت مدہ کہلاتا ہے۔

س- حرفِ علت کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج- علت کا معنٰی بیماری ہے اور اہل عرب بیماری کے وقت حروف علت کا مجموعہ لفظ "وائے" اپنی زبان سے نکالتے ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ جس طرح بیماری میں بیمار کی حالت میں تبدیلی آجاتی ہے اسی طرح یہ حروف بھی بدلتے رہتے ہیں۔

س- ان حروف کو حروفِ لین کیوں کہتے ہیں؟

ج- لین کا معنٰی نرمی ہے اور یہ حروف سکون کی حالت میں نرمی سے ادا ہوتے ہیں

س- ان حروف کو مدہ کیوں کہتے ہیں؟

ج- مد کا معنٰی کھینچنا ہے۔ اور یہ حروف بھی حرکات کو کھینچنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ فتحہ کو کھینچنے سے "الف" کسرہ کو کھینچنے سے "یاء" اور ضمہ کو کھینچنے سے "واؤ" پیدا ہوتی ہے۔

س- حروف زائدہ کسے کہتے ہیں؟

ج- جو حروف وزن کرنے میں فاء۔ عین۔ لام کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں۔ وہ حروف زائدہ کہلاتے ہیں۔

س- جمع اقصٰی کی علامت کیا ہے؟

Marfat.com

ج۔ جمع اقصیٰ (۱) کی علامت یہ ہے کہ اس کے پہلے دو حرف مفتوح ہوتے ہیں تیسری جگہ علامت جمع اقصیٰ "الف" لایا جاتا ہے الف کے بعد دو یا تین حروف ہوتے ہیں اگر دو حروف ہوں تو پہلا حرف مکسور ہو گا دوسرے کا کوئی اعتبار نہیں (۲) جیسے ضَوَارِبُ اگر تین حروف ہوں تو پہلا حرف مکسور اور دوسرا "یاء" ساکن ہو گا۔ تیسرے کا کوئی اعتبار نہیں جیسے "مَضَارِیْبُ"

اعتراض۔ یہ قاعدہ صحیح نہیں کیونکہ دَوَابٌّ میں الف کے بعد ایک حرف ہے۔

ج ۔ قاعدہ صحیح ہے یہ "با" ایک نہیں دو ہیں ۔اصل میں دَوَابِبُ تھا۔ ایک جنس کے دو حروف جمع ہوئے ۔پہلی باء کو ساکن کر کے دوسری باء میں ادغام کر دیا ۔ دَوَابٌّ ہو گیا۔

س۔ تصغیر (۳) کی علامت کیا ہے؟

ج۔ اسم تصغیر کا پہلا حرف مضموم ہوتا ہے دوسرا مفتوح اور تیسری جگہ علامت تصغیر حرف یاء ہوتا ہے اور یاء کے بعد ایک یا دو یا تین

---

۱ جمع اقصیٰ کو جمع منتہی الجموع بھی کہتے ہیں یعنی وہ جمع جس میں الف جمع کے بعد دو حرف متحرک ہوتے ہیں یا تین حرف ہوتے ہیں اور ان میں سے درمیانہ حرف یاء ساکن ہوتی ہے

۲ اعتبار نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ عامل کے مطابق اس کا اعتبار ہوتا ہے ۱۲ ہزاروی

۳ اسم تصغیر وہ اسم ہے جس میں چھوٹائی کا معنی پایا جائے جیسے رَجُلٌ مرد اور رُجَیْلٌ (اسم تصغیر) چھوٹا مرد یا چھوٹا سا پیارا مرد یا حقیر مرد) ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

حروف ہوں گے اگر ایک حرف ہو تو اس کا کوئی اعتبار نہیں مثلاً"
رُجَیْلٌ دو ہوں تو پہلا حرف مسکور ہو گا دوسرے کا اعتبار نہیں
۔جیسے ضُوَیْرِبٌ۔ اگر تین حروف ہوں تو پہلا حرف مکسور ہو
گا دوسرا حرف یاء ساکن ہو گی اور تیسرے حرف کا کوئی اعتبار
نہیں۔ جیسے مُضَیْرِبٌ

اعتراض۔ آپ کا بیان کردہ یہ قاعدہ صحیح نہیں کیونکہ ضُرَبٰی کی تصغیر ضُرَیْبٰی
ہے۔ یاء کے بعد دو حروف ہیں۔ لیکن پہلا حرف مکسور
نہیں۔ سَکْرَانٌ اور اَجْمَالٌ کی تصغیر سُکَیْرَانٌ اور اُجَیْمَالٌ ہے
یائے تصغیر کے بعد تین حروف ہیں لیکن پہلا مکسور اور
دوسرا یاء نہیں ہے۔

ج۔ یہ قاعدہ کلیہ نہیں بلکہ اکثریہ ہے [1] لہذا چند مقامات پر ایسے
صیغوں کے آجانے سے قاعدہ نہیں ٹوٹتا

قانون نمبر ۱ (مدہ زائدہ کی تبدیلی)

ہر مدہ زائدہ [2] جو اسم میں دوسری جگہ واقع ہو۔ جمع اقصی
اور تصغیر بناتے وقت اس کو واوٴ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے

---

1 قاعدہ کلیہ کا مطلب یہ ہے کہ ہر جگہ نافذ ہوتا ہے جب کہ اکثریہ کا مفہوم یہ ہے کہ اکثر مقامات پر
اس پر عمل کیا جاتا ہے بعض جگہ اس کے خلاف بھی ہوتا ہے ۱۲ ہزاروی

۲ مدہ کی تعریف آپ پڑھ چکے ہیں یعنی وہ ساکن حرف علت جس کے ماقبل کی حرکت اس کے
موافق ہو مثلاً" واوٴ ساکن ماقبل مضموم۔ اور زائدہ اسے کہتے ہیں جو حروف اصلیہ ف ع ل
کے مقابلے میں نہ ہو جیسے اِجْتَنَبَ بر وزن اِفْتَعَلَ میں ہمزہ اور تاء زائد ہیں ۱۲ ہزاروی

وضاحت۔

چونکہ حروف مدہ تین ہیں واوَ ۔ الف ۔ یاء ۔ اس لیے یہاں چھ مثالیں پیش کی جائیں گی ۔ تین جمع اقصیٰ کی اور تین اسم تصغیر کی

جمع اقصیٰ کی مثالیں

الف مدہ کی مثال ۔ ضَارِبَۃٌ سے ضَوَارِبُ اس طرح بنایا گیا کہ پہلے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا ۔ الف مدہ کو واوَ مفتوحہ سے بدلا ۔ تیسری جگہ جمع اقصیٰ کی علامت "الف" لایا گیا وحدت کی "ۃ" اور تنوینِ تمکن (۱) کو حذف کر دیا ضَوَارِبُ ہو گیا

یائے مدہ کی مثال ضِرَابٌ سے ضَوَارِیْبُ کو اس طرح بنایا کہ پہلے حرف کو فتحہ دیا ۔ یائے مدہ کو واوَ مفتوحہ سے بدلا تیسری جگہ جمع اقصیٰ کی علامت "الف" لائے ۔ "راء" کو کسرہ دیا اور اس کے بعد والے حرف کو یاء سے بدل دیا اور تنوین تمکن کو حذف کر دیا ۔ ضَوَارِیْبُ ہو گیا

واوَ مدہ کی مثال طُوْمَارٌ سے طَوَامِیْرُ کو اس طرح بنایا کہ پہلے دونوں

---

۱ وہ تاء جو واحد کے صیغہ کی علامت ... پر آتی ہے جیسے ضَارِبَۃٌ کی تاء اسے وحدت کی تاء کہتے ہیں اور تنوین جب اسم متمکن پر آئے تو اسے تنوینِ تمکن کہتے ہیں اور وہ اسم منصرف ہوتا ہے چونکہ جمع اقصیٰ غیر منصرف ہے اس لیے تنوینِ تمکن کو حذف کرتے ہیں اور جمع کا صیغہ ہونے کی وجہ سے تائے وحدت کو حذف کیا جاتا ہے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

حرفوں کو فتحہ دیا تیسری جگہ جمع اقصٰی کی علامت الف لائے اس کے بعد والے حرف "میم" کو کسرہ دیا۔ اور میم کے بعد والے الف کو یاء سے بدل دیا تنوین تمکن کو حذف کر دیا۔ طَوَامِيرُ ہو گیا۔

اسم تصغیر کی مثالیں

الف مدہ کی مثال

ضَارِبَةٌ سے ضُوَيْرِبَةٌ کو اس طرح بنایا کہ پہلے حرف کو ضمہ دیا الف مدہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلا۔ اس کے بعد تصغیر کی علامت رف "یاء" لائے باقی کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا۔ ضُوَيْرِبَةٌ ہو گیا

یائے مدہ کی مثال ضُوَيْرِيْبٌ کو ضِرَابٌ سے اس طرح بنایا کہ پہلے حرف کو ضمہ دیا دوسرے حرف کو واؤ مفتوحہ سے بدلا تیسری جگہ تصغیر کی علامت "یاء" لائے "راء" کو کسرہ دیکر اس کے بعد والے الف کو یاء سے بدل دیا۔ باقی کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا۔ ضُوَيْرِيْبٌ ہو گیا

واؤ مدہ کی مثال طُوَيْمِيْرٌ کو طُومَارٌ سے اس طرح بنایا کہ پہلے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا۔ دوسرے حرف کو فتحہ دیا تیسری جگہ تصغیر کی علامت حرف "یاء" لائے میم کو کسرہ دیکر بعد والے الف کو یاء سے بدل دیا۔ اور راء کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا۔ طُوَيْمِيْرٌ ہو گیا۔

Marfat.com

اعتراض — آپ نے قانون میں ہر مدہ کا ذکر کیا ہے حالانکہ الف اور یاء تو واؤ سے بدل سکتے ہیں۔ واؤ کو واؤ سے بدلنے کا کیا مطلب ہے

ج — اس کے تین جواب ہیں

۱ — الف اور یاء میں ذات کے اعتبار سے اور واؤ میں صفت کے اعتبار سے تبدیلی مراد ہے

۲ — صرف الف اور یائے مدہ کا تبدیل ہونا مراد ہے واؤ کا نہیں

۳ — تبدیلی تو صرف دو میں ہوئی ہے لیکن چونکہ اکثر کے لئے کل کا حکم ہوتا ہے لہذا تینوں حروف مدہ کا ذکر کیا گیا

نوٹ — مدہ کہہ کر غیر مدہ کو نکال دیا۔ جیسے کَوْکَبٌ، حَمْعَلَۃٌ (۱) زائدہ کہہ کر حرف اصلی کو نکال دیا۔ جیسے بَابٌ بِیْرٌ اور سُوْءٌ (۲) اور اسم کہنے سے فعل نکل گیا جیسے ضَارَبَ ضُوْرِبَ (۳) دوسری جگہ کی قید سے تیسری اور چوتھی جگہ والا مدہ نکل گیا جیسے قَتُوْلٌ۔ جَرِیْحٌ۔ ضِرَابٌ (۴) مَقْتُوْلٌ۔ بِمَنْطِوْقٌ۔ بِمِضْرَابٌ (۵)

قانون نمبر ۲ (نون تنوین اور نون تثنیہ و جمع کا گرانا)

جب کسی اسم پر الف لام داخل کیا جائے یا اسکی اضافت کی جائے تو نونِ تنوین گرا دیا جاتا ہے نیز تثنیہ اور جمع کا نون بھی اضافت کے

---

۱ کَوْکَبٌ اور حَمْعَلَۃٌ میں واؤ اور یاء سے ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہے لہذا یہ واؤ اور یاء مدہ نہیں ہے

۲ ان مثالوں میں الف، یاء اور واؤ اصلی ہیں لہذا مدہ ہونے کے باوجود یہاں قاعدہ پر عمل نہ ہوگا

۳ ضَارَبَ باب مُفَاعَلَہ سے فعل ماضی معروف کا اور ضُوْرِبَ ماضی مجہول کا صیغہ ہے ۱۲ ہزاروی

۴ ان مثالوں میں حروف مدہ تیسری جگہ ہیں ۱۲ ہزاروی

۵ ان مثالوں میں حروف مدہ چوتھی جگہ ہیں ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

وقت گرانا واجب ہے

مثالیں الف لام کی مثال

حَمْدٌ۔ ضَارِبٌ۔ مَضْرُوْبٌ پر الف لام داخل کیا تو اَلْحَمْدُ۔

اَلضَّارِبُ اور اَلْمَضْرُوْبُ ہو گیا (نون تنوین گر گیا)

اضافت کی مثال ضَارِبٌ اور غُلَامٌ کو لفظ زید کی طرف مضاف کیا تو

ضَارِبُ زَیْدٍ اور غُلَامُ زَیْدٍ ہو گیا (نون تنوین گر گیا)

نون تثنیہ اور جمع کی مثال

ضَارِبَانِ اور ضَارِبُوْنَ کو زید کی طرف مضاف کیا تو ضَارِبَا زَیْدٍ اور ضَارِبُوْ زَیْدٍ ہو گیا (تثنیہ اور جمع کا نون گر گیا)

اعتراض کیا وجہ ہے کہ تنوین کی صورت میں الف لام کا داخل ہونا اور اسم کا مضاف ہونا دونوں تنوین کو گرا دیتے ہیں لیکن تثنیہ اور جمع کا نون صرف اضافت کیوجہ سے گرتا ہے۔ الف لام داخل ہونے کی وجہ سے نہیں گرتا

ج نون تثنیہ اور جمع کی دو حالتیں ہیں۔ یعنی یہ نون حرکت اور تنوین دونوں کی جگہ آتا ہے اور الف لام کی صورت میں حرکت کا اعتبار کرتے ہیں اور چونکہ الف لام کی وجہ سے حرکت نہیں گرتی لہذا نون بھی نہیں گرتا اور اضافت کی صورت میں تنوین کا اعتبار کرتے ہیں۔ اور چونکہ اس صورت میں تنوین کا نون گر جاتا ہے لہذا تثنیہ اور جمع کا نون بھی گر جاتا ہے۔

س۔ اضافت کے وقت نون تثنیہ اور نون جمع کیوں گرتا ہے؟

ج۔ چونکہ مضاف اور مضاف الیہ میں بہت اتصال ہوتا ہے جبکہ نون

Marfat.com

تنوین اور نون تثنیہ و جمع انفصال کے لئے آتے ہیں چونکہ اتصال اور انفصال ایک دوسرے کی ضد ہیں جو جمع نہیں ہوسکتے اس لئے اتصال کی خاطر یہ نون گر جاتے ہیں۔

س۔ الف لام کے داخل ہونے کی صورت میں نون تنوین کو کیوں گرایا جاتا ہے؟

ج۔ نون تنوین نکرہ کیلئے آتا ہے جبکہ الف لام معرفہ کی علامت ہے۔ نکرہ اور معرفہ ایک دوسرے کی ضد ہونے کی وجہ سے جمع نہیں ہوسکتے اس لئے نون تنوین کو گرا دیتے ہیں (۱)

قانون نمبر ۳ (نون تنوین اور نون خفیفہ کو حرفِ علت سے بدلنا)

نون تنوین اور نون خفیفہ کو حالت وقف میں یونس صرفی کے نزدیک پہلے حرف کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا جائز ہے

وضاحت اگر کسی کلمہ کے آخر میں نون تنوین یا نون خفیفہ ہو تو جائز ہے کہ اسے حالت وقف میں اس حرف علت سے بدل دیا جائے جو اس سے پہلے حرف کی حرکت کی مطابق ہے۔

تنوین کی مثال زَیْدٌ - زَیْدًا - زَیْدٍ کو زَیْدُوْ - زَیْدَا اور زَیْدِیْ پڑھنا (۲)

---

۱ نوٹ نون تنوین وہ نون ساکنہ ہے جو کلمہ کے آخری حرکت کے تابع ہو اور تاکید کیلئے نہ ہو جیسے ضَرْبًا (ضَرْبَنْ) ۱۲ ہزاروی

۲ یہاں نون کو واؤ الف اور یاء سے بدلا گیا ۱۲ ہزاروی

نون خفیفہ کی مثال اِضْرِبَنْ - اِضْرِبُنْ - اِضْرِبِنْ کو اِضْرِبَا - اِضْرِبُو اِضْرِبِی - پڑھنا

صحیح قانون

صحیح قانون یہ ہے کہ جس کلمہ کے آخر میں نون تنوین ہو تو نون تنوین کا ماقبل حرف مفتوح ہو گا یا مضموم یا مکسور - اگر مفتوح ہو تو حالت وقف میں نون تنوین کو عام طور پر الف سے بدلتے ہیں جیسے
اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا
میں عَلِیْمًا - حَکِیْمًا - غَفُوْرًا - رَحِیْمًا - پڑھا جاتا ہے اور کبھی کبھی نون تنوین کو گرا دیتے ہیں - جیسے عَلِیْمْ - حَکِیْمْ - غَفُوْرْ - رَحِیْمْ - پڑھتے ہیں

اور اگر نون تنوین کا ماقبل مکسور یا مضموم ہو تو اسے عام طور پر حذف کر دیا جاتا ہے جیسے - قَدِیْرٌ سے قَدِیْرْ اور حَسِیْنٌ سے حَسِیْنْ جبکہ کبھی کبھی اسے حرفِ علت سے بدلتے ہیں - جیسے قَدِیْرُوْ اور حَسِیْنُوْ -

نوٹ یہ قانون اس وقت ہے جب کلمہ کے آخر میں تائے تانیث اسمیہ زائدہ (1) نہ ہو - اگر ایسی "تاء" ہو تو حالت وقف میں اسے "ھا" سے بدلنا واجب ہے جیسے - رَحْمَۃٌ سے رَحْمَہْ اور

---

1 وہ تاء جو اسم کے آخر میں مونث کی علامت کے طور پر آئے اسے تائے تانیث کہتے ہیں ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

مُسْلِمَتٌ سے مُسْلِمَۃْ پڑھنا ضروری ہے۔

نون خفیفہ۔ اگر کسی کلمہ کے آخر میں نون خفیفہ ہو تو اس کی بھی دو حالتیں ہیں

۱ اگر اس کا ماقبل مفتوح ہو تو حالت وقف میں اسے الف سے بدلنا واجب ہے جیسے۔ اِضْرِبَنْ کو اِضْرِبَا پڑھنا

۲ اور اگر اس کا ماقبل مسکور یا مضموم ہو تو حالت وقف میں اسے حرف علت سے بدلنا اور محذوف حرف علت کو واپس لانا واجب ہے جیسے اِضْرِبُنْ سے اِضْرِبُوْا۔ اور اِضْرِبِنْ سے اِضْرِبِیْ (۱)

قانون نمبر ۴۔ (نونِ اعرابی کو گرانا)

مضارع پر حروف نواصب اور جوازم داخل کیے جائیں۔ یا آخر میں نون تاکید لگایا جائے۔ یا امر حاضر معروف بنایا جائے۔ تو نونِ اعرابی گرا دیا جاتا ہے

مثالیں حروف جوازم کی مثال

لَمْ یَضْرِبَا۔ لَمْ یَضْرِبُوْا۔ لَمْ تَضْرِبَا۔ لَمْ تَضْرِبُوْا۔ لَمْ تَضْرِبِیْ

دراصل یَضْرِبَانِ۔ یَضْرِبُوْنَ۔ تَضْرِبَانِ تَضْرِبُوْنَ

تَضْرِبِیْنَ تھا جب لم جازمہ ان صیغوں کے شروع میں لائے تو

---

۱ اِضْرِبُنْ اصل میں اِضْرِبُوْا تھا جب نون خفیفہ کا اضافہ کیا تو واؤ کو گرا دیا گیا اسی طرح اِضْرِبِنْ اصل میں اِضْرِبِیْ تھا نون خفیفہ کی وجہ سے یاء کو گرایا گیا تھا۔ اب اس نون خفیفہ کی جگہ واؤ اور یاء واپس آگئی ۱۲ منہ

نون اعرابی گر گیا لَمْ یَضْرِبَا (آخر تک) ہو گیا۔

حروف ناصبہ کی مثال

لَنْ یَّضْرِبَا۔ لَنْ یَّضْرِبُوا لَنْ تَضْرِبَا۔ لَنْ تَضْرِبُوْا۔ لَنْ تَضْرِبِیْ یہ اصل میں یَضْرِبَانِ۔ یَضْرِبُوْنَ۔ تَضْرِبَانِ۔ تَضْرِبُوْنَ۔ تَضْرِبِیْنَ تھے۔ جب لن ناصبہ ان صیغوں کے شروع میں لائے اور نون اعرابی گر گیا تو لَنْ یَضْرِبَا لَنْ یَضْرِبُوْا (آخر تک) ہو گیا

نون تاکید ثقیلہ کی مثال

لَیَضْرِبَانِّ۔ لَیَضْرِبُنَّ۔ لَتَضْرِبَانِّ لَتَضْرِبُنَّ لَتَضْرِبِنَّ جو اصل میں یَضْرِبَانِ۔ یَضْرِبُوْنَ۔ تَضْرِبَانِ۔ تَضْرِبُوْنَ۔ تَضْرِبِیْنَ تھے جب نون تاکید ثقیلہ ان صیغوں کے آخر میں لائے تو نون اعرابی گر گیا۔ واؤ اور یاء کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا دیا نیز لام مفتوحہ اس کے شروع میں لائے تو لَیَضْرِبَانِّ۔ لَیَضْرِبُنَّ (آخر تک) ہو گیا

نون تاکید خفیفہ کی مثال

لَیَضْرِبُنْ۔ لَتَضْرِبُنْ۔ لَتَضْرِبِنْ جو اصل میں یَضْرِبُوْنَ تَضْرِبُوْنَ اور تَضْرِبِیْنَ تھے۔ جب نون خفیفہ ان کے آخر میں لائے تو نون اعرابی گر گیا۔ واؤ اور یاء کو التقاء ساکنین کی وجہ سے گرا دیا۔ لَیَضْرِبُنْ۔ لَتَضْرِبُنْ۔ لَتَضْرِبِنْ ہو گیا

Marfat.com

امر کی مثال

اِضْرِبَا - اِضْرِبُوْا - اِضْرِبِیْ اصل میں تَضْرِبَانِ تَضْرِبُوْنَ - تَضْرِبِیْنَ تھے۔ امر حاضر معلوم بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ تاء حرف مضارع کو حذف کیا اس کے بعد والا حرف ساکن ہو گیا لہذا ہمزہ وصلی مکسورہ اس کے شروع میں لے آئے اور آخر میں وقف کر دیا نون اعرابی بھی گر گیا اب یہ اِضْرِبَا - اِضْرِبُوْا - اِضْرِبِیْ ہو گیا۔

نوٹ نون اعرابی وہ نون ہے جو فعل مضارع کے بعض صیغوں کے آخر میں اعراب کے عوض (بدلہ میں) آتا ہے جیسے یَضْرِبَانِ - یہاں یَضْرِبَانِ کا نون یَضْرِبُ کے ضمہ کے عوض ہے

س مضارع کے آخر میں نون تاکید لگاتے وقت شروع میں لام مفتوحہ کیوں لگاتے ہیں؟

ج یہ ایک قاعدہ ہے کہ جب مضارع کے آخر میں نون تاکید لگایا جائے تو عام طور پر شروع میں لام مفتوحہ لگاتے ہیں

س مصنف علیہ الرحمہ نے جوازم اور نواصب کیلئے لفظ دخول اور نون تاکید کیلئے لفظ لحوق کا استعمال کیا۔ اس فرق کی کیا وجہ ہے؟

ج طریقہ یہ ہے کہ جو زائد چیز کلمہ کے شروع میں لائی جائے اس کے لئے لفظ دخول استعمال کرتے ہیں۔ اور جو زائد چیز کلمہ کے آخر میں ملائی جاتے اس کیلئے لفظ لحوق استعمل کرتے ہیں اور کبھی اس کے خلاف (الٹ) بھی کر دیتے ہیں

Marfat.com

س نون تاکید لانے کی صورت میں نون اعرابی کیوں گراتے ہیں

ج اگر نون اعرابی کو نون تاکید سے پہلے رکھتے تو وسط کلمہ میں اعراب کو لانا لازم آتا اور اگر نون اعرابی کو بعد میں لاتے تو اعراب حرف پر آجاتا اور یہ دونوں باتیں جائز نہیں اس لئے نون اعرابی کو گرانا ضروری تھا۔

قانون نمبر ۵ (نون تنوین اور نون ساکن کو دوسرے حرف سے بدلنا)

جو نون تنوین اور نون ساکن کلمہ کے آخر میں واقع ہو اگر اس کلمہ کے بعد حروف یَرْمَلُوْنَ (۱) میں سے کوئی حرف آئے تو نون کو اس حرف سے بدل کر ادغام کرنا واجب ہے۔ اگر نون متحرک ہو تو ادغام جائز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کوئی چیز ادغام میں رکاوٹ نہ بنے اور ادغام کی وجہ سے التباس لازم نہ آئے۔

نوٹ حروف "یَمُوْنَ" میں ادغام غنہ کے ساتھ ہوگا اور "لَرْ" میں غنہ کے بغیر ہوگا

کلمہ کے آخر میں ہونے کی قید نون ساکن کے ساتھ ہے کیونکہ نون تنوین تو ہمیشہ آخر میں ہوتا ہے

نون ساکن کی مثالیں (ترتیب دار) مَنْ يَّشَاءُ - مِنْ رَّبِّهِمْ - مِنْ مَّقَامٍ

---

۱ یرملون سے ی - ر - ل - م - و - ن علیحدہ علیحدہ لفظ مراد ہیں ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

مِنْ لَّدُنْکَ مِنْ وَّرَآئِہِمْ ۔ مِنْ نَّبِیٍّ

وضاحت ان تمام مثالوں میں نون ساکن کو اس کے بعد والے حرف یعنی یاء ۔ راء ۔ میم ۔ لام ۔ واؤ اور نون سے بدل کر ادغام کیا گیا ہے

نون تنوین کی مثالیں (ترتیب وار) غَدًا یَّرْتَعْ، غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ، مَقَامًا مَّحْمُوْدًا، هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ، رَعْدٌ وَّبَرْقٌ، قَرِیْبٌ نُّجِیْبُ

نون متحرک کی مثالیں (ترتیب وار) اَنَا یَتِیْمٌ، اَنَا رَفِیْقٌ، اَنَا مُقِیْمٌ، اَنَا لَئِیْقٌ، اَنَا وَلِیٌّ، اَنَا نَصِیْرٌ

وضاحت ان تمام مثالوں میں نون کو ساکن کر کے بعد والے حرف سے بدلتے ہوئے ادغام کیا لیکن یاد رہے کہ نون اور اس کے بعد الف اگرچہ پڑھنے میں نہیں آتا لیکن لکھنے میں برقرار رہے گا

نون ساکن اور اس کے بعد نون متحرک کی مثال

اگر نون ساکن ہو اور اس کے بعد حرف متحرک ہو یا نون متحرک ہو تو اسے ساکن کر کے ادغام کرتے ہیں

جیسے وَلٰکِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ ۔ دراصل وَلٰکِنْ اَنَا هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ تھا ہمزہ کی حرکت نقل کر کے پہلے حرف یعنی نون کو دی اور ہمزہ کو حذف کر دیا ۔ پھر پہلے نون کی حرکت کو گرا کر نون کا نون میں ادغام کیا وَلٰکِنَّا ہو گیا۔

نون تنوین متحرک کی مثال جیسے عَادَنِ الْاُوْلٰی یہ اصل میں عَادًا الْاُوْلٰی ہے ہمزہ وصلی درمیان کلام میں آنے کی وجہ سے حذف ہو گیا

Marfat.com

پہلے ہمزہ کی حرکت کو حذف کیا اب نون تنوین اور لام دو ساکن جمع ہو گئے۔ ساکنین سے بچنے کیلئے نون تنوین کو کسرہ دیا عَادَنِ الْاُوْلٰی ہو گیا چونکہ نون متحرک کے بعد لام آ رہا ہے لہذا جائز ہے کہ نون تنوین کو لام سے بدل کر ادغام کریں اور عَادَ الّاُوْلٰی پڑھیں

س نون ساکن کے کلمہ کے آخر میں ہونے کی شرط کیوں لگائی گئی ہے؟

ج اس لئے کہ اگر نون ساکن کلمے کے درمیان میں ہو تو وہاں ادغام نہیں ہوتا۔ جیسے قِنْوَانٌ۔ بُنْیَانٌ۔ دُنْیَا۔ غُنْیَۃٌ یہاں اگرچہ نون ساکن کے بعد حرف یَرْمَلُوْنَ میں سے ایک حرف آ رہا ہے لیکن چونکہ نون ساکن کلمہ کے درمیان میں ہے لہذا ادغام نہیں ہوا

اعتراض آپ کا بیان کردہ یہ ضابطہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ہَنْمَرِشٌ اِنْمَحٰی میں نون کو میم سے بدل کر ادغام کیا گیا ہے اور اسے ہَمَّرِشٌ اور اِمَّحٰی پڑھتے ہیں۔ حالانکہ یہ نون ساکن کلمہ کے درمیان میں ہے

ج یہ شاذ ہے اور ایسا ہوتا رہتا ہے

س غنہ کسے کہتے ہیں

ج آواز کو ناک سے باہر نکالنا غنہ کہلاتا ہے۔ اس کا تعلق پڑھنے سے ہے لکھنے سے نہیں

Marfat.com

قانون نمبر ۶ (نون کو میم سے بدلنا)

اگر نون ساکن اور نون تنوین کے بعد باء مطلق واقع ہو تو اس نون کو میم سے بدلنا واجب ہے اگر نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار کرتے ہیں ۔ اس نون کے بعد الف نہیں آتا ۔ اور اگر باقی حروف آئیں تو اخفاء (۱) کرتے ہیں

وضاحت

باء مطلق سے مراد یہ ہے کہ باء چاہے اسی کلمہ میں آئے جس میں نون ہے یا دوسرے کلمہ میں آئے ۔ اور اس کا تعلق نون ساکن کے ساتھ ہے کیوں کہ نون تنوین کی صورت میں باء دوسرے کلمہ کے شروع میں آئیگی ۔ (کیونکہ نون تنوین خود آخر کلمہ میں ہوتا ہے)

حروف حلقی چھ ہیں اور یہ وہ حروف ہیں جن کی ادائیگی حلق سے ہوتی ہے وہ چھ حروف یہ ہیں

حرف حلقی شش بود اے نور عین
ہمزہ ہاء و حاء و خاء و عین و غین

نون تنوین اور نون ساکن کے بعد الف نہیں آتا کیونکہ الف بھی

---

۱ اخفا یہ ہے کہ نون پر رک کر غنہ کی صورت میں ادائیگی ہو جبکہ اظہار میں یہ صورت نہیں ہوتی ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

ساکن ہوتا ہے اور اس طرح اجتماع ساکنین لازم آتا ہے جو جائز نہیں اگر نون ساکن اور نون تنوین کے بعد مندرجہ ذیل پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آئے تو اخفاء کرتے ہیں وہ پندرہ حروف یہ ہیں

تاء۔ ثاء۔ جیم۔ دال۔ ذال۔ زاء۔ سین۔ شین۔ صاد۔ ضاد۔ طاء ظاء۔ فاء۔ قاف۔ کاف۔

مثالیں نون ساکن اور باء ایک ہی کلمہ میں ہوں جیسے یَنْبَغِیْ۔ عَنْبَرٌ مِنْبَرٌ۔ یہاں نون کو میم سے بدل کر یَمْبَغِیْ، عَمْبَرٌ اور مِمْبَرٌ پڑھتے ہیں۔ نون ساکن اور باء الگ الگ کلمہ میں ہوں جیسے مِنْۢ بَعْدِ

نون تنوین کی مثال

لَفِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ یہاں قاف کے نون تنوین کو میم سے بدل کر پڑھتے ہیں۔

نوٹ نون تنوین کی صورت میں باء دوسرے کلمہ کے شروع میں آتی ہے۔ ایک کلمہ میں یہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ جیسے اوپر والی مثال سے ظاہر ہے

قانون نمبر ۷۔ (نون ثقیلہ کا استعمال)

وہ مضارع جو طلب کے معنیٰ سے خالی ہو یا مضارع منفی ہو اس کے شروع میں حرف نفی لا آئے یا ما۔ ان دونوں صورتوں میں نون ثقیلہ کم استعمال ہوتا ہے۔

Marfat.com

حرف لَمْ اور ادواتِ شرط، جوابِ شرط اور جزا کی صورت میں نون ثقیلہ بہت کم استعمال ہوتا ہے البتہ اما کے بعد نون ثقیلہ کا استعمال واجب ہے۔ ان صورتوں کے علاوہ نون ثقیلہ کا استعمال یا تو واجب ہے یا کثیر ہے

وضاحت وجوب کی دو قسمیں ہیں

۱۔ وجوب تام یعنی جب مضارع مثبت جواب قسم کے طور پر واقع ہو اور لام قسم اور مضارع کے درمیان فصل نہ ہو۔

۲۔ قریب وجوب جب مضارع اما کے بعد واقع ہو

نون ثقیلہ کا زیادہ استعمال

پانچ جگہوں میں نون ثقیلہ زیادہ استعمال ہوتا ہے وہ پانچ مقامات یہ ہیں

نہی، دعا، عرض، تمنی، استفہام

نوٹ نون ثقیلہ مضارع کے ساتھ مخصوص ہے البتہ بعض اوقات ماضی، اسم فعل، فعل تعجب اور اسم فاعل پر بھی آتا ہے

مثالیں

۱ زَیْدٌ یَضْرِبَنَّ ۔ وہ مضارع جو طلب سے خالی ہے۔ "یہاں نون ثقیلہ کم استعمال ہوتا ہے"

۲ مَا یَضْرِبَنَّ اور لَا یَضْرِبَنَّ مضارع منفی کی مثال "یہاں نون ثقیلہ کم استعمال ہوتا ہے"

Marfat.com

۳ لَمْ يَعْلَمَنَّ حرف لم کی مثال - یہاں نون ثقیلہ بہت کم استعمال ہوتا ہے

۴ وَمَنْ يُنْفِقَنَّ ادوات شرط[1] کی مثال ہے

۵ تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ - وجوب تام کی مثال ہے یہاں نون ثقیلہ کا استعمال واجب ہے

۶ اِمَّا تَخَافَنَّ وَاِمَّا تَرَیِنَّ - قریب وجوب کی مثال ہے

۷ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلاً - نہی کی مثال ہے یہاں نون ثقیلہ اکثر استعمال ہوتا ہے

اسم ظرف کے قواعد

قانون نمبر ۸ اسم ظرف یَفْعِلُ اور مثال سے مطلقاً مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے اور غیر یَفْعِلُ اور ناقص نیز لفیف اور مضاعف سے مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے اور یہ واجب ہے اس کے علاوہ شاذ ہے - ثلاثی مجرد کے علاوہ اسم ظرف اور مصدر میمی اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے

وضاحت

مضارع مکسور العین ہو یا مثال مطلقاً ہو تو اسم ظرف مَفْعِلٌ

---

۱ ادوات شرط سے مراد شرط کے معنی میں استعمال ہونے والے کلمات ہیں جیسے اِنْ حرف شرط اور مَنْ وغیرہ اسمائے شرطیہ ۱۲ ہزاروی

کے وزن پر آئے گا جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ ۔ حَسِبَ یَحْسِبُ سے مَحْسِبٌ ۔ وَعَدَ یَعِدُ سے مَوْعِدٌ ۔ وَسَمَ یَوْسِمُ سے مَوْسِمٌ ۔ وَضَعَ یَضَعُ سے مَوْضِعٌ

اگر مضارع مکسور العین نہ ہو یا فعل ناقص یا لفیف یا مضاعف ہو تو اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آئے گا جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ ۔ شَرِبَ یَشْرَبُ سے مَشْرَبٌ رَمٰی یَرْمِیْ سے مَرْمًی ۔ وَقٰی یَقِیْ سے مَوْقًی اور فَرَّ یَفِرُّ سے مَفَرٌّ ۔

اس کے علاوہ اسم ظرف شاذ ہوتا ہے جیسے سَجَدَ یَسْجُدُ سے مَسْجِدٌ ۔ شَرَقَ یَشْرُقُ سے مَشْرِقٌ ۔ غیر ثلاثی مجرد (۱) سے اسم ظرف اور مصدر میمی اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر آتے ہیں ۔ جیسے اَکْرَمَ یُکْرِمُ سے مُکْرَمٌ ، دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ سے مُدَحْرَجٌ اور تَدَحْرَجَ یَتَدَحْرَجُ سے مُتَدَحْرَجٌ

س ۱ مثال مطلقاً کا کیا مطلب ہے ؟

ج مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ مثال کا مضارع مفتوح العین ہو مکسور العین ہو یا مضموم العین ہو ۔ (کوئی قید نہیں)

س ۲ کیا مثال کے قانون سے اختلاف بھی کیا گیا ہے ؟

ج جی ہاں بعض لوگوں کے نزدیک اسم ظرف مثال واوی سے مطلقاً

---

(۱) غیر ثلاثی مجرد سے مراد ثلاثی مزید فیہ ، رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ اور ملحقات ہیں ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے اور مثال یائی سے یہ وزن اس وقت آئے گا جب اس کا مضارع مکسور العین ہو۔

س شاذ کسے کہتے ہیں؟

ج شاذ اسے کہتے ہیں جو قیاس کے خلاف ہو جیسے قیاس کے مطابق یَسْجُدُ سے اسمِ ظرف مَسْجَدٌ ہونا چاہیے تھا لیکن اسے مَسْجِدٌ پڑھتے ہیں

س شاذ کی کتنی صورتیں ہیں؟

ج شاذ کی تین صورتیں ہیں

۱ مخالفِ قانون موافقِ استعمال ہو۔ جیسے مَسْجِدٌ۔ مَغْرِبٌ۔ مَشْرِقٌ

۲ موافقِ قانون مخالفِ استعمال ہو جیسے مَسْجَدٌ۔ مَشْرَقٌ۔ مَغْرَبٌ

۳ مخالفِ قانون اور مخالفِ استعمال ہو جیسے مَسْجُدٌ۔ مَشْرُقٌ۔ مَغْرُبٌ

نوٹ یہ تیسری قسم مردود ہے۔

قانون نمبر ۹۔ (مصدر میمی کا ضابطہ)

ثلاثی مجرد کے تمام بابوں سے مصدر میمی کا مفتوح العین آنا واجب ہے البتہ مثال واوی جس کا فاء کلمہ محذوف ہو اور اس کا مضارع مکسور العین یا مفتوح العین ہو۔ نیز مثالِ یائی سے مطلقاً مصدر میمی کا مکسور العین آنا واجب ہے۔ وَجِلَ لازم سے اکثر کے نزدیک مکسور العین آتا ہے اجوف یائی کا مصدر

میمی صحیح کے مصدر میمی کی طرح آتا ہے۔ لیکن بعض صرفیوں کے نزدیک مکسور العین اور مفتوح العین دونوں طرح جائز ہے۔

وضاحت

مصدرِ میمی کے دو وزن ہیں ۱ - مَفْعِلٌ ۲ - مَفْعَلٌ

مندرجہ ذیل صورتوں میں مصدر میمی مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے

۱ مثال واوی جس کا فاء کلمہ محذوف ہو اور مضارع مکسور العین یا مفتوح العین ہو۔ جیسے مَوْعِدٌ اور مَوْضِعٌ

۲ مثال یائی مطلقاً (یعنی اس میں مثال واوی والی شرائط کی قید نہیں ہے) جیسے مَیْسِرٌ

۳ وَجِلَ جو فعل لازم ہوتا ہے متعدی نہیں اس کے مصدر میمی میں اختلاف ہے اکثر صرفیوں کے نزدیک مکسور العین ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک مفتوح العین جیسے مَوْجِلٌ (یا مَوْجَلٌ)

۴ اجوف یائی کے مصدر میمی میں بھی اختلاف ہے بعض کے نزدیک مفتوح العین اور مکسور العین دونوں طرح جائز ہے لیکن جمہور کے نزدیک اس کا وہی حکم ہے جو صحیح کے مصدرِ میمی کا ہے

Marfat.com

۵ ان تمام صورتوں کے علاوہ ثلاثی مجرد کے تمام ابواب کا مصدر میمی مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَنْصَرٌ مَشْرَفٌ وغیرہ

قانون نمبر ۱۰ (الف کی تبدیلی)

اگر الف کے ماقبل حرف کی حرکت اس کے مخالف ہو تو الف کو اس حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے البتہ تصغیر ترخیم کے وقت نہیں بدلتے (۱)

وضاحت

اگر الف سے پہلے والے حرف پر ضمہ ہو تو الف کو واؤ سے بدلتے ہیں۔ جیسے ضُوْرِبَ یعنی جب ضَارَبَ سے ماضی مجہول بناتے ہیں تو فاء کلمہ یعنی "ض" کو ضمہ دیا اور الف کو واؤ سے بدل دیا۔

اور اگر الف سے پہلے کسرہ ہو تو الف کو "یاء" سے بدلنا واجب ہے جیسے مَضَارِیْبُ اسے مِضْرَابٌ سے بنایا میم اور ضاد کو فتحہ دیا اس کے بعد جمع اقصی کی علامت الف کا اضافہ کیا اور "راء" کو کسرہ دیا اور اس کسرہ کیوجہ سے بعد والے الف کو "یاء" سے بدل دیا اور تنوین ہم سن کو حذف کر دیا مَضَارِیْبُ ہو گیا

تصغیر مع ترخیم کی مثال = دِحْرَاجٌ سے اسم تصغیر بناتے وقت "دال" کو ضمہ اور "حاء" کو فتحہ دیا اس کے بعد یائے

---

۱ ایسی تصغیر جس میں ترخیم بھی پائی جائے تفصیل آگے آرہی ہے ۱۲ ہزاروی

تصغیر لائے یاء کے بعد والے حرف یعنی راء کو کسرہ دیا۔ اور
الف کو گرا دیا۔ لہذا اسے یاء سے بدلنے کی ضرورت نہیں ہے
اس گرانے کو ترخیم کہتے ہیں دُحَیْرِجٌ ہو گیا (۱)

قانون نمبر ۱۱۔ (الف مقصورہ و ممدودہ کی تبدیلی)

جو الف مقصورہ اسم میں تیسری جگہ واقع ہو' واؤ سے بدلا ہوا ہو
یا اصلی ہو۔ لیکن اس میں امالہ نہ کیا گیا ہو تثنیہ و جمع مونث
سالم بناتے وقت اسے واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے اور ان
صورتوں کے علاوہ "یاء" سے بدلنا واجب ہے۔ الف ممدودہ
اگر اصلی ہو تو اسے باقی رکھتے ہیں اور اگر تانیث کا ہو تو اسے واؤ
سے بدلنا واجب ہے ان دو صورتوں کے علاوہ الف ممدودہ کو
باقی رکھنا اور بدلنا دونوں طرح جائز ہے البتہ باقی رکھنا زیادہ بہتر ہے

س الف مقصورہ کون سا الف ہوتا ہے؟

ج الف مقصورہ وہ الف لازم ہوتا ہے جو اسم میں دوسری جگہ کے
علاوہ ہوتا ہے جیسے عَصٰی اور رَحٰی کا الف

س الف لازم' اسم اور اسم میں دوسری جگہ کے سوا ہونے کی قید
کیوں لگائی گئی ہے؟

---

۱ اصطلاح صرف میں تخفیف کی غرض سے کسی حرف کو گرانا ترخیم کہلاتا ہے یہاں تصغیر اور ترخیم کا
عمل ہوا ہے ۱۲ ہزاروی

ج اس قید کا فائدہ یہ ہے کہ الف غیر لازم مقصورہ نہیں ہوتا جیسے زَیْدًا کا الف اور اسم میں دوسری جگہ آنے والا الف بھی مقصورہ نہیں جیسے ما (موصولہ) کا الف اور حرف میں آنے والا الف بھی مقصورہ نہیں چاہے وہ تیسری جگہ ہی کیوں نہ ہو جیسے اِلٰی کا الف

س الف ممدودہ کسے کہتے ہیں؟

ج کلمہ کے آخر میں الف زائدہ کے بعد جو ہمزہ ہوتا ہے اسے الف ممدودہ کہتے ہیں جیسے کِسَاءٌ اور رِضَاءٌ کے آخر کا ہمزہ

س الف مقصورہ کو مقصورہ کیوں کہتے ہیں؟

ج مقصورۃ (اسم مفعول) قصر سے بنا ہے۔ جس کا معنی بند کرنا ہے۔ چونکہ الف مقصورہ کو پڑھتے وقت آواز اور حرکت کو کھینچا نہیں جاتا اس لئے اسے الف مقصورہ کہتے ہیں

س الف ممدودہ کو ممدودہ کیوں کہتے ہیں؟

ج ممدودۃ (اسم مفعول) مد سے بنا ہے جس کا معنی کھینچنا ہے۔ چونکہ اسے پڑھتے وقت آواز اور حرکت کو کھینچا جاتا ہے اس لیے اسے الف ممدودہ کہتے ہیں

س الف ممدودہ کو ہمزہ کہنے کی کیا وجہ ہے؟

ج اصل میں یہ ہمزہ ہے اور اس پر الف کا اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کئی مقامات پر ہوتا ہے جیسے الف لام تعریف 'الف وصلی 'الف

Marfat.com

قطعی ہمزہ ہیں لیکن انہیں الف کہا جاتا ہے

س اِمالہ کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ کیا ہے؟

ج لغت میں امالہ جھکاؤ کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں فتحہ کو کسرہ کی او الف کو یاء کی بُو دیکر اس طرح پڑھنا کہ حرکت فتحہ اور کسرہ کے درمیان اور حرف الف اور یاء کے درمیان ہو جائے جیسے کِتَابٌ سے کِتِیْبٌ اور حِسَابٌ سے حِسِیْبٌ

س کیا اسم مبنی اور حروف میں بھی اِمالہ ہوتا ہے؟

ج اسم مبنی میں تین جگہ اور حروف میں بھی تین جگہ امالہ ہوتا ہے اس کے علاوہ نہیں

اسم مبنی کی مثالیں = متٰی (اسم شرط) سے مَتِیْ - اَنّٰی (اسم شرط) سے اَنِّیْ اور ذَا (اسم اشارہ) سے (ذِیْ)

حروف کی مثالیں بَلٰی (حرف ایجاب نفی) بَلِیْ - یَا (حرف نداء) سے یِیْ اِمَّالَا سے اِمَّالِیْ (۱)

وضاحت

---

۱ اِمَّالَا کے "لَا" میں امالہ ہوتا ہے یہ اصل میں اِنْ کُنْتَ لَاتَخْرُجُ فَتَکَلَّمْ تھا کُنْتَ اور تَخْرُجُ کو حذف کیا اس کی جگہ لفظ ما کو لایا گیا ان کے نون کا میم میں ادغام کیا اما ہو گیا۔ اس کے بعد فَتَکَلَّمْ جزاء کو بھی حذف کر دیا کیونکہ شرط اس پر دلالت کر رہی ہے

بعض حضرات کے نزدیک اصل میں اِفْعَلْ ھٰذَا اِمَّالَا یعنی اِفْعَلْ ھٰذَا اِنْ کُنْتَ لَاتَفْعَلُ وغیرہ ہے

بعض کے نزدیک اصل میں اِنْ کُنْتَ لَاتَفْعَلُ ھٰذَا فَتَکَلَّمْ ہے

چونکہ یہ فعل کی جگہ واقع ہوتا ہے اس لئے اِمَّالَا اس میں بھی ہوتا ہے کیونکہ فعل میں اِمَّالَا کا پایا جانا مشہور و معروف ہے

Marfat.com

جس کلمہ کے آخر میں الف مقصورہ ہو اس اسم سے تثنیہ اور جمع مونث سالم بناتے وقت الف مقصورہ کو دو صورتوں میں واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے اور باقی صورتوں میں یاء سے بدلتے ہیں واؤ سے بدلنے کی دو صورتیں ہیں

۱ الف مقصورہ اسم میں تیسری جگہ واقع ہو اور واؤ سے بدلا ہوا ہو جیسے عَصٰی جو کہ دراصل عَصَوٌ تھا واؤ کو الف مقصورہ سے بدلا تو عَصٰی ہو گیا۔ اس سے تثنیہ عَصَوَانِ (۱) اور عَصَوَیْنِ اور جمع مؤنث سالم عَصَوَاتٌ بنے گی

۲ الف مقصورہ اصلی ہو اور اس میں امالہ نہ کیا جائے جیسے اِلیٰ کو کسی کا علم بنایا جائے ۔ تو یہاں الف مقصورہ اصلی ہے اور اس میں امالہ بھی نہیں ہوتا اس کا تثنیہ اِلَوَانِ اور اِلَوَیْنِ اور جمع مونث سالم اِلَوَاتٌ آتا ہے

الف مقصورہ کو یاء سے بدلنے کی درجہ ذیل صورتیں ہیں

۱ الف مقصورہ چوتھی جگہ ہو

۲ پانچویں جگہ ہو

۳ چھٹی جگہ ہو

تانیث کے لئے ہو یا الحاق کیلئے واؤ سے بدلا ہوا ہو یا یاء سے ان تمام صورتوں میں الف مقصورہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے

---

(۱) حالت ... عَصَوَیْنِ او ... کی حالت میں ...

Marfat.com

ث

۱ ضُوْنٰی اور حُبْلٰی کا تثنیہ اور جمع ضُوْنَیَانِ، ضُوْنَیَاتُ، حُبْلَیَانِ اور حُبْلَیَاتُ آتا ہے یہاں الف مقصورہ چوتھی جگہ ہے اور تانیث کیلئے ہے

۲ اَرْطٰی (ایک درخت کا نام) کا تثنیہ اور جمع مؤنث اَرْطَیَانِ اور اَرْطَیَاتُ ہے اور اس میں الف مقصورہ چوتھی جگہ ہے اور جَعْفَرٌ کیساتھ الحاق کیلئے اس کا اضافہ کیا گیا ہے

۳ مُصْطَفٰی سے مُصْطَفَیَانِ اور جمع مُصْطَفَیَاتُ ہے یہاں الف مقصورہ پانچویں جگہ ہے اور یاء سے بدل کر آیا ہے[1]

۴ مُسْتَدْعٰی۔ یہاں الف مقصورہ چھٹی جگہ ہے اور یہ یاء سے بدل کر آیا ہے[2] اس سے تثنیہ اور جمع مؤنث سالم کا صیغہ مُسْتَدْعَیَانِ اور مُسْتَدْعَیَاتٌ آتا ہے

س اِلٰی کے ساتھ علمیت کی قید کیوں لگائی گئی ہے؟

ج چونکہ اِلٰی حرف ہے اور حرف کا تثنیہ اور جمع نہیں آتا۔ لہذا تثنیہ اور جمع مؤنث لانے کیلئے ضروری ہے کہ اسے علم قرار دیا جائے

س مُصْطَفٰی اور مُسْتَدْعٰی مذکر کے صیغے ہیں اور مذکر میں جمع

---

۱ یعنی اصل میں واؤ ہے مَفْوٌ سے بنا ہے پھر واؤ تیسری جگہ سے آگے چلی گئی اس لئے اسے یاء سے بدلا پھر یاء کو الف سے بدلا ۱۲ ہزاروی

۲ یعنی اصل میں واؤ تھا پھر واؤ کو یاء بنایا گیا پھر یاء کو الف مقصورہ بنایا گیا ۱۲ ہزاروی

الف اور تاء کیساتھ نہیں آتی حالانکہ آپ نے یہاں جمع کیلیے الف اور تاء کا اضافہ کیا؟

ج جب ان کو مؤنث کیلیے عَلَم قرار دیا جائے تو اس وقت ان کی جمع الف اور تاء کیساتھ آتی ہے

س ایسی کوئی مثال بتائیں جہاں الف مقصورہ اسم میں تیسری جگہ ہو اور اس کو یاء سے بدلا گیا ہو نیز اسے یاء سے بدلنے کی کیا وجہ ہو گی؟

ج اس کی مثال رَحٰی ہے جو کہ اصل میں رَحَیٌ تھا یاء کو الف مقصورہ سے بدلا اب اس کا تثنیہ اور جمع رَحَیَانِ اور رَحَیَاتٌ آتا ہے

یہ قانون کے خلاف نہیں کیونکہ اس میں واؤ سے بدلنے کی قید اس صورت میں تھی جب وہ اصل میں واؤ سے بدلا ہوا ہو اور یہ یاء سے بدلا ہوا ہے۔

س کوئی ایسی مثال بتائیں کہ الف مقصورہ اصلی ہو اور اس میں امالہ کیا جاتا ہو؟

اسکی مثال مَتّٰی اور بَلٰی ہے۔ جب وہ حروف کسی کا علم ق[illegible]یں تو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم بناتے وقت الف مقصورہ کو یاء سے بدلتے ہیں۔ جیسے مَتَیَانِ اور مَتَیَاتٌ بَلَیَانِ اور بَلَیَاتٌ

Marfat.com

الف ممدودہ کا قانون

اگر الف ممدودہ اصلی ہو تو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم بناتے وقت اسے ثابت رکھنا واجب ہے۔ جیسے قُرَّاءٌ میں الف ممدودہ اصلی ہے اس کا تثنیہ قُرَّاءَانِ اور جمع قُرَّاءَاتٌ بنتا ہے اور اگر الف ممدودہ تانیث کیلئے ہو تو اسے واؤ سے بدلنا واجب ہے جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ، حَمْرَاوَانِ اور حَمْرَاوَاتٌ پڑھنا واجب ہے

اور اگر الف ممدودہ اصلی بھی نہ ہو اور تانیث کیلئے بھی نہ ہو تو اسے واؤ مفتوحہ سے بدلنا اور ثابت رکھنا دونوں طرح جائز ہے۔ جیسے کِسَاءٌ، رِضَاءٌ، عِلْبَاءٌ سے کِسَاءَانِ، کِسَاءَاتٌ، رِضَاءَانِ، رِضَاءَاتٌ، عِلْبَاءَانِ، عِلْبَاءَاتٌ پڑھنا بھی جائز ہے اور کِسَاوَانِ کِسَاوَاتٌ۔ رِضَاوَانِ۔ رِضَاوَاتٌ عِلْبَاوَانِ۔ عِلْبَاوَاتٌ پڑھنا بھی جائز ہے کِسَاءٌ کا ہمزہ واؤ سے اور رِضَاءٌ (۱) کا ہمزہ یاء سے بدلا ہوا ہے جبکہ عِلْبَاءٌ کا ہمزہ قرطاس کے الحاق کیلئے زائد کیا گیا ہے

قانون نمبر ۱۲ — (عین کلمہ کی مختلف صورتیں)

ہر وہ کلمہ جو فَعِلٌ کے وزن پر ہو اور اس کا عین کلمہ حروف حلقی میں سے ہو اسے اصلی وزن کے علاوہ تین اور طریقوں پر پڑھنا بھی جائز ہے

---

(۱) ہمزہ کا زائد ہونا ... اصلی یا واؤ سے بدلی ہوئی ہے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

وضاحت

اس قانون کی تشریح یہ ہے کہ اسم یا فعل کے عین کلمہ کی مختلف حالتیں ہیں

۱ اگر عین کلمہ حرف حلقی ہو اور مکسور العین بھی ہو تو وزن اصلی کے علاوہ دوسرے تین طریقوں پر پڑھنا بھی جائز ہے

فعل کی مثال شَهِدَ (وزنِ اصلی) فعل شَهْدَ، شِهْدَ، شِهِدَ بروزن فَعْلَ، فِعْلَ، فِعِلَ

اسم کی مثال فَخِذٌ (وزنِ اصلی) فعل

فَخْذٌ۔ فِخْذٌ۔ فِخِذٌ۔ بروزن فَعْلٌ۔ فِعْلٌ۔ فِعِلٌ

۲ اگر عین کلمہ حرف حلقی نہ ہو البتہ مکسور ہو تو وزن اصلی کے علاوہ اسم میں دو اور فعل میں ایک طریقہ جائز ہے

اسم کی مثال کَتِفٌ (وزنِ اصلی) بروزن فَعِلٌ کے علاوہ کَتْفٌ بروزنِ فَعْلٌ اور کِتْفٌ بروزنِ فِعْلٌ پڑھتے ہیں

فعل کی مثال عَلِمَ (وزنِ اصلی) بروزن فَعِلَ کے علاوہ عَلْمَ بروزنِ فَعْلَ پڑھتے ہیں

نوٹ اگر کوئی کلمہ اس وزن پر نہ ہو بلکہ اس شکل پر ہو تو وہاں بھی یہی قاعدہ ہو گا۔ یعنی فعل والا حکم آئے گا۔ مثلاً وَهِيَ کو وَهْيَ اور فَلِيَضْرِبْ کو فَلْيَضْرِبْ پڑھنا بھی جائز ہے (فَلِيَ اور فَلْيَ)

Marfat.com

اگر عین کلمہ مضموم ہو حرف حلقی ہو یا نہ، اسم ہو یا فعل ان تمام صورتوں میں
وزن اصلی کے علاوہ ایک صورت میں پڑھنا جائز ہے یعنی
دوسرے حرف کو ساکن کر کے پڑھ سکتے ہیں

فعل کی مثال　　شَرُفَ کو شَرْفَ پڑھنا

اسم کی مثال عَضُدٌ کو عَضْدٌ پڑھنا۔ اور اس کے ہم شکل کی مثال وَهُوَ کو
وَهْوَ وَضُرِبَ کو وَضْرِبَ پڑھنا

نوٹ　فِعِلٌ کو فِعْلٌ جیسے اِبِلٌ کو اِبْلٌ اور فُعُلٌ کو فُعْلٌ جیسے عُنُقٌ کو عُنْقٌ اور
دُمُلٌ کو دُمْلٌ پڑھنا بھی جائز ہے

س　قانون ذکر کرتے ہوئے فَعِلْ کا لفظ ذکر کیا گیا ہے لام کلمہ کو ساکن
کیوں رکھا گیا ؟

ج　اگر لام کلمہ پر تنوین اور ضمہ لاتے تو شبہ ہوتا کہ شاید یہ قانون اسم کے
بارے میں ہے فعل کے بارے میں نہیں ہے اور اگر لام کلمہ پر
فتحہ لایا جاتا تو شبہ ہوتا کہ شاید یہ قانون صرف فعل سے متعلق ہے
اس لئے لام کلمہ کو ساکن چھوڑا گیا

قانون نمبر ۱۳۔ (علامت مضارع کو کسرہ دینا)

جس باب کی ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہو یا ماضی
کے شروع میں تاء زائدہ مطّردہ (۱) ہو یا ماضی کے شروع میں ہمزہ

مطردہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ قیاس کے مطابق ہو۔ ۱۲ ہزاروی

وصل ہو ۔ تو غیر اہل حجاز کے نزدیک یاء کے علاوہ علامت مضارع کو کسرہ دینا جائز ہے البتہ اَبٰی یَاْبٰی میں یاء کو بھی کسرہ دیتے ہیں اسی طرح بنو کلب کے بعض لوگ یاء کو بھی کسرہ دیتے ہیں یہ کسرہ دینا جائز ہے واجب نہیں

وضاحت

اس قانون میں بتایا گیا ہے کہ جب ماضی درجہ ذیل تین صورتوں میں ہو تو اس کے مضارع کی علامت کو کسرہ دینا جائز ہے لیکن یہ ضابطہ یاء کے بارے میں نہیں ہے نیز اہل حجاز بھی اس کے قائل نہیں ہیں وہ تین صورتیں یہ ہیں

۱۔ ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہو ۔ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ یہاں تَعْلَمُ ۔ اَعْلَمُ ۔ نَعْلَمُ ۔ کو تِعْلَمُ ۔ اِعْلَمُ ۔ نِعْلَمُ پڑھنا جائز ہے

۲۔ فعل ماضی کے شروع میں تاء زائدہ مطردہ ہو ۔ جیسے تَصَرَّفَ ۔ یَتَصَرَّفُ یہاں تَتَصَرَّفُ اَتَصَرَّفُ نَتَصَرَّفُ کو تِتَصَرَّفُ اِتَصَرَّفُ نِتَصَرَّفُ پڑھنا جائز ہے

۳۔ فعل ماضی کے شروع میں ہمزہ وصل ہو جیسے اِکْتَسَبَ یَکْتَسِبُ یہاں تَکْتَسِبُ، اَکْتَسِبُ، نَکْتَسِبُ کو تِکْتَسِبُ، اِکْتَسِبُ، نِکْتَسِبُ پڑھنا جائز ہے۔

نوٹ اَبٰی یَاْبٰی کی مثال یہ ہے یَاْبٰی تَاْبٰی اٰبٰی نَاْبٰی کو یِئْبٰی تِئْبٰی اِئْبٰی نِئْبٰی پڑھنا جائز ہے ۔

Marfat.com

س غیر اہل حجاز یاء کو کسرہ کی حرکت کیوں نہیں دیتے؟

ج چونکہ یاء دو تقدیری کسروں کے برابر ہے اگر یاء کو کسرہ دیا جائے تو تین کسروں کا اکٹھا آنا لازم آتا ہے جو کہ جائز نہیں

س تو اس صورت میں فاء کلمہ کو کسرہ دے دیتے؟

ج اگر فاء کلمہ کو کسرہ دے دیتے تو چار حرکتوں کا اکٹھا آنا لازم آتا جو صحیح نہیں ہے۔

س عین کلمہ کو کسرہ دے دیا جاتا؟

ج اگر عین کلمہ کو کسرہ دیتے تو یہ معلوم نہ ہوتا کہ یہ کسرہ اصلی ہے یا ماضی کے مکسور العین ہونے پر دلالت کر رہا ہے

س تو اس صورت میں لام کلمہ کو کسرہ دے سکتے تھے کیوں نہیں دیا؟

ج لام کلمہ تبدیلی کی جگہ ہے۔ حالت نصب و جزم میں یہاں حرکت بدلتی اور گرتی ہے لہذا لام کلمہ کو کسرہ دینے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ نیز یہ کہ فعل کے آخر میں کسرہ نہیں آتا

س جس ماضی کے شروع میں ہمزہ وصل ہو وہاں یاء کے علاوہ علامات مضارع کو کسرہ دینے کی کیا وجہ ہے؟

ج یہ کسرہ اس لئے دیتے ہیں تاکہ ماضی میں ہمزہ کے مکسور ہونے پر دلالت کرے۔

قانون نمبر ۱۴۱ — (حرف علت کو ہمزہ سے بدلنا)

ہر حرف علت جو مَفَاعِلُ کے الف کے بعد آئے اسے ہمزہ سے بدلنا واجب ہے اگر وہ حرف علت زائدہ ہو تو مطلقاً اور اگر اصلی ہو تو شرط یہ ہے کہ مَفَاعِلُ کے الف سے پہلے بھی کوئی حرف علت ہو۔

مَعَائِشُ (جمع مَعِیْشَۃٌ) شاذ ہے

نوٹ وزن کی تین قسمیں ہیں

۱ وزن صرفی یعنی ساکن کے مقابلہ میں ساکن متحرک کے مقابلہ میں متحرک، اصلی کے مقابلہ میں اصلی اور زائدہ کے مقابلہ میں زائدہ حروف ہوں۔ اور حرکات و سکنات کی خصوصیت کا بھی لحاظ کیا جائے۔ جیسے ضَوَارِبُ بروزنِ فَوَاعِلُ

۲ وزنِ صُوری ساکن حرف کے مقابلہ میں ساکن اور متحرک حرف کے مقابلہ میں متحرک ہو۔ حرکات و سکنات کی خصوصیت کا بھی لحاظ کیا گیا ہو۔ لیکن اصلی اور زائدہ حروف کا لحاظ نہ ہو جیسے ضَوَارِبُ بروزنِ مَفَاعِلُ

۳ وزنِ عروضی ساکن حرف کے مقابلہ میں ساکن اور متحرک حرف کے مقابل میں متحرک ہو۔ لیکن حرکات و سکنات کی خصوصیت اور اصلی اور زائدہ حروف کا لحاظ نہ رکھا جائے۔ جیسے شَرِیْفٌ، طَعَامٌ، اِدَامٌ بروزنِ فَعُوْلٌ

فائدہ

حرکات و سکنات کی خصوصیت کا مطلب یہ ہے کہ وزن اور موزون دونوں میں ایک جیسی حرکتیں مقابلہ میں ہوں۔ اسی طرح حروف اصلی اور زائدہ میں بھی مطابقت ہونی چاہئے[1] چونکہ شریف میں عین کلمہ مکسور اور فعول میں مضموم ہے اسی طرح شریف میں زائد حرف یاء اور فعول میں واوٌ ہے لہذا یہاں نہ تو حرکات کی خصوصیت کا لحاظ رکھا گیا ہے اور نہ حروف زائدہ میں مطابقت ہے۔

وضاحت

اگر الفِ مَفَاعِلُ کے بعد حرفِ علت آئے تو اسکی دو صورتیں ہیں یا تو وہ زائدہ ہوگا یا اصلی اگر زائدہ ہو تو اسے مطلقاً ہمزہ سے بدلنا واجب ہے مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ مفاعل کے الف سے پہلے حرف علت ہو یا نہ ہو اور اگر حرف علت اصلی ہو تو اسے ہمزہ سے بدلنے کیلئے شرط یہ ہے کہ مَفَاعِلُ کے الف سے پہلے بھی حرف علتِ ہو۔تینوں صورتوں کی مثالیں ۔

---

1 اسی طرح حروف اصلی اور زائد میں مطابقت جو وزن صرفی میں معتبر ہے اس میں دو لحاظ رکھے گئے ہیں ایک یہ کہ حرف زائد کے مقابل زائد ہو یہ صورت ضَوَارِبُ بر وزن مَفَاعِلُ وزن عروضی میں نہیں پائی گئی کیونکہ ضَوَارِبُ میں ضاد اصلی ہے اور مَفَاعِلُ میں میم زائد ہے اسی طرح اصلی کے مقابل زائد کا [illegible] ـن میں کیا گیا ہے (دوسری صورت وہی جو نقل کر دی گئی)۔ ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

۱ جب حرفِ علت زائدہ ہو اور الف سے پہلے حرف علت نہ ہو جیسے شَرَائِفُ، عَجَائِزُ، اور رَسَائِلُ۔ اصل میں شَرَایِفُ (شَرِیْفَۃٌ کی جمع) عَجَاوِزُ (عَجُوْزَۃٌ کی جمع) اور رَسَایِلُ (رِسَالَۃٌ کی جمع) تھا

۲ حرفِ علت زائدہ ہو اور الف سے پہلے بھی حرفِ علت ہو جیسے طَوَائِلُ۔ حَوَائِلُ اور طَوَائِقُ اصل میں طَوَاوِلُ (طَوِیْلَۃٌ کی جمع) حَوَاوِلُ (حَوَالَۃٌ کی جمع) اور طَوَاوِقُ (طَوُوْقَۃٌ کی جمع) تھا

۳ اگر حرفِ علت اصلی ہو تو الفِ مَفَاعِلُ سے پہلے حرفِ علت کا ہونا شرط ہے جیسے قَوَائِلُ اور بَوَائِعُ اصل میں قَوَاوِلُ (قَاوِلَۃٌ کی جمع) اور بَوَایِعُ (بَایِعَۃٌ کی جمع) تھا

نوٹ اگر الف مَفَاعِلُ کے بعد حرف علت اصلی ہو لیکن الف سے پہلے حرف علت نہ ہو۔ تو اس صورت میں حرف علت کو ہمزہ سے نہیں بدلیں گے۔ کیونکہ حرف علت اصلی کیلئے جو شرط تھی وہ نہیں پائی گئی۔ جیسے مَقَاوِلُ اور مَبَایِعُ میں حرفِ علت کو ہمزہ سے نہیں بدلا (یعنی یہاں الف سے پہلے حرف علت نہیں اور یہ شرط ہے)

س جَدَاوِلُ جو جَدْوَلَۃٌ کی جمع ہے اس میں الف کے بعد حرفِ علت واقع ہوا۔ اسے ہمزہ سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

Marfat.com

ج　ہم نے یہ کہا تھا کہ وہ حرف علت زائدہ ہو اور یہ اصلی کے حکم میں ہے۔ کیونکہ جَدَاوِلُ جَحَافِرُ کے ساتھ ملحق ہے اور جو حرف الحاق کیلئے زائد ہو وہ اصلی کے حکم میں ہوتا ہے

س　طَاءُوْسٌ جو اصل میں طَاوُوْسٌ ہے اس کی جمع طَوَاوِیْسُ میں الف کے بعد حرف علت واقع ہوا آپ نے اسے ہمزہ سے کیوں نہیں بدلا؟

ج　قانون یہ ہے کہ حرفِ علت مَفَاعِلُ کے الف کے بعد ہو اور یہ مَفَاعِیْلُ کے الف کے بعد ہے۔

س　عَجَائِزُ جو جمع ہے عَیِّلٌ کی یہاں یاء مَفَاعِیل کے الف کے بعد واقع ہوئی ہے قانون کیسے جاری ہو گیا

ج　یہ اصل میں عَیَائِلُ نہیں بلکہ عَیَایِلُ ہے جو مَفَاعِلُ کا وزن ہے اسلئے یاء کو ہمزہ سے بدلا اور کسرہ میں اشباع کر کے عَیَائِلُ بنایا۔

س　مَعِیْشَۃٌ کی جمع مَعَائِشُ اور مُصِیْبَۃٌ کی جمع مَصَائِبُ میں آپ نے یاء اصلی کو ہمزہ سے بدلا حالانکہ الف سے پہلے حرف علت نہیں ہے جبکہ اس کا ہونا شرط ہے[1]

ج　یہ شاذ ہے

مَعَائِشُ اصل میں مَعَایِشُ اور مَصَائِبُ اصل میں مَصَایِبُ ہے۔ ۱۲ ہزاروی

قانون نمبر ١٥ (ہمزہ وصلی اور ہمزہ قطعی)

کلمہ کے شروع میں جو ہمزہ زائدہ واقع ہوتا ہے وہ دو حال سے خالی نہیں ہوتا یا تو ہمزہ وصلی ہو گا یا ہمزہ قطعی

ہمزہ وصلی وہ ہمزہ ہے جو کلام کے درمیان میں آئے تو پڑھنے میں نہیں آتا لکھنے میں آتا ہے اور اگر اس کے بعد والا حرف متحرک ہو جائے تو اکثر گر جاتا ہے نہ پڑھنے میں آتا ہے نہ لکھنے میں ہمزہ قطعی کا حکم یہ ہے کہ کلام کے درمیان آجائے یا اس کے بعد والا حرف متحرک ہو جائے یہ کسی صورت میں بھی نہیں گرتا

نوٹ ہمزہ قطعی نو مقامات پر آتا ہے

١- باب اِفعَال کا ہمزہ ٢- جمع کا ہمزہ
٣- واحد متکلم کا ہمزہ ٤- اسمِ تفضیل کا ہمزہ
٥- عَلَم کا ہمزہ ٦- بناء کا ہمزہ[1]
٧- فعل تعجب کا ہمزہ ٨- اِستِفہام کا ہمزہ ٩- نداء کا ہمزہ

ان سب کی مثالیں ترتیب وار درج ذیل ہیں

١- اَکرَمَ ٢- اَشرَافٌ ٣- اَضرِبُ ٤- اَضرَبُ ٥- اِسمَاعِیلُ
اِسحٰقُ ٦- اِصبَعٌ ٧- مَآاَضرَبَہٗ ٨- ءَاَنذَرتَھُم ٩- اَعَبدَ اللّٰہِ

---

١ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کلمہ کی وضع میں ہی ہمزہ رکھا گیا ہے جیسے اِصبَعٌ اِثمٌ اَرضٌ اَرشٌ وغیرہ ١٢ ہزاروی

Marfat.com

وضاحت

یہ قانون اس ہمزہ زائدہ سے متعلق ہے جو کلمہ کے شروع میں آتا ہے یہ ہمزہ دو قسم کا ہوتا ہے

۱- ہمزہ وصلی ۲- ہمزہ قطعی

۱ ہمزہ وصلی وہ ہمزہ ہے کہ اگر کسی وقت کلام کے درمیان میں آ جائے تو پڑھنے میں نہیں آتا لکھنے میں باقی رہتا ہے جیسے اِضْرِبْ کا ہمزہ اگر اس سے پہلے "واو" یا "فاء" آ جائے تو وَاضْرِبْ اور فَاضْرِبْ پڑھتے ہیں اگر اس ہمزہ کے بعد والا حرف متحرک ہو جائے تو عام طور پر اسے گرا دیا جاتا ہے جیسے اِكْسَسَبَ (۱) پہلی "س" کا فتحہ "ک" کو دیا اور اب چونکہ "ک" کے متحرک ہونیکی وجہ سے ہمزہ وصلی کی ضرورت باقی نہیں رہی لہذا اسے گرا دیا اور پھر "س" ساکن کا "س" متحرک میں ادغام کر دیا تو كَسَّبَ پڑھتے ہیں۔ یہاں ہمزہ لکھنے اور پڑھنے' دونوں اعتبار سے گرا دیا گیا البتہ بعض لوگ اس صورت میں ہمزہ کو بالکل نہیں گراتے اور وہ اِكَسَّبَ پڑھتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ "کاف" کی حرکت عارضی ہونے کیوجہ سے وہ سکون کے حکم میں ہے لہذا ہمزہ کی ضرورت باقی ہے

---

۱ اِكَسَّبَ اصل میں اِكْتَسَبَ ہے تاء کو سین کیا اور سین کو سین میں ادغام کیا۔ قانون آگے آجائیگا-۱۲ ہزاردی

Marfat.com

۲ ہمزہ قطعی۔ یہ ہمزہ کسی صورت میں نہیں گرتا چاہے کلام کے درمیان میں آجائے جیسے اَکْرَمَ سے وَ اَکْرَمَ اور فَاَکْرَمَ چاہے اس کے بعد والا حرف متحرک ہو جائے جیسے اَقَامَ جو اصل میں اَقْوَمَ تھا واوٴ کا فتحہ "ق" کو دیا اور واوٴ کو الف سے بدل دیا اب اگرچہ "ق" متحرک ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود ہمزہ کو نہیں گراتے

لفظ اِسْم کا ہمزہ

اس سلسلے میں بصریوں اور کوفیوں کے درمیان اختلاف ہے بصریوں کے نزدیک یہ اصل میں سُمُوٌ تھا واوٴ کو خلافِ قیاس حذف کر دیا اور شروع میں ہمزہ وصل لے آئے تو اِسْمٌ بروزنِ اِفْعٌ ہو گیا کوفیوں کے نزدیک اسکی اصل وِسْمٌ ہے واوٴ کو حذف کر کے اس کے عوض ہمزہ وصل شروع میں لائے تو اِسْمٌ بروزنِ اِعْلٌ ہو گیا

اعتراض

بصریوں پر یہ اعتراض ہے کہ جب ان کے نزدیک اسم کا ہمزہ وصلی ہے تو وہ اسے کتابت کے اعتبار سے بھی کیوں گراتے ہیں۔

اور کوفیوں پر یہ اعتراض ہے کہ آپ کے نزدیک یہ ہمزہ قطعی ہے اور ہمزہ قطعی بالکل نہیں گرتا آپ اسے کیوں گراتے ہیں ؟

ج دونوں کی طرف سے یہ جواب دیا جاتا ہے کہ کثرت استعمال کیوجہ سے اسے گرایا جاتا ہے۔ کیونکہ کثرت استعمال کلمہ کے خفیف ہونے کا تقاضا کرتی ہے

Marfat.com

س استعمال کی کثرت پڑھنے میں ہے لکھنے میں نہیں تو لکھنے میں گرانے کی کیا وجہ ہے؟

ج لکھنے میں بھی یہ اکثر استعمال ہوتا ہے مثلاً خط و کتابت میں عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے

س جس جگہ کوئی حرف حذف کیا جائے تو اس کے حذف پر دلالت کرنے والی کوئی چیز ہوتی ہے جیسے اِضْرِبُنَّ کا ضمہ واؤ کے حذف ہونے پر اور اِضْرِبِنَّ کا کسرہ یاء کے حذف ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ یہاں کون سی چیز ہمزہ کے حذف ہونے پر دلالت کرتی ہے؟

ج باء کو لمبا لکھنا اس کے حذف کی دلیل ہے

س بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا میں اسم کے ہمزہ کو کیوں حذف کیا گیا؟

ج اس کا استعمال بھی زیادہ ہوتا ہے کیونکہ لوگ جب کسی سواری پر سوار ہوتے ہیں تو اسے پڑھتے ہیں

س اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا استعمال کثیر نہیں ہے۔ پھر یہاں ہمزہ کو حذف کرنے کی کیا وجہ ہے؟

ج دوسری عام بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پر محمول کرتے ہوئے حذف کیا گیا

س محمول یا حمل کا کیا مطلب ہے؟

Marfat.com

ج اس کا مطلب یہ ہے اَلْحَمْلُ تَشْرِيْكُ لَفْظٍ بِلَفْظٍ آخَرَ فِي حُكْمٍ مِّنَ الْاَحْكَامِ بَعْدَ وِجْدَانِ الْمُنَاسَبَةِ بَيْنَهُمَا ۔

ترجمہ جب دو لفظوں کے درمیان کوئی مناسبت پائی جائے تو ان میں سے ایک لفظ کے کسی حکم کو دوسرے لفظ پر بھی نافذ کر دینا۔

س یہاں کیا مناسبت ہے؟

ج سورۃ نمل کی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور عام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم دونوں کامل ہیں اور یہی مناسبت ہے

س اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں ہمزہ کو لکھنے میں کیوں حذف نہیں کیا گیا؟

ج یہاں بِسْمِ اللّٰهِ کامل نہیں ہے (۱)

س ہمزہ وصلی کو وصلی کیوں کہتے ہیں؟

ج ۱ وصل کا لغوی معنی اتصال یعنی ملنا ہے اور یہ ہمزہ کلام کے درمیان میں آنے کی صورت میں جب گر جاتا ہے تو اپنے ما قبل اور مابعد کو آپس میں ملا دیتا ہے

۲ وصل کا ایک معنی پہنچنا ہے یہ ہمزہ بھی متکلم کو اس کے مقصد تک پہنچاتا ہے مثلاً اِضْرِبْ کو تَضْرِبُ سے بناتے ہیں تاء کو گرانے کے بعد شروع میں ہمزہ وصل لگاتے ہیں اگر یہ ہمزہ نہ لگائیں تو متکلم امر کا صیغہ استعمال نہیں کر سکتا

---

۱ یعنی صرف لفظ بِسْمِ رَبِّكَ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مکمل نہیں ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

س ہمزہ قطعی کو قطعی کیوں کہتے ہیں؟

ج قطع کا لغوی معنی کاٹنا اور جدا کرنا ہے چونکہ یہ ہمزہ کلام کے درمیان میں آنے کی صورت میں نہیں گرتا لہذا اپنے ما قبل اور مابعد کو ایک دوسرے سے جدا رکھتا ہے اس لئے اسے ہمزہ قطعی کہتے ہیں

قانون نمبر ۱۶— (علامتِ مضارع کو ضمہ دینا)

ہروہ ماضی جو چار حرف والی ہو اس کے مضارع معروف میں حروف اَتَینَ کو ضمہ دینا واجب ہے

وضاحت اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں چار حرف ہوں، چاہے تمام اصلی ہوں یا ایک زائد ہو اور باقی اصلی ہوں تو اس باب کے مضارع معروف میں علامت مضارع کو ضمہ دینا واجب ہے جیسے

اَکْرَمَ یُکْرِمُ، کَرَّمَ یُکَرِّمُ، ضَارَبَ یُضَارِبُ، دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ

س علامتِ مضارع کو فتحہ کیوں نہیں دیتے؟

ج اگر بابِ اِفْعَال کے مضارع معلوم میں علامتِ مضارع کو فتحہ دیں تو ثلاثی مجرد کے باب فَعَلَ یَفْعِلُ کے مضارع سے التباس لازم آتا ہے جیسے یَضْرِبُ اور یُکْرِمُ میں فرق نہیں ہو سکے گا۔

Marfat.com

س اس ایک باب میں علامت مضارع کو فتحہ دینے سے التباس لازم آتا ہے باقی ابواب میں فتحہ دے دیتے؟

ج دو سرے بابوں کو اس باب پر محمول کیا ہے اور ان کے درمیان مناسبت یہ ہے کہ جس طرح باب افعال کی ماضی میں چار حرف ہیں اسی طرح باقی بابوں کی ماضی بھی چار حرفی ہے

س قلیل کو کثیر پر محمول کرتے ہیں یہاں کثیر کو قلیل پر کیوں محمول کیا گیا؟

ج یہ بھی جائز ہے

س اگر اس صورت میں علامات مضارع کو کسرہ دے دیتے تو کیا حرج تھا؟

ج کسرہ دینے کی صورت میں واحد مذکر غائب کے صیغوں میں تین کسروں کا مسلسل آنا لازم آتا کیونکہ یاء دو تقدیری کسروں کے برابر ہے

س واحد مذکر غائب کے صیغے کے علاوہ دوسرے صیغوں میں یہ خرابی لازم نہیں آتی وہاں کسرہ دے دیتے؟

ج ان صیغوں کو واحد مذکر غائب کے صیغے پر محمول کیا ہے اور مناسبت یہ ہے کہ مضارع کے یہ تمام صیغے ایک ہی ماضی سے آتے ہیں

س یہاں بھی آپ نے کثیر کو قلیل پر محمول کیا حالانکہ قلیل کو کثیر پر محمول کیا جاتا ہے؟

ج یہ جائز ہے

قانون نمبر ۱۷ — (مضارع معلوم کے آخر سے پہلے حرف کی حرکت)

جس باب کی ماضی کے شروع میں تاء زائدہ مطردہ ہو اس کے مضارع معروف میں آخر سے پہلے حرف کو فتحہ دیتے ہیں اگر ایسا نہ ہو تو کسرہ دیتے ہیں لیکن ثلاثی مجرد کے باب اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ ماضی میں یا تو تاء بالکل نہیں ہوگی جیسے اَکْرَمَ یا ہوگی لیکن شروع میں نہیں ہوگی جیسے اِکْتَسَبَ اور یا شروع میں ہوگی جیسے تَضَارَبَ اگر تاء زائدہ مطردہ شروع میں ہو تو مضارع معروف کے آخر سے ماقبل حرف کو فتحہ دینا واجب ہے جیسے تَصَرَّفَ تَضَارَبَ تَدَحْرَجَ سے مضارع یَتَصَرَّفُ یَتَضَارَبُ یَتَدَحْرَجُ آتا ہے تو مضارع میں آخر سے پہلے حرف پر فتحہ پڑھنا واجب ہے۔ اگر ماضی میں تاء بالکل نہ ہو۔ جیسے اَکْرَمَ اور کَرَّمَ یا تاء ہو لیکن شروع میں نہ ہو جیسے اِکْتَسَبَ اور اِسْتَخْرَجَ تو ان دونوں صورتوں میں مضارع معلوم کے آخر سے پہلے حرف کو کسرہ دینا واجب ہے جیسے یُکْرِمُ، یَکْتَسِبُ، ...

Marfat.com

س کیا ثلاثی مجرد کے بابوں کیلئے بھی یہی قاعدہ ہے؟

ج نہیں بلکہ ثلاثی مجرد کے جن بابوں میں مضارع معلوم کے آخر کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے وہاں ماضی کے شروع میں تاء کی کوئی قید نہیں ہے جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ - مَنَعَ یَمْنَعُ یہاں مضارع کے آخر کا ماقبل مفتوح ہے لیکن ماضی کے شروع میں تاء نہیں ہے

س قانون میں تاء زائدہ کی قید لگانے کا کیا فائدہ ہے؟

ج یہ قید اصلی تاء کو نکالنے کیلئے لگائی گئی ہے جیسے تَدَارَکَ یَتَدَارِکُ میں مضارع کے آخر کا ماقبل مکسور ہے کیونکہ ماضی کی تاء اصلی ہے زائدہ نہیں

س مطردہ کی قید لگانے کا کیا فائدہ ہے؟

ج یہ قید لگاکر شاذ تاء کو نکال دیا جیسے باب تَفَاعُلْ اور تَفَعُّلْ کے شروع میں ایک اور تاء کا اضافہ کر کے تَتَقَطَّعَتْ اور تَشَّابَہَتْ پڑھتے ہیں (یہاں ایک تاء کو شین سے بدل کر ادغام کیا) تو یہاں تاء غیر مطردہ ہے اس لئے قانون جاری نہیں ہو گا

س لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان مثالوں میں قانون جاری ہوا ہے کیونکہ مضارع کے آخر کا ماقبل مفتوح پڑھا جا رہا ہے

ج چونکہ یہاں دوسری تاء مطردہ ہے اس لئے قانون جاری کیا گیا

قانون نمبر ۱۸

تائے مضارعت کا حذف

جب تائے مضارعت باب تَفَعُّل یا تَفَاعُل یا تَفَعْلُل کی تاء پر داخل ہوتی ہے تو مضارع معروف میں ایک تاء کو گرانا جائز ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ باب تَفَعُّل تَفَاعُل اور تَفَعْلُل کے مضارع معروف پر جب تاء 'علامت مضارع کے طور پر داخل ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے چونکہ کلمہ ثقیل ہو جاتا ہے لہٰذا ان دونوں میں سے ایک تاء کو گرانا جائز ہے' جیسے تَتَصَرَّفُ' تَتَضَارَبُ' تَتَدَحْرَجُ کو تَصَرَّفُ' تَضَارَبُ' تَدَحْرَجُ پڑھتے ہیں

س ان دونوں تاء میں سے کون سی تاء کو حذف کیا جاتا ہے؟

ج اس سلسلے میں صرفیوں کا اختلاف ہے بعض صرفی دوسری تاء کو حذف کرتے ہیں کیونکہ پہلی تاء (مضارع کی) علامت ہے اور علامت کو حذف نہیں کیا جاتا جبکہ بعض صرفی پہلی تاء کو حذف کرتے ہیں کیونکہ دوسری تاء باب کی علامت ہے اور باب کی علامت زیادہ مقصود ہے

س تاء کو حذف کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

Marfat.com

ج چونکہ ایک جنس کے دو حرف ایک کلمہ میں جمع ہونے سے کلمہ ثقیل ہو جاتا ہے اس لئے ان میں سے ایک کو حذف کر دیتے ہیں اور یہاں بہت ثقیل ہے کیونکہ ایک جنس کے دو حروف جمع ہوئے وہ بھی کلمہ کے شروع میں اور خاص طور پر یہ کہ وہ دونوں تاء ہیں اس لئے ثقل پیدا ہو گیا

س یہ وجہ مضارع مجہول میں بھی پائی جاتی ہے وہاں کیوں نہیں حذف کرتے؟

ج اگر بابِ تَفَعُّلْ کے مضارع مجہول میں دوسری تاء کو حذف کریں تو باب تفعیل سے التباس لازم آتا ہے (۱) اگر باب تَفَاعُلْ میں دوسری تاء کو حذف کریں تو باب مُفاعَلَہ کے ساتھ التباس لازم آتا ہے (۲) اور باب تَفَعْلُلْ کی دوسری تاء کو حذف کیا جائے تو باب فَعْلَلَۃٌ کے مضارع مجہول کیساتھ التباس لازم آتا ہے اس لئے حذف نہیں کرتے (۳)

س یہ التباس دوسری تاء کو حذف کرنے سے لازم آتا ہے آپ پہلی تاء کو حذف کر دیں

---

۱ یعنی تُتَقَبَّلُ کی دوسری تاء کو حذف کرنے سے تُقَبَّلُ ہو جائے گا جو باب تَفعیل کا مضارع مجہول ہے ۱۲ ہزاروی

۲ تُتَضَارَبُ کی دوسری تاء کو حذف کرنے سے تُضَارَبُ ہو گا جو بابِ مُفَاعَلَہ کا مضارع مجہول ہے ۱۲ ہزاروی

۳ تُتَدَحْرَجُ کی دوسری تاء کو حذف کرنے سے تُدَحْرَجُ ہو جائے گا جو باب فَعْلَلَۃٌ یعنی دَحْرَجَ کا مضارع مجہول ہے ۱۲ ہزاروی

ج اگر پہلی تاء کو حذف کریں تو اسی باب کے مضارع سے اس صورت میں التباس آئے گا جب مضارع معروف کی ایک تاء کو حذف کر دیا جائے۔ لہذا التباس سے بچتے ہوئے مضارع مجہول میں تاء کو حذف ہی نہیں کرتے (۱)

قانون نمبر۱۹

(واؤ اور یاء کو باب اِفْتِعَال، تَفَاعُل، تَفَعُّل کی تاء سے بدل کر ادغام کرنا)

ہر واؤ اور یاء جو ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو اور باب اِفْتِعَال، تَفَعُّل، تَفَاعُل کے فاء کلمہ کے مقابلہ واقع ہو تو اس واؤ اور یاء کو تاء سے بدل کر ادغام کرنا واجب ہے یہ غیر اہل حجاز کے نزدیک ہے۔ اہل حجاز کے اکثر حضرات اِفْتِعَال میں اور بعض حضرات باب تَفَعُّل یا تَفَاعُل میں یہ قانون نافذ کرتے ہیں اور اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ شاذ ہے

وضاحت

جو واؤ اور یاء باب تَفَعُّل اور تَفَاعُل اور اِفْتِعَال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو اور وہ ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو تو غیر اہلِ حجاز کے نزدیک اس کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام واجب ہے

---

۱ مثلاً "تُتَدَحْرَجُ کی پہلی تاء کو حذف کیا جائے تو تَدَحْرَجُ بن جائے گا اور مضارع معروف بھی تَتَدَحْرَجُ سے تَدَحْرَجُ بنتا ہے لہذا اس طرح معروف مجہول میں امتیاز نہیں ہو گا اسی طرح تُتَقَبَّلُ سے تَقَبَّلُ اور تُتَضَارَبُ سے تَضَارَبُ ہو جائے گا یہی صورت مضارع معلوم کی حذفِ تاء میں ہے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

مثالیں ۱۔ بابِ اِفْتِعَال وَعَدَ سے اِوْتَعَدَ بنا واؤ کو تاء سے بدل کر تاء میں ادغام کیا تو اِتَّعَدَ ہو گیا (واؤ کی مثال)

یَسَرَ سے اِیْتَسَرَ بنایا پھر یاء کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کیا تو اِتَّسَرَ ہو گیا (یاء کی مثال)

۲۔ بابِ تَفَاعُل وَعَدَ سے تَوَاعَدَ بنا واؤ کو تاء سے بدل کر ادغام کیا چونکہ اب (۱) ساکن سے ابتداء نہیں ہو سکتی اس لئے شروع میں ہمزہ وصل لے آئے تو اِتَّاعَدَ ہو گیا (واؤ کی مثال)

یَسَرَ سے تَیَاسَرَ بنایا یاء کو تاء سے بدل کر ادغام کیا تو شروع میں ہمزہ وصل لے آئے تو اِتَّاسَرَ ہو گیا (یاء کی مثال)

۳۔ بابِ تَفَعُّل کی مثال وَعَدَ سے تَوَعَّدَ بنا واؤ کو تاء سے بدل کر ادغام کیا شروع میں ہمزہ وصل لے آئے تو اِتَّعَدَ ہو گیا (واؤ کی مثال) یَسَرَ سے تَیَسَّرَ بنا یاء کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کیا شروع میں ہمزہ وصل لائے تو اِتَّسَّرَ ہو گیا

نوٹ

بابِ اِفْتِعَال بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مجرد کے فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ وصل لائیں فاء کلمہ کے بعد تاء زائدہ لگائیں فاء کلمہ کو ساکن کر دیں جیسے وَعَدَ سے اِوْتَعَدَ

---

۱ یعنی ادغام کرنے کیلئے پہلے حرف کو ساکن کرنا ضروری ہے جب ساکن ہو گیا تو ابتداء بالساکن ممکن نہ رہی ۱۲ ہزاروی

۲- باب تَفَعُّل کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مجرد کے فاء کلمہ سے پہلے تاء کا اضافہ کریں اور عین کلمہ کو مشدد کر دیں جیسے وَعَدَ سے تَوَعَّدَ۔

۳- باب تَفَاعُل کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مجرد کے فاء کلمہ سے پہلے تاء لائیں فاء کلمہ کے بعد الف کا اضافہ کر دیں جیسے وَعَدَ سے تَوَاعَدَ

س واؤ اور یاء کے ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہونے کی قید کیوں لگائی ہے۔

ج یہ قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ اگر واؤ اور یاء ہمزہ سے بدل کر آئیں تو انہیں تاء سے نہیں بدلا جائیگا جیسے اِیْتَمَرَ کی یاء ہمزہ سے بدل کر آئی ہے اصل میں اِئْتَمَرَ تھا پہلے ہمزہ کے کسرہ کیوجہ سے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا تو یہاں اس یاء کو تاء سے نہیں بدلتے

س اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ جو کہ اصل میں اِیْتَخَذَ (۱) تھا اور یہ یاء ہمزہ سے بدل کر آئی ہے اسے تاء سے بدل کر ادغام کیوں کیا گیا ؟

ج یہ شاذ ہے

س کیا اس قانون پر تمام اہلِ صرف کا عمل ہے

---

۱ اِیْتَخَذَ اصل میں اِئْتَخَذَ تھا ہمزہ ساکن ... مزہ مکسور تھا اس لئے یاء سے بدلا تو اِیْتَخَذَ ہو گیا۔ ۱۲ ہزاروی۔

ج نہیں بلکہ اہل حجاز کا اس میں اختلاف ہے اکثر بابِ اِفْتِعَال میں اور بعض بابِ تَفَعُّلْ، تَفَاعُلْ میں اس قاعدہ کو استعمال کرتے ہیں۔ اور بعض ماقبل حرکت کے موافق حرف علت سے بدل کر پڑھتے ہیں جیسے اِيْتَعَدَ اصلمیں اوْتَعَدَ تھا۔

قانون نمبر ۲۰۔

(بابِ اِفْتِعَال کی تاء کو سین، شین سے بدلنا)

اگر بابِ اِفْتِعَال کے فاء کلمہ میں سین یا شین آجائے تو تاۓ اِفْتِعَال کو فاء کلمہ کی جنس سے بدلنا جائز ہے اور جنس کا جنس میں ادغام واجب ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے اگر بابِ اِفْتِعَال کا فاء کلمہ سین یا شین ہو تو تاۓ اِفْتِعَال کو فاء کلمہ کی جنس سے بدلنا جائز ہے اگر بدل دیں تو ادغام کرنا واجب ہو جائیگا۔ سَمِعَ سے بابِ اِفْتِعَال کی مثال اِسْتَمَعَ بنی تاء کو سین سے بدل کر ادغام کیا تو اِسَّمَعَ ہو گیا، شَبِهَ سے بابِ اِفْتِعَال کی ماضی اِشْتَبَهَ بن گئی تاء کو شین سے بدل کر ادغام کیا تو اِشَّبَهَ ہو گیا

س جب دو حروف قریب المخرج ہوں جنہیں مُتَقَارِبَیْن کہا جاتا ہے تو پہلے حرف کو دوسرے حرف سے بدل کر ادغام کرتے ہیں آپ

Marfat.com

نے الٹ کیوں کیا۔

ج ۱ چونکہ سین میں صفت صفیر پائی جاتی ہے یعنی اس کے تلفظ میں سیٹی کی آواز آتی ہے اگر اسے تاء سے بدلتے تو یہ صفت گم ہو جاتی ہے

۲ کیونکہ صفت صفیری نہایت پسندیدہ ہے اس لئے اسے باقی رکھنا ضروری تھا

۳ عین کا مخرج بڑا ہے اور تاء کا مخرج چھوٹا ہے اس لئے چھوٹے مخرج والے کو بڑے مخرج والے حرف سے بدلا

س شین کے بارے میں یہی اعتراض ہے کہ اسے تاء سے کیوں نہیں بدلا جبکہ شین پہلا اور تاء دوسرا حرف ہے

ج شین حروف ضُوِیَ مِشْفَرُ میں سے ہے یہ وہ حروف ہیں جن کا دوسرے حروف میں ادغام نہیں ہوتا
ضُوِیَ مِشْفَرُ کا معنی ہے اونٹ کا ہونٹ کمزور ہو گیا

قانون نمبر ۲۱۔

(باب اِفْتِعَال کے فاء کلمہ صاد' ضاد' طاء' ظاء کی تبدیلی)

اگر باب اُفْتِعَال کے فاء کلمہ میں صاد' ضاد طاء' ظاء میں سے کوئی حروف آ جائے تو تائے اِفْتِعَالُ کو طاء سے بدلنا واجب ہے اب اگر فاء کلمہ طاء ہو تو ادغام واجب ہو گا اگر ظاء ہو تو اظہار اور

Marfat.com

ادغام دونوں جائز ہیں ادغام کی صورت میں طاء کو ظاء سے اور ظاء کو طاء سے بدلنا جائز ہے اگر فاء کلمہ کے مقابلہ میں صاد یا ضاد میں سے کوئی حرف آجائے تو اظہار اور ادغام دونوں جائز ہیں لیکن صاد اور ضاد کو طاء سے نہیں بدل سکتے بلکہ طاء کو صاد اور ضاد سے بدل کر ادغام کریں گے

وضاحت

اس قانون میں بتایا گیا ہے کہ اگر باب اِفْتِعَال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں صاد ضاد طاء ' ظاء میں سے کوئی حرف آجائے تو تاۓ اِفْتِعَال کو طاء سے بدلنا واجب ہے اور فاء کلمہ کے بارے میں تین صورتیں ہیں

۱ اگر فاء کلمہ طاء ہو تو ادغام واجب ہو گا ۔ جیسے طَلَبَ سے اِطْتَلَبَ بنا تاء کو طاء سے بدل کر ادغام کیا تو اِطَّلَبَ ہو گیا

۲ اگر فاء کلمہ کے مقابلے میں ظاء ہو تو یہاں دو صورتیں ہونگیں

۱ — ادغام ۲— اظہار

اظہار کی صورت باب اِفْتِعَال میں جیسے ظَلَمَ سے اِظْتَلَمَ بنا تو تاء کو طاء سے بدلا تو اِظْطَلَمَ ہو گیا اگر ادغام کریں تو طاء کو ظاء سے بدلیں گے اور ظاء کا ظاء میں ادغام کریں گے تو اِظَّلَمَ ہو جائیگا یا ظاء کو طاء سے بدلیں اور طاء کا طاء میں ادغام کریں تو اِطَّلَمَ ہو جائیگا اس کو تین طریقوں پر پڑھ سکتے ہیں

۱- اِظْطَلَمَ ۲- اِظَّلَمَ ۳- اِطَّلَمَ

۳ اگر فاء کلمہ صاد ضاد ہو تو اظہار اور ادغام دونوں جائز ہیں البتہ ادغام کی صورت میں صاد اور ضاد کو طاء سے نہیں بدل سکتے جیسے (صاد کی مثال) صَبَرَ سے باب اِفْتِعَال بنایا تو اِصْتَبَرَ ہو گیا تاء کو طاء سے بدلا تو اظہار کے طور پر اِصْطَبَرَ پڑھیں گے اور ادغام کی صورت میں طاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کریں گے جیسے اِصَّبَرَ

(ضاد کی مثال) ضرب سے باب اِفْتِعَال اِضْتَرَبَ بنا تاء کو طاء کیا تو اِضْطَرَبَ ہو گیا یہ اظہار کی صورت ہے طاء کو ضاد سے بدل کر ادغام کریں گے تو اِضَّرَبَ ہو جائے گا

س مُتَقَارِبَیْن میں پہلے حرف کو دوسرے حرف سے بدلتے ہیں آپ نے دوسرے حرف کو پہلے سے کیوں بدلا ؟

ج (صاد کی صورت میں) چونکہ صاد میں وصف صفیر پایا جاتا ہے اگر ہم صاد کو طاء سے بدلتے تو یہ وصف گم ہو جاتا ہے حالانکہ یہ صفت بہت پسندیدہ ہے نیز صاد کا مخرج بڑا ہے اور طاء کا مخرج چھوٹا ہے اس لئے چھوٹے مخرج والے کو بڑے مخرج والے سے بدل دیا (جواب بصورت ضاد) چونکہ ضاد ضُوِیَ بِشُفْرٍ کے مجموعہ میں سے ہے اور ان حروف کا کسی دوسرے میں ادغام نہیں ہوتا

قانون نمبر ۲۲

(بابِ اِفْتِعَال کے فاء کلمہ دال' ذال' زاء کی تبدیلی)

اگر بابِ اِفْتِعَال کے فاء کلمہ میں دال ذال زاء میں سے کوئی حرف آجائے تو تائے اِفْتِعَال کو دال سے بدلنا واجب ہے پھر دیکھیں گے اگر فاء کلمہ دال ہو تو ادغام واجب ہو گا۔ اگر ذال یا زاء ہو تو ادغام اور اظہار دونوں جائز ہیں البتہ دال کو ذال اور ذال کو دال سے بدل سکتے ہیں اور دال کو زاء سے بدلنا جائز ہے لیکن زاء کو دال سے بدلنا جائز نہیں

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر بابِ اِفْتِعَال کا فاء کلمہ دال ذال زاء میں سے کوئی ایک حرف ہو تو تائے اِفْتِعَال کو دال سے بدلنا واجب ہو گا اس کے بعد تینوں حروف کیلئے جو فاء کلمہ کی جگہ آتے ہیں الگ الگ حکم ہیں جو درج ذیل ہیں

۱ فاء کلمہ کے مقابلہ میں دال ہو تو اس صورت میں دال کا دال میں ادغام واجب ہو گا جیسے دَرَکَ سے بابِ اِفْتِعَال اِدْتَرَکَ بنا تاء کو دال کر کے دال کا دال میں ادغام کیا تو اِدَّرَکَ ہو گیا

۲ فاء کلمہ کے مقابلہ میں ذال ہو تو اس صورت میں اظہار اور ادغام دونوں جائز ہیں اور ادغام کی صورت میں ذال کو دال سے اور دال کو ذال سے بدل سکتے ہیں۔

Marfat.com

مثال اظہار — ذَکَرَ سے باب اِفْتِعَال اِذْتَکَرَ بنا تاء کو دال سے بدلا تو اِذْدَکَرَ ہو گیا

مثال ادغام - اِذْدَکَرَ کی ذال کو دال سے بدل کر ادغام کریں اور اِدَّکَرَ پڑھیں یا دال کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کریں اور اِذَّکَرَ پڑھیں دونوں طرح جائز ہے

۳ فاء کلمہ زاء ہو تو اس میں صورت ادغام اور اظہار دونوں جائز ہیں مثال زَلَفَ سے باب اِفْتِعَال اِزْتَلَفَ بنا تاء کو دال سے بدل کر اِزْدَلَفَ پڑھ سکتے ہیں یہ اظہار کی صورت ہے دال کو زاء سے بدل کر ادغام کر کے اِزَّلَفَ بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن زاء کو دال سے بدلنا جائز نہیں ہے

س مُتَقَارِبَیْن میں ادغام ہوتا ہے تو پہلے حرف کو دوسرے حرف کا ہم جنس کرتے ہیں لیکن یہاں دوسرے کو پہلے کا ہم جنس بنایا گیا ایسا کیوں کیا گیا؟

ج چونکہ زاء حروف صفیریہ میں سے ہے اگر اس کو دال سے بدلتے تو یہ صفت گم ہو جاتی حالانکہ یہ بہت مرغوب ہے نیز چونکہ زاء کا مخرج بڑا ہے اور اس کے مقابلے میں دال کا مخرج چھوٹا ہے لہذا چھوٹے مخرج والے کو بڑے مخرج والے سے بدلا گیا۔

قانون نمبر ۲۳--

باب اِفْتِعَالُ کے فاء کلمہ "ثاء" کی تبدیلی

اگر باب اِفْتِعَالُ کا فاء کلمہ ثاء ہو تو وہاں ادغام کرنا واجب ہو گا یعنی تاء کو ثاء یا ثاء کو تاء کر کے ادغام کریں گے البتہ تاء کو ثاء سے بدلنا زیادہ بہتر ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر باب اِفْتِعَالُ کا فاء کلمہ ثاء ہو تو یہاں ادغام ضروری ہو گا البتہ ادغام کی صورت یہ ہے کہ ثاء اور تاء دونوں ایک دوسرے سے بدل سکتے ہیں جیسے ثَقُلَ سے باب اِفْتِعَال اِثْتَقَلَ ہوا۔ یہاں اِثَّقَلَ یا اِتَّقَلَ دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے

س صاحبِ کتاب نے اس قانون کے سلسلے میں ایک اختلاف ذکر کیا ہے اس کی وضاحت کریں

ج مصنف نے فرمایا کہ قانونچہ کھوالی میں ادغام کو واجب قرار دیا گیا ہے جبکہ سیبویہ کے نزدیک اظہار بھی جائز ہے لہذا سیبویہ کے نزدیک اِثْتَقَلَ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

دوسرا یہ اختلاف ذکر کیا ہے کہ قانونچہ کھیوالی کے مطابق تاء کو ثاء سے بدلنا بہتر ہے جبکہ صرف کی دوسری کتابوں [1] میں ثاء کو تاء سے بدلنا زیادہ [2] فصیح (بہتر) قرار دیا ہے

س صاحب کتاب نے قانون کے متن میں بھی کوئی اختلاف کیا ہے یا نہیں

ج قانون میں تاء کو ثاء کرنا زیادہ بہتر قرار دیا گیا ہے مصنف نے فرمایا کہ تاء کا تاء میں ادغام یعنی تاء کو تاء کر کے ادغام کرنا تمام صورتوں سے بہتر ہے

قانون نمبر ۲۴۔

(بابِ اِفْتِعَالٌ کے عین کلمہ اور باب تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کے فاء کلمہ کی تبدیلی)

اگر بابِ اِفْتِعَال کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ثاء' دال' ذال' زاء' سین' شین' صاد' ضاد' طاء اور ظاء میں سے کوئی ایک حرف واقع ہو تو تائے اِفْتِعَال کو عین کلمہ سے بدلنا جائز ہے اس کے بعد جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے' اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں تاء ہو تو ادغام جائز ہے اور اگر ان حروف میں سے کوئی حرف باب تَفَعُّلٌ یا تَفَاعُلٌ کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو ان دونوں بابوں کی تاء کو فاء کلمہ کا ہم جنس بنانا

---

1 جار بردی شرح شافیہ وغیرہ میں ۱۲ ہزاروی۔

2 الصح (بہت بہتر) قرار دیا اور اس کے برعکس کو فصیح یعنی بہتر ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

جائز ہے اور ادغام کرنا واجب ہے اگر فاء کلمہ کے مقابلہ میں تاء ہو تو ادغام جائز ہے

وضاحت

اگر باب اِفْتِعَالٌ کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ثاء' دال' ذال' زاء' سین' شین' صاد' ضاد' طاء' ظاء میں سے کوئی حرف واقع ہو تو جائز ہے کہ باب اِفْتِعَالٌ کی تاء کو عین کلمہ سے بدل دیں اور پھر ادغام کرنا واجب ہو گا اور اگر باب تَفَاعُلٌ یا تَفَعُّلٌ کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں ان حروف میں سے کوئی حرف واقع ہو تو تاءے تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کو فاء کلمہ سے بدلنا جائز ہے اور ادغام واجب ہو گا البتہ باب اِفْتِعَالٌ کا عین کلمہ اور تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کا فاء کلمہ تاء ہو تو ادغام جائز ہو گا

باب اِفْتِعَالٌ کی مثال

کَثُرَ سے باب اِفْتِعَالٌ اِكْتَثَرَ بنا یہاں دو صورتیں ہونگیں یا تو اظہار کر کے اِكْتَثَرَ یَكْتَثِرُ اِكْتِثَارًا" پڑھیں گے یا تاء کو ثاء سے بدل کر ادغام کریں گے ادغام کی دو صورتیں ہیں

۱ اِكْتَثَرَ سے اِكْثَثَرَ بن گیا اب پہلے ثاء کی حرکت کاف کو دی اور ادغام کر دیا تو اِكَثَّرَ ہو گیا کاف کے متحرک ہونیکی وجہ سے ہمزہ کی ضرورت نہ رہی تو ہمزہ کو گرا دیا تو كَثَّرَ ہو گیا البتہ بعض حضرات ہمزہ کو نہیں گراتے

Marfat.com

۲ پہلی ثاء کو ساکن کر کے ادغام کیا۔ اب کاف اور ثاء دونوں ساکن جمع ہوئے چونکہ ساکن کو کسرہ کی حرکت دیتے ہیں لہٰذا کاف کو کسرہ کی حرکت دی تو اِكِثَّرَ ہو گیا ہمزہ کی ضرورت نہ رہی تو گرا دیا اور كِثَّرَ ہو گیا البتہ بعض حضرات ہمزہ کو نہیں گراتے اب صورت یہ ہوگی

ماضی معروف	اِكْتَثَرَ، اِكَثَّرَ، كَثَّرَ، اِكِثَّرَ، كِثَّرَ
مجہول	اُكْتُثِرَ، اُكُثِّرَ، كُثِّرَ، اُكِثِّرَ، كِثِّرَ
مضارع معروف	يَكْتَثِرُ، يَكَثِّرُ، يَكِثِّرُ
اسم فاعل	مُكْتَثِرٌ، مُكَثِّرٌ، مُكِثِّرٌ، مُكُثِّرٌ (۱)
اسم مفعول	مُكْتَثَرٌ، مُكَثَّرٌ، مُكِثَّرٌ، مُكُثَّرٌ
مصدر	اِكْتِثَارًا، كِثَّارًا، اِكِثَّارًا، اِكَثَّارًا، اِكِثَّارًا (2)
امر حاضر	اِكْتَثِرْ، اِكَثِّرْ، كَثِّرْ، اِكِثِّرْ، كِثِّرْ۔

---

۱ مُكُثِّرٌ یعنی اسم فاعل اور اسم مفعول میں ایک ایک صورت اور جائز ہے وہ یہ کہ کاف کو میم کی تابعداری کی وجہ سے ضمہ دے دیا جائے ۱۲ ابزاردی

۲ مصدر میں پانچ صورتیں اس طرح بنتی ہیں
(۱) اصل پر رہنے دیں تو اِكْتِثَارًا پڑھیں گے (۲) تاء کو ثاء سے بدل کر ادغام کریں تو ثاء کی حرکت کاف کو دیں گے اور ہمزہ کو حذف کر دیں گے اس طرح كِثَّارًا پڑھیں گے (۳) اگر دوسری صورت میں ہمزہ کو حذف نہ کریں تو اِكِثَّارًا پڑھیں گے
نوٹ - اگر تاء کی حرکت کاف کو نہ دیں بلکہ اسے گرا دیں تو اب کاف کو کسرہ دیں گے یا فتح؟ اگر کسرہ دیں تو دوسری اور تیسری صورت ہوگی
(۴) اور اگر تاء کی حرکت گرا کر فتح دیں اور ہمزہ کو گرا دیں تو كَثَّارًا پڑھیں گے (۵) اور چوتھی صورت میں ہمزہ کو نہ گرائیں تو اِكَثَّارًا پڑھیں گے

Marfat.com

باقی حروف سے اسی طرح ماضی وغیرہ بنائی جائیگی یعنی قَدَرَ، عَذَرَ، عَزَلَ، کَسَبَ، نَشَرَ، نَصَرَ، غَضِبَ، خَطَبَ، نَظَمَ، قَتَلَ، سے باب اِفْتِعَالٌ بناکر قانون نافذ کیا جائے

مثال بابِ تفعلٌ اور تفاعُلٌ

ثَقُلَ سے بابِ تَفَعَّلَ تَثَقَّلَ اور تفاعُلَ تثاقل بنا اب تاء کو ثاء کر کے ادغام کریں تو شروع میں حرف ساکن ہو جاتا ہے اور اس سے ابتداء ناممکن ہے لہذا ہمزہ داخل کر کے اِثَّقَلَ اور اِثَّاقَلَ پڑھیں گے باقی حروف سے اسی طرح بنا سکتے ہیں۔ یعنی دَرَکَ، ذَکَرَ، زَلَفَ، سَمِعَ، شَبِہَ، صَبَرَ، ضَرَبَ، طَلَبَ، ظَلَمَ اور تَرَکَ سے باب تَفَعُّلٌ اور تفاعُلٌ بناکر تاء کو فاء کلمہ سے بدل کر ادغام کریں یا نہ بدلیں اظہار کے طور پر پڑھیں دونوں طرح جائز ہیں۔

س ۱ تاء کو الگ کیوں ذکر کیا ؟

ج چونکہ تاء کا حکم الگ ہے کیونکہ اس صورت میں تائے اِفْتِعَال اور تائے تَفَعُّلٌ اور تفاعُلٌ کو نہیں بدلتے نیز یہاں ادغام واجب نہیں بلکہ جائز ہے اس لئے الگ ذکر کیا۔

س ۲ ادغام کی صورت میں باب اِفْتِعَال کے ہمزہ کو گرانے اور نہ گرانے کی کیا وجہ ہے ؟

ج جو حضرات گراتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ اب بعد والے حرف کے متحرک ہو جانے کی وجہ سے اس کی ضرورت نہیں

Marfat.com

اور جو نہیں گراتے وہ کہتے ہیں فاء کلمہ کی حرکت عارضی ہونے کی وجہ سے وہ سکون کے حکم میں ہے لہذا ہمزہ وصلی کی ضرورت باقی ہے

قانون نمبر ۲۵—

حروف شمسی پر الف لام کا داخل ہونا

اگر لامِ اَلْ کے بعد تاء' ثاء' دال' ذال' زاء' راء' سین' شین' صاد' ضاد' طاء' ظاء' نون میں سے کوئی حرف آئے تو لامِ اَلْ کو مابعد کی جنس کر کے ادغام کرنا واجب ہے_ اور اگر ان میں سے کوئی حرف ایسے لام کے بعد آئے جو "ال" کا لام نہیں ہے تو لام کو ما بعد کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے البتہ راء ہو تو یہاں لام کو راء سے بدلنا اور ادغام کرنا دونوں باتیں واجب ہیں

وضاحت

حروف دو قسم کے ہیں

(۱) حروفِ شمسی (۲) حروفِ قمری

۱ حروف شمسی یہ ہیں تاء' ثاء' دال' ذال' زاء' راء' سین' شین' صاد' ضاد' طاء' ظاء' نون

۲ ان کے علاوہ حروف قمری ہیں

Marfat.com

حروفِ شمسی کا قاعدہ

قاعدہ یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی حرف "ال" کے لام کے بعد آئے تو لام کو اس کا ہم جنس کر کے ادغام کرنا واجب ہو گا جیسے التاء اصل میں التاء تھا لام کو تاء کر کے تاء میں ادغام کر دیا

نوٹ باقی حروف کو اسی پر قیاس کر لیں

اور اگر ان میں سے کوئی حرف ایسے لام کے بعد واقع ہو جو "ال" کا لام نہ ہو تو راء کے علاوہ باقی حروف میں اظہار بھی جائز ہے اور مابعد کا ہم جنس بنانا بھی - لیکن اس صورت میں ادغام واجب ہو گا جبکہ راء کی صورت میں لام کو را سے بدلنا اور ادغام دونوں واجب ہیں جیسے هَتَّاءُ اصل میں هَلْتَاءُ تھا لام کو تاء سے بدل کر ادغام کیا تو هَتَّاءُ ہو گیا قُل رَّبِّ اغْفِرْ اصل میں قُلْ رَبِّ اغْفِرْ تھا لام کو راء سے بدل کر ادغام کیا

نوٹ هَنُّوْنُ اصل میں هَلْنُوْنُ ہے اسے هَنُّوْنُ پڑھ سکتے ہیں لیکن یہ قبیح ہے

س ۱ بَلْ رَانَ میں لام کو راء سے بدلتے ہیں یا نہیں ؟

ج اس سلسلہ میں قرّاء اور اہلِ صَرف میں اختلاف ہے صرفی یہاں ادغام کرتے اور قاری صاحبان سکتہ کرتے ہیں

س ۲ سکتہ کسے کہتے ہیں ؟

ج امامِ حفص نے اس کی تعریف یوں کی ہے کہ ادغام اور اظہار کے درمیان پڑھنا سکتہ ہے

س ۳ حروفِ شمسی کو شمسی کیوں کہتے ہیں ؟

ج چونکہ سُورج کی موجودگی میں ستارے چُھپ جاتے ہیں اور ان حروف کی موجودگی میں لام تعریف چُھپ جاتا ہے۔ اس مشابہت کی وجہ سے ان حروف کو حروفِ شمسی کہتے ہیں

س ۴ حروفِ قمری کو قمری کیوں کہتے ہیں ؟

ج چونکہ چاند کی موجودگی میں ستارے چُھپتے نہیں اسی طرح حروف قمری کی موجودگی میں اَلْ کا لام نہیں چُھپتا بلکہ ظاہر رہتا ہے اس لئے ان حروف کو حروفِ قمری کہتے ہیں

Marfat.com

قوانین و تعلیلات ابوابِ مثال

تعلیل عِدَۃٌ اصل میں وِعْدٌ تھا یا وِعْدَۃٌ اس میں تعلیل کی چار صورتیں ہیں

نمبر ا عِدَۃٌ اصل میں وِعْدٌ تھا واؤ پر کسرہ ثقیل تھا نقل کر کے بعد والے حرف کو دیا واؤ کو حذف کر کے آخر میں تاء لائے اور ماقبل کو فتحہ دیا عِدَۃٌ ہو گیا

نمبر ۲ عِدَۃٌ اصل میں وِعْدٌ تھا واؤ پر کسرہ ثقیل تھا واؤ کو اس کی حرکت سمیت گرا دیا اس کے بدلے آخر میں تاء لائی گئی تاء کے ماقبل کو فتحہ دیا اور عین کلمہ کو کسرہ دیا کیونکہ ساکن کو جب حرکت دیجاتی ہے تو کسرہ کو حرکت دیتے ہیں عِدَۃٌ ہو گیا۔

نمبر ۳ عِدَۃٌ دراصل وِعْدَۃٌ تھا واؤ کو اس کی حرکت سمیت گرا دیا عین کلمہ کو کسرہ دیا اور آخر میں جو تاء ہے اسے واؤ کا عوض قرار دے دیا عِدَۃٌ ہو گیا۔

نمبر ۴ عِدَۃٌ دراصل وِعْدَۃٌ تھا واؤ کی حرکت نقل کر کے بعد والے حرف کو دی واؤ کو گرا دیا اور آخر میں جو تاء ہے اسے واؤ کا عوض قرار دے دیا عِدَۃٌ ہو گیا

س واؤ کی حرکت گرانے کی بجائے بعد والے حرف کو کیوں دیتے ہیں

ج چونکہ عین کلمہ کو حرکت دینا ضروری ہے اس لئے باہر سے حرکت لانے کی بجائے قریب والے حرف واؤ کی حرکت اسے دیدی

Marfat.com

س جو حضرات واؤ کو بمع حرکت کے گراتے ہیں ان کی دلیل کیا ہے

ج قاعدہ یہ ہے کہ حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں مابعد کو نہیں دیتے ساکن حرف کو کسرہ کی حرکت دینا بھی قانون کے مطابق ہے لہذا واؤ کو حرکت کے ساتھ گرا دیا جاتا ہے اور عین کلمہ کو کسرہ دیا جاتا ہے

س ضابطہ یہ ہے کہ حرف کو جس جگہ سے گرایا جاتا ہے اس کا عوض اسی جگہ لایا جاتا ہے لیکن یہاں واؤ کو شروع سے گرا کر آخر میں اس کا عوض لایا گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے

ج اگر تاء شروع میں لائی جاتی تو صورتاً تَعِدُ مضارع کے ساتھ التباس لازم آتا1

س ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ "ۃ" واؤ کے عوض لائی گئی ہے اور دوسری طرف آپ اسے اصل میں وِعْدَۃٌ قرار دیتے ہیں۔ اس طرح عوض اور معوض عنہ جمع ہو گئے حالانکہ یہ جائز نہیں ہے

ج اس "ۃ" کو واؤ کا عوض اس وقت قرار دیتے ہیں جب واؤ کو گرا دیا جاتا ہے لہذا یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا اب عوض و مُعَوَّض عَنْہُ جمع نہیں ہو رہے

---

1 مطلب یہ ہے کہ جب مصدر ... پر اعراب نہ ہو گا تو کیسے معلوم ہو گا کہ یہ مضارع ہے یا مصدر؟ مثلاً "مصدر کے شروع میں تاء لائیں تو تَعِدُ ہو گا اور مضارع بھی تَعِدُ۔ اعراب کی صورت میں امتیاز ہو سکتا ہے جب کہ اعراب نہ ہونے کی صورت میں معنوی امتیاز ہے صورت دونوں ایک جیسے ہوں گے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

قانون نمبر ۱۔

(مصدر کے فاء کلمہ واؤ کا حذف)

جو واؤ مصدر کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے مضارع معروف میں واؤ حذف ہوتی ہو تو اس واؤ کا کسرہ نقل کر کے بعد والے حرف کو دیتے ہیں پھر واؤ کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں تاء لگاتے ہیں اور یہ عمل اِقَامَۃٌ کے قاعدے کے تحت ہوتا ہے۔ اِقَامَۃٌ کا قاعدہ یہ ہے کہ جس مصدر میں التقائے تنوین کے علاوہ التقائے ساکنین کی وجہ سے کوئی حرف حذف ہو گیا ہو اس کے بدلے آخر میں تاء لانا واجب ہے لُغَۃٌ اور رِمَانَۃٌ شاذ ہیں

وضاحت

جب کسی مصدر کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں واؤ واقع ہو تو درج ذیل شرائط کے ساتھ اس واؤ کو حذف کر کے اس کی جگہ آخر میں تاء لاتے ہیں

۱ وہ مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہو

۲ اس کے مضارع معروف میں واؤ حذف ہوتی ہو

اس کی مثال عِدَۃٌ ہے جو اصل میں وِعْدٌ تھا اس کے مضارع معروف میں واؤ گر جاتی ہے۔ جیسے یَعِدُ تَعِدُ وغیرہ پڑھتے ہیں (اصل میں یَوْعِدُ تَوْعِدُ تھا) تو وِعْدٌ میں اس طرح عمل کیا گیا

نوٹ اس کی مکمل تعلیل گزر چکی ہے

س اِقَامَۃٌ کا قاعدہ کیا ہے ؟

ج اِقَامَۃٌ کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر میں جو حرف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا ہو اس کے عوض آخر میں تاء لاتے ہیں۔ جیسے اِقَامَۃٌ ، اِسْتِقَامَۃٌ اصل میں اِقْوَامٌ ، اور اِسْتِقْوَامٌ تھا۔ واوٴ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور واوٴ کو الف سے بدل دیا دو الف جمع ہو گئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک الف کو گرا دیا اور اس کے عوض آخر میں تاء لے آئے اِقَامَۃٌ اور اِسْتِقَامَۃٌ ہو گیا

نوٹ

نمبرا بعض صرفی پہلے الف کو گراتے ہیں اور بعض دوسرے الف کو گراتے ہیں

نمبر ۲ اضافت کی وجہ سے اس تاء کو گرانا بھی جائز ہے جیسے اِقَامُ الصَّلٰوۃِ ، عِدَالْاَمْرِ الَّذِیْ (اِقَامَۃٌ اور عِدَۃٌ کی تاء گر گئی)

س اِقَامَۃٌ کے قانون میں التقائے تنوین کا استثناء ہے اس کی وضاحت کریں

ج التقائے تنوین کا مطلب یہ ہے کہ ایک ساکن نون تنوین ہو اور دوسرا کوئی بھی حرف ہو تو اس صورت میں اِقَامَۃٌ والا قاعدہ جاری نہیں ہوتا مثلا "هُدًی اور مَعْنًی جو اصل میں هُدَیٌ اور مَعْنَیٌ

تھے ان میں یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے یاء کو الف سے بدلا ہُدَانٌ اور رَمَعْنَانٌ ہو گیا۔ یہاں الف کو گرا کر اس کے عوض آخر میں تاء نہیں لائے کیونکہ یہ نون 'نون تنوین اور الف التقاء تنوین کی وجہ سے گرا ہے نہ کہ علم التقاء ساکنین کی وجہ سے

س آپ نے کہا ہے کہ التقائے تنوین کی صورت میں اِقَامَةٌ کا قاعدہ جاری نہیں ہوتا۔ حالانکہ لُغَةٌ اور رِمَانَةٌ میں یہ قاعدہ جاری ہوا ہے۔ لُغَوٌ میں واؤ متحرک ماقبل مفتوح یا یاء متحرک ماقبل مفتوح اور مِئَیٌ میں یاء متحرک ماقبل مفتوح تھا۔ یعنی یہ لُغَوٌ یا لُغَیٌ اور رِمَئیٌ تھا۔ یاء کو الف سے بدلا تو لُغَانٌ اور رِمَانٌ ہو گئے پھر الف کو گرا کر اس کے عوض آخر میں تاء لاتے ہیں تو یہاں التقائے تنوین کے باوجود حرف کو گرا کر اس کے عوض آخر میں تاء لائی گئی ہے

ج یہ شاذ ہے

س وِتْدٌ اور وِزْنٌ میں واؤ کو کیوں نہیں گرایا گیا حالانکہ یہ فِعْلٌ کا وزن ہے۔

ج چونکہ یہ دونوں کلمے مصدر [1] نہیں ہیں جبکہ شرط یہ ہے کہ واؤ مصدر میں واقع ہو۔

س وَضْعٌ میں یہ قاعدہ کیوں نہیں جاری کیا گیا

---

۱ اس لئے کہ مصدر ان دونوں کلموں کا فاء کلمہ کے فتحہ سے ہے وَتْدٌ اور وَزْنٌ - ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

ج چونکہ یہ مصدر فِعْلٌ کے وزن پر نہیں بلکہ فَعْلٌ کے وزن پر ہے اگرچہ یہ واوٴ مصدر میں ہے اور مضارع میں حذف بھی ہوتی ہے

س کوئی ایسی مثال بتائیں جس میں مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہو لیکن یہ قاعدہ اس لئے جاری نہ کیا گیا ہو کہ مضارع میں واوٴ حذف نہیں ہوتی

ج صاحبِ کتاب نے ایک فرضی مثال بیان کی ہے [1] "یعنی وَجْلٌ کو وِجْلٌ فرض کیا ہے اور چونکہ اس کے مضارع میں واوٴ نہیں گرتی لہذا مصدر میں بھی واوٴ کو نہیں گرایا گیا"

نوٹ کافی تلاش کے باوجود لغات میں کوئی ایسی مثال نہیں ملی جس میں مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور مضارع میں فاء کلمہ واوٴ کو حذف نہ کیا گیا ہو

واللّٰہ اعلم بالصواب

تعلیل مِیْعَادٌ اصل میں مِوْعَادٌ تھا واوٴ ساکن مظہر [2] اور اس کا ماقبل مکسور ہے اس واوٴ کو یاء سے بدلا مِیْعَادٌ ہو گیا

---

۱ صاحبِ کتاب نے وِجْلٌ مثال دی ہے اور ساتھ بیان کیا ہے کہ اگر کوئی مثال ایسی مل جائے تو بہتر ورنہ مثال فرضی ہوگی چونکہ ایسی مثال نہیں مل رہی لہذا فرضی ہی کہنا چاہیے ۱۲ ہزاروی

۲ مظہر سے مراد وہ ساکن حرف ہے جو مدغم نہ ہو جیسے مِوْعَادٌ میں واوٴ ہے ۱۲ ہزاروی

نوٹ مُشَدَّد کا پہلا حرف ساکن ہوتا ہے لیکن وہ مدغم ہے مظہر نہیں جیسے اِجْلِوَّاذٌ میں پہلی واوٴ ساکن مدغم ہے ۱۲ ہزاروی

قانون نمبر ۲ (واؤ کو یاء سے بدلنا)

ہر واؤ ساکن مظہر جو باب اِفْتِعَالٌ کے علاوہ فاء کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ اسے حرکت دینے کا سبب نہ پایا جائے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر فاء کلمہ کے مقابلہ میں واؤ واقع ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو درج ذیل شرطوں کے پائے جانے کی صورت میں اس کو یاء سے بدلنا واجب ہوگا

نمبر ۱ وہ واؤ مظہر ہو مدغم نہ ہو

نمبر ۲ وہ بابِ اِفْتِعَالٌ کے فاء کلمہ میں نہ ہو

نمبر ۳ اسے حرکت دینے کا کوئی سبب بھی نہ پایا جاتا ہو

مثال مِوْعَادٌ میں واؤ ساکن مظہر ہے باب اِفْتِعَالٌ کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہیں ہے اس کا ماقبل مکسور ہے اور اسے حرکت دینے کا کوئی سبب بھی نہیں ہے لہٰذا اسے یاء سے بدل کر مِیْعَادٌ پڑھتے ہیں

نوٹ عِوَضٌ میں واؤ کو یاء سے اس لئے نہیں بدلتے کہ یہ متحرک ہے۔ اِجْلِوَّاذٌ میں واؤ کو یاء سے اس لئے نہیں بدلتے کہ یہ مظہر نہیں بلکہ مدغم ہے۔ اِوْتَعَدَ کی واؤ کو یاء سے اس لئے نہیں بدلتے کہ یہ باب اِفْتِعَال کے فاء کلمہ میں ہے۔ قَوْلٌ اور قَوْلَ میں واؤ کو یاء سے اس لئے نہیں بدلتے کہ اس کا ماقبل مکسور نہیں ہے۔ اِوْزَزَۃٌ میں واؤ کو یاء سے اس لئے نہیں بدلتے کہ یہاں حرکت دینے کا

سبب موجود ہے یعنی جب زاء کا زاء میں ادغام کیا جائے تو پہلی زاء کی حرکت واؤ کو دیکر ادغام کر کے اِوَزَّۃٌ پڑھتے ہیں۔

تعلیل وَعَدَتَّ اصل میں وَعَدْتَ تھا تاء اور دال قریب المخرج اکٹھے ہو گئے دال کو تاء سے بدل کر تاء میں ادغام کر دیا وَعَدَتَّ ہو گیا

قانون نمبر ۳

(دال ساکن کو تائے متحرک سے بدل کر ادغام کرنا)

ہر وہ دال جو ساکن ہو اور اس کے بعد تائے متحرک ہو لیکن وہ اِفْتِعَالٌ کی تاء نہ ہو تو دال کو تاء کر کے تاء میں ادغام کرنا واجب ہے اور اگر اس کے الٹ ہو تو ادغام اس کے برعکس ہو گا

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر دال ساکن کے بعد تاء متحرکہ آجائے بشرطیکہ وہ باب اِفْتِعَالٌ کی تاء نہ ہو تو اس دال کو تاء سے بدل کر تاء میں ادغام کرنا واجب ہو گا۔ جیسے وَعَدْتَ کے دال کو تاء سے بدل کر تاء میں ادغام کرتے ہیں اور وَعَدَتَّ پڑھتے ہیں

س عِدَۃٌ اور وَعَدَتْ میں قانون کیوں نہیں جاری ہوتا ؟

ج عِدَۃٌ میں دال اور تاء دونوں متحرک ہیں او وَعَدَتْ میں دال متحرک اور تاء ساکن ہے لہذا قانون کی شرط یعنی دال ساکن اور اس کے بعد تائے متحرکہ کا ہونا نہیں پائی جاتی

Marfat.com

س اِدْتَرَکَ میں دال ساکن ہے اور اس کے بعد تاء متحرک ہے اس کے باوجود قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا ؟

ج چونکہ یہ تاء بابِ اِفْتِعَال کی تاء ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ بابِ اِفْتِعَال کی تاء نہ ہو

س مَکَتَ دَاعٍ اور قَالَتِ ادْعُوْا میں قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا ؟

ج مَکَتَ دَاعٍ میں دال اور تاء دونوں متحرک ہیں اور قَالَتِ ادْعُوْا میں تاء متحرک اور دال ساکن ہے اور یہ دونوں قانون کے خلاف ہیں۔

س درعکس عکس است کا کیا مطلب ہے۔

ج اس کا مطلب یہ ہے کہ تاء ساکن پہلے ہو اور دال متحرک بعد میں ہو تو تاء ساکن کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کریں گے چونکہ یہاں حرکت اور سکون کے اعتبار سے قاعدہ کے الٹ ہے لہذا حرف کی تبدیلی اور ادغام کے اعتبار سے بھی قاعدہ کے الٹ جاری ہو گا جیسے فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰہَ میں تاء پہلے ہے اور ساکن ہے جبکہ دال بعد میں ہے اور متحرک ہے اس لئے تاء کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کریں گے

Marfat.com

قانون نمبر ۴

(واؤ کو ہمزہ سے بدلنا)

جو واؤ مضموم یا مکسور کلمہ کے شروع میں واقع ہو اور اس کے بعد واؤ متحرک نہ ہو اس واؤ کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ کلمہ کے شروع میں واؤ مضموم یا مکسور ہو اور اس کے بعد یا تو واؤ بالکل نہ ہو بلکہ کوئی دوسرا حرف ہو یا واؤ ہو لیکن ساکن ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے اور اگر اس کے بعد واؤ متحرک ہو تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہو گا

مثالیں ا۔ وُعِدَ اور وُجُوْہٌ کو اُعِدَ اور اُجُوْہٌ پڑھ سکتے ہیں یہاں واؤ مضموم ہے اور اس کے بعد واؤ نہیں

۲ وِشَاحٌ اور وِسَادَۃٌ کو اِشَاحٌ اور اِسَادَۃٌ پڑھنا جائز ہے۔ یہاں واؤ مکسور ہے اور اس کے بعد واؤ نہیں

۳ وُوْرِیَ کو اُوْرِیَ پڑھنا جائز ہے یہاں واؤ مضموم ہے اور اس کے بعد واؤ ساکن ہے

نوٹ اگر شروع میں واؤ مکسور ہو تو اس کے بعد واؤ ساکن نہیں آ سکتی لہذا اس کی مثال نہیں دی گئی

س کیا وَعَدَ کو اَعَدَ پڑھ سکتے ہیں ؟

ج نہیں کیونکہ یہ واؤ مفتوح ہے

س دَلْوٌ اور بِدَلْوٍ میں واؤ مضموم اور مکسور ہے کیا اسے ہمزہ سے بدلا جا سکتا ہے

ج نہیں کیونکہ یہ واؤ کلمہ کے آخر میں ہے ہمزہ سے بدلنے کیلئے واؤ کا شروع میں ہونا شرط ہے

س وُوَيْعِدُ اور وُوَيْعِدَةٌ میں پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنے کا کیا حکم ہے

ج یہاں پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے کیونکہ یہ دوسری واؤ متحرک ہے اور قانون جوازی کے لئے قاعدہ یہ ہے کہ دوسری واؤ متحرک نہ ہو چونکہ یہاں متحرک ہے لہذا بدلنا واجب ہے (۱)

قانون نمبر ۵۔

(واؤ کو ہمزہ سے بدلنا)

جو واؤ مضموم مخفف ہو اس کا ضمہ لازمی ہو اور عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو مضارع کے علاوہ اسے ہمزہ سے بدلنا جائز ہے

وضاحت

اگر واؤ مضموم عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور درج ذیل شرائط پائی جائیں تو اس واؤ کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔

۱۔ وہ واؤ مخفف ہو یعنی مشدد نہ ہو

۲۔ اس کا ضمہ لازمی ہو عارضی نہ ہو

---

۱ لیکن یہاں قاعدہ نمبر ۸ جاری ہو گا یہ قاعدہ جاری نہیں گا کیونکہ یہ جواز سے متعلق ہے جبکہ یہاں واؤ کو بدلنا واجب ہے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

۳— یہ واؤ مضارع میں نہ ہو

جیسے اَدْوُرٌ کو اَدْءُرٌ پڑھنا جائز ہے کیونکہ یہ واؤ مضموم ہے اور مخفف بھی ہے ضمہ لازمی ہے عین کلمہ کے مقابلہ میں بھی ہے اور مضارع کا صیغہ بھی نہیں ہے

س تُفَاوِتُ اور تُفَاوَتُ میں واؤ کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج اس لئے یہ واؤ مکسور ہے یا مفتوح ہے

س تَقَوُّلٌ اور تَعَوُّذٌ میں واؤ کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلا جاتا ؟

ج یہ واؤ مشدد ہے جبکہ شرط یہ ہے کہ وہ مخفف ہو

س دَاوُوْنَ کی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا کیوں جائز نہیں ؟

ج یہ ضمہ اصلی نہیں بلکہ عارضی ہے ۔ کیونکہ دَاوُوْنَ اصل میں دَاوِیُوْنَ تھا یاء پر ضمہ ثقیل تھا واؤ کا کسرہ گرا کر ضمہ اسے دیدیا اب یاء ساکن ماقبل مضموم ہے یاء کو واؤ سے بدلا دو واؤ ساکن جمع ہوئے ایک واؤ کو گرا دیا دَاوُوْنَ ہو گیا گویا یہاں واؤ پر جو ضمہ ہے یہ کسرہ کی جگہ آیا ہے لہذا یہ عارضی ہے

س دَلْوٌ میں واؤ کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج یہ دلو لام کلمہ کے مقابلہ ہے جبکہ قاعدہ یہ ہے کہ عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو

س تَرَهْوُكٌ (۱) میں واؤ ہمزہ سے کیوں نہیں بدلی گئی ؟

---

۱ تَرَهْوُكٌ (اپنی چال میں موجیں مارنا)

Marfat.com

ج یہ واؤ زائدہ ہے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہیں ہے

س تَقُوْلُ میں واؤ کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج تَقُوْلُ مضارع کا صیغہ ہے اور مضارع میں یہ قانون جاری نہیں ہوتا

س یہاں اس واؤ کی مثال نہیں دی گئی جو فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور اس میں قانون جاری نہ ہو ؟

ج جو واؤ فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہو اس کا حکم گذشتہ قانون میں گذر چکا ہے

س یہ قانون اجوف سے متعلق ہے مثال میں کیوں ذکر کیا گیا

ج اس لئے کہ فاء اور عین کلمہ کا حکم ایک جیسا ہے یا یہ کہ ان دونوں قانونوں کا حکم ایک جیسا ہے یعنی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا لہذا اس مناسبت سے ان دونوں قانونوں کو اکٹھا کیا گیا

تعلیل یَعِدُ تَعِدُ اَعِدُ نَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تَوْعِدُ اَوْعِدُ اور نَوْعِدُ تھا۔ واؤ علامت مضارع مفتوحہ کے بعد اور کسرہ سے پہلے واقع ہوئی لہذا واؤ کو حذف کر دیا یعد وغیرہ ہو گیا

یَضَعُ، تَضَعُ، اَضَعُ، نَضَعُ، اصل میں یَوْضَعُ، تَوْضَعُ اَوْضَعُ، نَوْضَعُ تھا واؤ مثال واوی میں واقع ہوئی تو مَنَعَ یَمْنَعُ پر قیاس کرتے ہوئے واؤ کو حذف کر دیا یَضَعُ وغیرہ ہو گیا

Marfat.com

(مثال واوی کے فاء کلمہ کو مضارع میں حذف کرنا)

مثال واوی کا وہ باب جو مَنَعَ یَمْنَعُ کے وزن پر ہو یا اس کی ماضی نہ پائی جاتی ہو یا مضارع معروف یَفْعِلُ کے وزن پر ہو تو مضارع معروف میں فاء کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے البتہ فَعِلَ یَفْعَلُ سے مثال واوی کے دو بابوں وَسِعَ یَسَعُ اور وَطِئَ یَطَئُ میں بھی یہ قانون جاری کیا گیا ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ مثال واوی کی تین صورتیں ایسی ہیں جن کے مضارع معروف میں فاء کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے

۱۔ مثال واوی کا وہ باب جو مَنَعَ یَمْنَعُ کی طرح ہو یعنی اس کا وزن بھی یہی ہو لیکن اس میں حرف حلقی ہو جیسے وَضَعَ یَضَعُ اصل میں وَضَعَ یَوْضَعُ تھا مضارع معروف سے فاء کلمہ واؤ کو گرا دیا

۲۔ مثال واوی کا وہ باب جس کی ماضی اہلِ عرب سے نہ سنی گئی ہو جیسے یَدَعُ، یَذَرُ اصل میں یَوْدِعُ اور یَوْذِرُ تھا

۳۔ وہ مثال واوی جس کا مضارع معروف یَفْعِلُ کے وزن پر آتا ہو جیسے یَعِدُ اور یَرِمُ اصل میں یَوْعِدُ اور یَوْرِمُ تھا (بروزنِ یَفْعِلُ) واؤ کو گرا دیا

س وَسِعَ یَسَعُ اور وَطِئَ یَطَئُ دونوں بابوں کا مضارع مفتوح العین ہے یہاں واؤ کو کیوں گرایا گیا ؟

Marfat.com

ج ہم نے اہلِ عرب سے اسی طرح سنا

س واؤ کو گرانے کی کیا وجہ ہے

ج چونکہ یاء (علامت مضارع) دو کسرہ تقدیری کے برابر ہے اور واؤ دو ضمہ تقدیری کے برابر ہے اور اس کے بعد کسرہ حقیقی ہے اگر واؤ کو نہ گراتے تو دو کسرہ تقدیری سے دو ضمہ تقدیری کی طرف اور اس سے ایک کسرہ حقیقی کی طرف خروج لازم آتا اور یہ ثقیل ہے اس لئے واؤ کو گرا دیا

س یہ خرابی یَعِدُ میں تو لازم آتی ہے لیکن تَعِدُ وغیرہ میں ایسی خرابی لازم نہیں آتی پھر کیوں گرا دیا گیا ؟

ج یَعِدُ پر محمول کرتے ہوئے تَعِدُ وغیرہ میں واؤ کو گرایا گیا اور حمل کی تعریف آپ پہلے پڑھ چکے ہیں یہاں دونوں میں مناسبت یہ ہے کہ یَعِدُ اور تَعِدُ وغیرہ کی ماضی ایک ہے

س یَضَعُ یَدَعُ اور یَذَرُ جو اصل میں یَوْضِعُ یَوْدِعُ اور یَوْذِرُ تھے یہاں دو کسرہ تقدیری (یاء) سے دو ضمہ تقدیری (واؤ) کی طرف خروج لازم آتا ہے لیکن ضمہ تقدیری سے کسرہ حقیقی کی طرف خروج لازم نہیں آتا یہاں واؤ کو کیوں حذف کیا گیا؟

ج اصل میں یہ یَوْضِعُ یَوْدِعُ اور یَوْذِرُ تھا اس لئے وہ خرابی جو یَعِدُ کی صورت میں واؤ کو نہ گرانے سے لازم آتی ہے وہ یہاں بھی لازم آتی ہے

س جب یہ اصل میں یَوْضِعُ وغیرہ تھا تو آپ نے عین کلمہ کو فتحہ کیوں دیا ؟

ج حرف حلقی کی رعایت کرتے ہوئے ہم نے عین کلمہ کے کسرہ کو فتحہ سے بدل دیا

س یَذِرُ میں حرف حلقی نہیں یہاں کسرہ کو فتحہ سے کیوں بدلا ؟

ج یَدَعُ پر محمول کرتے ہوئے کیونکہ ان دونوں میں مناسبت ہے یعنی دونوں کی ماضی نہیں پائی جاتی

س کیا واؤ کو حذف کرنے کی کوئی اور بھی دلیل دی گئی ہے ؟

ج جی ہاں اس کی دلیل یہ ہے کہ واؤ کے موافق حرکت ضمہ ہے اور یہاں واؤ دو مخالف حرکتوں یعنی فتحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوئی جس کی وجہ سے تنفر پیدا ہوتا ہے (صیغہ مانوس نہ رہا) لہذا واؤ کو گرا دیا اس صورت میں یَعِدُ کے ساتھ باقی صیغے ایک ہی دلیل کے تحت آتے ہیں (۱)

س صاحب کتاب نے نوادر الاصول کے مصنف کی طرف سے ایک بات کر کے اس کے بعد ایک قانون بیان کیا جسے انہوں نے صحیح قرار دیا ہے اس کی وضاحت کریں؟

ج نوادر الاصول کے مصنف نے یہ تمام تقریر ردّ کی ہے اور فرمایا

---

۱ یعنی اس دلیل کی صورت میں تَعِدُ وغیرہ اور یَعِدُ سے واؤ کو گرانے کی دلیل ایک ہی ہے ۱۲ نزاروی

Marfat.com

ہے کہ اہل صرف نے واوَ کو حذف کرنے کے جو یہ دلائل دیئے ہیں ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے انہوں نے محض قانون کو بچانے کیلئے سب باتیں کی ہیں صرف بہتر ال کے مصنف فرماتے ہیں یہ بات پڑھنے کے بعد میں خود پریشان ہو گیا ۔ لیکن جب مولانا معزالدین صاحب کا کلام سنا تو اطمینان ہو گیا اور صحیح قانون پر اطلاع ہو گئی

س وہ صحیح قانون کیا ہے اس کی وضاحت کریں

ج وہ قانون یہ ہے کہ مثال واوی کا ہر وہ باب جس کا مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر ہو اس کے مضارع معروف میں فاء کلمہ کو مطلقاً حذف کرتے ہیں مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو یا نہ جیسے یَعِدُ اور یَرِمُ اور اگر وہ مضارع معروف یَفْعَلُ کے وزن پر ہو تو فاء کلمہ کو اس صورت میں حذف کریں گے جب اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو جیسے یَضَعُ اور یَدَعُ

س یَذَرُ میں عین یا لام کلمہ حرف حلقی نہیں ہے یہاں کیوں حذف کیا گیا ؟

ج اس کو یَدَعُ پر محمول کیا کیونکہ ان دونوں کی ماضی نہیں آتی (یعنی اہلِ عرب سے نہیں سنی گئی)

قانون نمبر ۷

(مثال واوی باب فَعِلَ یَفْعَلُ میں مضارع کی مختلف صورتیں)

مثال واوی کا ہر وہ باب جو فَعِلَ یَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور اس کا فاء کلمہ حذف نہ ہوا ہو تو مضارع معروف میں اس کی اصلی صورت کے علاوہ تین اور طریقے بھی جائز ہیں جیسے یَوْجَلُ کو یَاجَلُ یَیْجَلُ یِیْجَلُ پڑھنا جائز ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ مثال واوی کا وہ باب جو فَعِلَ یَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور اس میں فاء کلمہ حذف نہ ہوا ہو تو مضارع معروف میں اصلی صورت کے علاوہ تین اور صورتیں جائز ہیں۔

۱ واؤ کو الف سے بدل دیا جائے جیسے یَوْجَلُ سے یَاجَلُ

۲ واؤ کو یاء سے بدل دیا جائے (اور ماقبل کی حرکت ہی رہنے دی جائے) جیسے یَوْجَلُ سے یَیْجَلُ

۳ واؤ کو یاء سے بدل کر ماقبل کو کسرہ دے دیا جائے۔ جیسے یَوْجَلُ سے یِیْجَلُ

س یَقِظَ، یَیْقَظُ میں یہ قانون... ں نہیں جاری کرتے؟

ج یہ مثال یائی ہے

س وَسُمَ يَوْسُمُ میں یہ قانون کیوں جاری نہیں کرتے حالانکہ یہ مثال واوی ہے ؟

ج چونکہ یہ فَعِلَ یَفْعَلُ کے وزن پر نہیں ہے بلکہ فَعُلَ یَفْعُلُ کے وزن پر ہے

س وَسِعَ یَسَعُ میں یہ قانون کیوں نہیں جاری کرتے حالانکہ یہ مثال واوی بھی ہے اور فَعِلَ یَفْعَلُ کے وزن پر بھی ہے ؟

ج چونکہ اس کے مضارع معروف میں فاء کلمہ حذف ہوا ہے اس لئے یہاں قانون جاری نہیں ہوتا کیونکہ شرط یہ ہے کہ فاء کلمہ محذوف نہ ہوا ہو

تعلیل أُوَيْعِدٌ اور أُوَيْعِدَةٌ اصل میں وُوَيْعِدٌ اور وُوَيْعِدَةٌ تھا کلمہ کے شروع میں دو واؤ متحرک اکٹھی ہو گئیں تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا یا ایک کلمہ میں دو واؤ اکٹھی ہو گئیں دوسری واؤ حرف زائدہ سے بدلی ہوئی مدہ نہیں ہے لہذا پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا۔

قانون نمبر ۸

(دو متحرک واؤ میں سے پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا)

• اگر کلمہ کے شروع میں دو متحرک واؤ اکٹھی ہو جائیں تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے

Marfat.com

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کلمہ کے شروع میں دو واوٗ متحرک جمع ہو جائیں تو پہلی واوٗ کو ہمزہ سے بدلنا ضروری ہو گا جیسے وُوَیْعِدٌ اور وُوَیْعِدَۃٌ میں پہلی واوٗ کو ہمزہ سے بدل کر اُوَیْعِدٌ اور اُوَیْعِدَۃٌ پڑھتے ہیں اور یہ واجب ہے

س اُوْلٰی جو بصریوں کے نزدیک وُوْلٰی ہے اور کوفیوں کے نزدیک وُعْلٰی تھا ہمزہ کو واوٗ سے بدل کو وُوْلٰی بنایا گیا یہاں دوسری واوٗ ساکن ہے اس کے باوجود پہلی واوٗ کو ہمزہ سے بدلا گیا۔ کیوں؟

ج یہ شاذ ہے یا یہ کہ اس کی جمع اُوَلٌ میں واوٗ کو ہمزہ سے بدلا گیا اس لئے واحد میں بھی بدل دیا گیا

س وُوْرِیَ میں پہلی واوٗ کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے واجب کیوں نہیں ؟

ج چونکہ دوسری واوٗ متحرک نہیں اس لئے یہاں قاعدہ نمبر "۴" پر عمل ہوتا ہے یہ قاعدہ جاری نہیں ہوتا

س وَتَوٌ میں دو واوٗ ہیں قانون کیوں نہیں جاری ہوا ؟

ج قانون یہ ہے کہ دونوں واوٗ اکھٹے ہوں اور یہ الگ الگ ہیں

س اِحْوَوَا اور قَوُوَ میں دونوں واوٗ اکٹھی ہیں اس کے باوجود قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا؟

ج پہلی مثال میں دونوں واوٗ کلمہ کے درمیان[1] میں اور دوسری

---

1 کیونکہ الف تشمنہ سے پہلے واقع ہیں ۱۲ ہزاردی

Marfat.com

مثال میں کلمہ کے آخر میں ہیں جبکہ قانون یہ ہے کہ کلمہ کے شروع میں ہوں

س وَوَعَدَ میں دو واؤ اکٹھی بھی ہیں اور کلمہ کے شروع میں بھی ہیں قانون جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

ج قانون یہ ہے کہ دونوں واؤ ایک کلمہ میں ہوں اور یہاں ایک کلمہ میں نہیں ہیں یعنی پہلی واؤ عاطفہ ہے۔ صرف دوسری واؤ کلمہ کا حصہ ہے

س واؤ کو ہمزہ سے بدلنے کی ضرورت کیا ہے؟

ج دو حرف ایک جنس کے اور دونوں حرف علت خاص طور پر واؤ جو حروف علت میں سے سب سے زیادہ ثقیل ہے کلمہ کے شروع میں اکٹھے ہو گئے۔ ثقل کو ختم کرنے کیلئے ایک واؤ کو ہمزہ سے بدلنا ضروری ہے۔

س پہلی واؤ کی بجائے دوسری واؤ کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلا گیا

ج اگر دوسری واؤ کو ہمزہ سے بدلتے تو واؤ عاطفہ یا واؤ قسم کے لانے کی صورت میں بھی وہی خرابی لازم آتی یعنی ثقل باقی رہتا اس لئے پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلا گیا ہے۔

تعلیل مُوْسِرٌ اصل میں مُیْسِرٌ تھا یاء ساکن مظہر ہے اور اس کا ماقبل مضموم ہے اس یاء کو واؤ سے بدلا اور یہ بدلنا واجب ہے

Marfat.com

قانون نمبر ۹

(یاء ساکن مظہر ماقبل مضموم کو واؤ سے بدلنا)

ہر واؤ جو ساکن مظہر ہو باب اِفْتِعَالٌ کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو اس کا ماقبل مضموم ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ فُعْلیٰ صفتی اور اَفْعَلُ فَعْلَاءُ صفتی کی جمع نہ ہو، اجوف یائی کے اسم مفعول میں عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو اگر ایسی صورت ہو تو یاء کو باقی رکھتے ہوئے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہو گا۔

وضاحت — اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ یاء ساکن مظہر (غیر مشدد) ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہو گا۔ جبکہ مندرجہ ذیل شرائط پائی جائیں۔

۱ باب اِفْتِعَال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو

۲ فُعْلیٰ صفتی نہ ہو

۳ اَفْعَلُ فَعْلَاءُ صفتی کی جمع بھی نہ ہو [۱]

۴ اجوف یائی کے اسم مفعول میں عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو

نوٹ — اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو یاء کو باقی رکھتے ہوئے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں مثال مُوْسِرٌ اصل میں مُیْسِرٌ تھا اس میں تمام شرائط پائی جاتی ہیں واؤ مظہر ہے باب اِفْتِعَالٌ کا فاء کلمہ بھی نہیں ہے فُعْلیٰ صفتی بھی نہیں ہے اَفْعَلُ

---

۱ یعنی وہ افعل جس کی مونث فعلاء آتی ہے

فَعْلَاءُ صفتی کی جمع بھی نہیں ہے اور اجوف یائی کا اسم مفعول بھی نہیں لہذا یاء کو واؤ سے بدلا یُوْسَرٌ ہو گیا

س عُیُبٌ، غُیُبٌ میں یاء کا ماقبل مضموم ہے اسے واؤ سے کیوں نہیں بدلا ؟

ج یہ یاء ساکن نہیں ہے جبکہ ساکن ہونا شرط ہے

س زُیِّنَ اور رُیِّنَ میں پہلی یاء ساکن ہے اور اسکا ماقبل مضموم ہے اسے واؤ سے کیوں نہیں بدلا ؟

ج یہ یاء مشدد ہے مظہر نہیں جبکہ مظہر ہونا شرط ہے

س اُیْتُسِرَ میں یاء ساکن ہے اور اس کا ماقبل مضموم ہے یہاں قاعدہ کیوں نہیں جاری ہوا ؟

ج یہ یاء بابِ اِفْتِعَالٌ کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوئی ہے جبکہ شرط یہ ہے کہ بابِ اِفْتِعَالٌ کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو (1)

س بَیْعٌ اور بِیْعَ میں یاء ساکن ہے اسے واؤ سے کیوں نہیں بدلا

ج قانون میں یہ شرط ہے کہ یاء کا ماقبل مضموم ہو لیکن یہاں مفتوح و مکسور ہے

س حِیْکٰی اور ضِیْزٰی اصل میں حُیْکٰی اور ضُیْزٰی تھا۔ یاء کو واؤ سے بدلنے کی بجائے ضمہ کو کسرہ سے کیوں بدلا گیا ؟

ج اگرچہ تمام شرائط پائی جاتیں ہیں لیکن یہ فُعْلٰی صفتی ہے اس لئے یہاں قانون جاری نہیں ہوا۔

---

1 اس یاء میں دوسرا قانون جاری ہو گا یعنی یاء کو تاء کیا جائے گا اور تاء کا تاء میں ادغام کر کے اُتُّسِرَ پڑھا جائے گا ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

س بِیضٌ اور بِیضَانٌ اصل میں بُیضٌ اور بُیضَانٌ تھے یہاں یاء کو واؤ سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

ج یہ افعلُ فعلاءُ صفتی کی جمع ہے (۱) جبکہ شرط یہ ہے کہ افعلُ فعلاءُ صفتی کی جمع نہ ہو۔

س مَبِیعٌ جو اصل میں مَبیُوعٌ تھا۔ یہاں یاء کو واؤ سے کیوں نہیں بدلا گیا مثلاً "یاء کا ضمہ باء کو دیکر واؤ سے بدل دیتے پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک واؤ کو گرا دیتے مَبُوعٌ ہو جاتا۔

ج چونکہ یہ یاء اجوف یائی کے اسم مفعول میں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے اس لئے یہاں قانون جاری نہیں ہوتا چونکہ ضمہ یاء پر ثقیل تھا لہذا یہ ضمہ ماقبل (باء) کو دیا پھر اسے یاء کی مناسبت سے کسرہ سے بدلا یاء اور واؤ دو ساکن جمع ہوئے واؤ کو حذف کر دیا مَبِیعٌ ہو گیا (۲)

س طُوبیٰ جو اصل میں طُیبیٰ اور کُوسیٰ اصل میں کُیسیٰ تھا یہ دونوں فُعلیٰ صفتی ہیں یہاں یاء کو واؤ سے کیوں بدلا گیا؟

ج کیونکہ یہ دونوں یہاں صفت کی قید کے بغیر واقع ہوئے ہیں ان دونوں پر اسمیت غالب ہے اس لئے ان کو فُعلیٰ صفتی کی بجائے فُعلیٰ اسمی قرار دیتے ہیں (طُوبیٰ ایک جنتی درخت کا نام

---

۱ مذکر اَبیَضُ ہے جو اسم صفت ہے اور مونث بَیضَاءُ ہے۔ مذکر اور مونث دونوں کی جمع بِیضٌ ہے

۲ بعض صرفی واؤ کو حذف کرتے ہیں کیونکہ یہ زائد ہے در بعض یاء کو حذف کر کے واؤ کو یاء سے بدلتے ہیں کیونکہ واؤ مفعول کی علامت ہے اور علامت کو حذف نہیں کیا جاتا ۱۲ ہزار دی

Marfat.com

ہے اور کُوسٰی عقلمند عورت کو کہتے ہیں)

س فُعلیٰ صفتی اور فُعلیٰ اسمی میں کیا فرق ہے

ج فُعلیٰ صفتی وہ ہے جو الف لام کی قید کے بغیر صفت واقع ہو جاتی ہے اور جو الف لام کی قید کے بغیر صفت واقع نہ ہو وہ فُعلیٰ اسمی کے معنیٰ میں ہوتی ہے۔ پہلی صورت کی مثال ضِیزیٰ ہے یہ الف لام کے بغیر صفت واقع ہوئی قِسمَۃٌ ضِیزیٰ دوسری صورت کی مثال طُوبیٰ ہے کہ اسے صفت کے طور پر لانا ہو تو الف لام لانا ہوگا

س کیا وجہ ہے کہ فُعلیٰ اسمی میں یاء کو واؤ سے بدلتے ہیں فُعلیٰ صفتی میں نہیں بدلتے ؟

ج فُعلیٰ صفتی اور فُعلیٰ اسمی میں فرق کرنے کیلئے ایسا کرتے ہیں

س اگر اس کے الٹ کر دیں تو بھی فرق ہو جاتا؟

ج چونکہ صفت اپنے فعل کی طرح ثقیل ہوتی ہے اور واؤ حروف علت میں سب سے زیادہ ثقیل ہے اگر فُعلیٰ صفتی میں یاء کو واؤ سے بدلتے تو ثقلِ لفظی اور معنوی دونوں طرح لازم آتا اور یہ جائز نہیں

س ایسا کیوں نہیں کہتے کہ حِیکیٰ بروزن فِعلیٰ اپنی اصل پر ہے کیونکہ یہ وزن بھی آتا ہے جیسے عِزھیٰ (جس کے طبیعت میں خوشی نہ ہو)

ج یہ وزن یعنی فِعلیٰ بہت کم پایا جاتا ہے اور فُعلیٰ اکثر پایا جاتا ہے جیسے حُبلیٰ اور فُضلیٰ

Marfat.com

قوانین و تعلیلات ابواب اجوف

تعلیل قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا واؤ متحرک اس کا ماقبل مفتوح ہے واؤ کو الف سے بدلا قَالَ ہو گیا۔ بَاعَ اصل میں بَیَعَ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے یاء کو الف سے بدلا بَاعَ ہو گیا

قانون نمبر ۱ (واؤ اور یاء کو الف سے بدلنا)

ہر واؤ اور یاء جو متحرک ہو اس کی حرکت لازمی ہو اور اس سے پہلا حرف مفتوح ہو اور اسی کلمہ میں ہو تو اس واؤ اور یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے لیکن شرط یہ ہے کہ

۱ وہ (واؤ اور یاء) فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔

۲ ناقص کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔

۳ ناقص کے عین کلمہ کے حکم میں نہ ہو

۴ اس کے بعد ایسا مدہ زائدہ نہ ہو جس کا تحقق اور سکون لازمی ہو لیکن وہ مفید برائے معنیٰ نہ ہو

۵ اس کے بعد حرف تثنیہ نہ ہو

۶ اس کے بعد یائے مشددہ نہ ہو

۷ اس کے بعد جمع مونث سالم کا الف نہ ہو

۸ اس کے بعد نون تاکید نہ ہو

۹ وہ کلمہ فَعَلیٰ اور فَعَلَانٌ کے وزن پر نہ ہو

۱۰ اس کلمہ کے معنیٰ میں نہ ہو جس میں تعلیل نہ ہوتی ہو

۱۱ فعل غیر متصرفہ کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو

۱۲ ملحق کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو

۱۳ عین کلمہ (حرف علت) حرف صحیح سے بدل کر نہ آیا ہو

قَوَدٌ اور حَوَنَۃٌ یہ شاذ ہیں

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جو واؤ اور یاء متحرک ہو اور اس کا ماقبل مفتوح ہو تو اسے الف سے بدلنا واجب ہے۔ لیکن اس کے لئے چند شرائط ہیں ان میں سے بعض وجودی ہیں اور بعض سلبی ہیں وجودی کا مطلب یہ ہے کہ ان کا پایا جانا ضروری ہے۔ اور سلبی یعنی ان کا نہ پایا جانا ضروری ہے

وجودی شرائط

۱ واؤ اور یاء کی حرکت لازمی ہو

۲ ماقبل حرف مفتوح اسی کلمہ میں ہو دوسرے کلمہ میں نہ ہو

سلبی شرائط

۱ واؤ اور یاء فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو

۲ ناقص کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو

۳ ناقص کے عین کلمہ کے حکم میں نہ ہو

۴ اس کے بعد ایسا مدہ زائدہ نہ ہو جس کا تحقق اور سکون لازمی ہو اور وہ کسی معنی کیلئے مفید نہ ہو

۵ اس کے بعد حرف تثنیہ نہ ہو

۶ ان کے بعد حرف مشدد نہ ہو

۷ ان کے بعد جمع مونث سالم کا الف نہ ہو

۸ وہ کلمہ فَعَلَانٌ اور فَعَلیٰ کے وزن پر نہ ہو

۹ وہ کلمہ ایسے کلمہ کے معنی میں نہ ہو جس میں تعلیل نہیں ہوتی

۱۰ فعل غیر متصرفہ کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو

۱۱ ملحق کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو

۱۲ اور اس عین کلمہ کے مقابل نہ ہو جو حرف صحیح سے بدل کر آیا ہو

نوٹ قَوَدٌ اور حَوَنَۃٌ شاذ ہیں ان میں تمام شرائط پائے جانے کے باوجود قانون جاری نہیں کرتے

س قَوْلٌ اور بَیْعٌ میں قانون کیوں نہیں جاری کرتے

ج یہاں واؤ اور یاء ساکن ہے جبکہ شرط یہ ہے کہ وہ متحرک ہو

س حرکت عارضی کسے کہتے ہیں ؟

ج حرکت عارضی کی تین صورتیں ہیں

۱ کسی دوسرے حرف سے نقل کر کے اس حرف کو دی جائے جیسے حَوَبٌ اور جَیَلٌ میں واؤ اور یاء کی حرکت عارضی ہے اس لئے کہ

یہ اصل میں حَوْءَبٌ اور جَوْءَلٌ تھا ہمزہ کی حرکت نقل کر کے واؤ اور یاء کو دی ہمزہ کو گرا دیا اب واؤ اور یاء پر حرکت عارضی ہے

۲ جب التقائے ساکنین ہو تو ایک ساکن کو حرکت دیتے ہیں یہ حرکت بھی عارضی ہوتی ہے جیسے لَوِ اسْتَطَعْنَا اور اِخْشَیِ اللّٰہَ اصل میں لَوْ اِسْتَطَعْنَا اور اِخْشَیْ اَللّٰہَ تھا کلام کے درمیان میں ہمزہ ساقط ہو گیا۔ واؤ اور سین دو ساکن جمع ہو گئے اسی طرح یاء اور لام (اللہ کی لام) دو ساکن جمع ہو گئے تو واؤ اور یاء کو کسرہ کی حرکت دی لہذا یہ حرکت عارضی ہے

۳ دوسرے کلمہ کی مطابقت کیلئے حرکت دی جائے جیسے جَوَزَاتٌ اور بَیَضَاتٌ اصل میں جَوْزَاتٌ اور بَیْضَاتٌ تھے ان کو ثَمَرَاتٌ کے تابع کیا کیونکہ ان سب کا مفرد فَعْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے لہذا جَوْزَاتٌ اور بَیْضَاتٌ کی واؤ اور یاء کو حرکت دی اس لئے یہ حرکت بھی عارضی ہے

قاعدہ

قاعدہ یہ ہے کہ جو مفرد فَعْلَۃٌ کے وزن پر ہو اس کی جمع فعلاتٌ کے وزن پر آتی ہے لیکن اجوف سے فَعْلَاتٌ (عین کلمہ ساکن) کے وزن پر آتی ہے اس لئے کہ جَوْزَاتٌ بَیْضَاتٌ کی واؤ اور یاء ساکن تھی کیونکہ یہ اجوف ہیں جبکہ ثَمَرَاتٌ اجوف نہیں لہذا

Marfat.com

جَوَزَاتٌ اور بَيَضَاتٌ میں تمام شرائط پائے جانے کے باوجود واؤ، یاء کو الف سے نہیں بدلتے کیونکہ یہ حرکت عارضی ہے

س قُوِلَ، بُيِعَ، دَاعِوُوْنَ، رَامِيُوْنَ، يَقُوْلُ، يَبِيْعُ میں واؤ اور یاء کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج اس لئے کہ واؤ اور یاء کے ماقبل کا مفتوح ہونا شرط ہے۔ یہاں ماقبل مکسور مضموم اور ساکن ہے۔

س فَوَعَدَ اور لَيَقُوْلَنَّ میں واؤ اور یاء کو الف سے کیوں نہیں بدلتے حالانکہ واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے ؟

ج یہاں اگرچہ باقی تمام شرائط پائی جاتی ہیں لیکن واؤ اور یاء کا ماقبل حرف اسی کلمہ سے نہیں جبکہ اس کلمہ سے ہونا شرط ہے

س تَوَعَّدَ اور تَيَسَّرَ میں واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے ان کو الف سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج اس لئے کہ یہ فاء کلمہ کے مقابلے میں ہیں اور شرط یہ ہے کہ فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں

س قَوِيَ اور حَيِيَ میں یاء اور واؤ متحرک ماقبل مفتوح ہے الف سے کیوں نہیں بدلا ؟

ج یہاں اگرچہ باقی تمام شرائط پائی جاتی ہیں لیکن یہ واؤ اور یاء ناقص کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ہیں اور شرط یہ ہے کہ ناقص کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں

Marfat.com

س ناقص کی تعریف یہ ہے کہ اس کے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہوتا ہے عین کلمہ کے مقابلہ میں کیسے ہو گیا

ج یہاں ناقص سے مراد لفیف مقرون ہے کیونکہ لفیف مقرون میں عین کلمہ کے مقابلہ میں بھی حرف علت ہوتا ہے لہذا لفیف مقرون ایک اعتبار سے ناقص ہے اور ایک اعتبار سے اجوف ہے

س اِرْعَوَا اور اِرْمَمَیٰ میں واؤ اور یاء کو الف سے کیوں نہیں بدلتے

ج قانون یہ ہے کہ واؤ اور یاء ناقص کے عین کلمہ کے حکم میں نہ ہو یہاں ناقص کے عین کلمہ کے حکم میں ہے کیونکہ اِرْعَوَا اصل میں اِرْعَوَوَ تھا اور اِرْمَمَیٰ اصل میں اِرْمَمَیَ تھا واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدلا تو اِرْعَوٰی اور اِرْمَیٰی ہو گیا چونکہ یہ واؤ اور یاء باب اِفْعِلَالٌ کی دوسری لام زیادہ کرنے کی وجہ سے ناقص کے عین کلمہ کی طرح ہو گئیں یعنی آخر میں نہیں رہیں اس لئے اسے ناقص کے عین کلمہ کے حکم میں کہتے ہیں

س عَصَوَانِ، عَصَوَيْنِ، رَحَيَانِ، رَحَيَيْنِ میں واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح ہیں الف سے کیوں نہیں بدلتے؟

ج چونکہ اس واؤ اور یاء کے بعد تثنیہ کا الف ہے جبکہ قانون یہ ہے کہ اس کے بعد تثنیہ کا الف نہ ہو

س عَصَوِيٌّ، رَحَوِيٌّ، عَصَوِيَّةٌ، رَحَوِيَّةٌ میں واؤ متحرک ماقبل مفتوح ہے الف سے نہ بدلنے کی کیا وجہ ہے؟

Marfat.com

ج قانون یہ ہے کہ اس کے بعد یائے مشددہ نہ ہو یہاں یائے مشددہ ہے

نوٹ عَصَوِيٌّ اور رَحَوِيٌّ میں یاء نسبت کی ہے جبکہ عَصَوِيَّةٌ اور رَحَوِيَّةٌ میں یاء مصدریت کی ہے اور مبالغہ کی

س عَصَوَاتٌ، رَحَيَاتٌ میں واؤ اور یاء متحرک ہے ماقبل مفتوح ہے الف سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج یہاں اگرچہ باقی تمام شرائط موجود ہیں لیکن واؤ اور یاء کے بعد جمع مونث سالم کا الف ہے حالانکہ قانون یہ ہے کہ اس کے بعد جمع مونث سالم کا الف نہ ہو

س تَدْعُوَنَّ اور اِخْشَيَنَّ میں واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے الف سے نہ بدلنے کی کیا وجہ ہے ؟

ج قانون یہ ہے کہ اس واؤ کے بعد نون تاکید نہ ہو یہاں نون تاکید ہے اس لئے نہیں بدلتے

س سَوَادٌ، بَيَاضٌ، غَيُوْرٌ، طَوِيْلٌ میں واؤ یاء متحرک ہے باقی شرائط بھی پائی جاتی ہے اس کے باوجود انہیں الف سے کیوں نہیں بدلا ؟

ج چونکہ قانون یہ تھا کہ اس واؤ اور یاء کے بعد ایسا مدہ زائدہ نہ ہو جس کا تحقق و سکون لازمی ہو اور کسی معنیٰ کیلئے مفید نہ ہو چونکہ یہاں واؤ اور یاء کے بعد ایسا مدہ زائدہ ہے جس کا پایا جانا (تحقق)

Marfat.com

اور سکون دونوں لازمی ہیں اور یہ کسی (نئے) معنیٰ کا فائدہ نہیں دیتا

س کوئی ایسی مثال بتائیں جہاں واؤ اور یاء کے بعد مدہ زائدہ ہو اس کا تحقق اور سکون لازمی ہو اور وہ کسی معنیٰ کا فائدہ دیتا ہے اس لئے وہاں قانون جاری ہوا ہو

ج اس کی مثال تُدْعُوْنَ اور تُرْمِیْنَ ہے۔ تُدْعُوْنَ اصل میں تُدْعُوُوْنَ تھا اور تُرْمِیْنَ اصل میں تُرْمِیِیْنَ تھا دونوں جگہ مدہ کا زائدہ ہے جس کا تحقق (وجود) اور سکون لازمی ہے اور یہ مفید للمعنٰی ہے کیونکہ تَدْعُوُوْنَ کی واؤ مدہ زائدہ جمع اور تَرْمِیِیْنَ کی یاء مدہ زائدہ واحد مؤنث حاضر کے معنیٰ کیلئے ہے اس لئے یہاں واؤ اور یاء کو الف سے بدل کر الف کو گرا دیا تو تُدْعَوْنَ اور تُرْمَیْنَ ہو گیا

س جَوَلَانٌ، حَیَوَانٌ، صَوَرٰی، حَیَدٰی میں واؤ اور یاء متحرک ہے اسے الف سے کیوں نہیں بدلتے؟

ج قانون یہ ہے کہ وہ کلمہ جس میں یہ واؤ اور یاء پائے جاتے ہیں فَعَلَانٌ اور فَعَلٰی کے وزن پر نہ ہو اور چونکہ یہ اس وزن پر ہیں لہذا قانون جاری نہیں ہو گا

س عَوِدَ اور صَیِدَ میں تعلیل کیوں نہیں کی گئی؟

Marfat.com

ج قانون یہ ہے کہ وہ کلمہ اس کلمہ کے معنی میں نہ ہو جس میں تعلیل نہیں ہوتی چونکہ عَوِرَ اَعْوَرَ کے معنی میں ہے اور صَیِدَ اَصْیَدَ کے معنیٰ میں۔ ہے اَعْوَرَ اور اَصْیَدَ میں تعلیل نہیں ہوتی لہذا ان دونوں میں تعلیل نہیں ہوگی

س عَوِرَ اور صَیِدَ مجرد ہونے کی وجہ سے اصل ہیں۔ مزید چونکہ فرع ہوتا ہے لہذا اَعْوَرَ اور اَصْیَدَ کو عَوِرَ اور صَیِدَ کے تابع ہونا چاہیئے تھا یہاں اس کے خلاف کیوں ہوا ؟

ج چونکہ رنگ اور عیب کا معنیٰ باب اِفْعِلَال اور اِفْعِیلَال کا خاصہ ہے اس لئے ان دونوں کو اصل قرار دیا اور عَوِرَ، صَیِدَ کو مجرد ہونے کے باوجود فرع قرار دیا (۱)

س قَوُلَ اور بَیُعَ میں تمام شرائط پائی جاتی ہیں واؤ اور یاء کو الف سے کیوں نہیں بدلا ؟

ج کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ یہ واؤ اور یاء اَفْعَال غیر متصرفہ کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں جبکہ یہ اَفْعَال غیر متصرفہ کے، عین کلمہ کے مقابل ہیں

نوٹ قَوُلَ اور بَیُعَ افعال متصرفہ ہیں یعنی ان کی گردان آتی ہے جبکہ قَوُلَ اور بَیُعَ کی گردان نہیں آتی لہذا یہ افعال

---

۱ یعنی جب رنگ اور عیب والا معنی پایا جائے تو اس واؤ اور یاء کو الف سے نہیں بدلتے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

غیر متصرفہ ہیں (۱)

س اگر واؤ اور یاء افعال غیر متصرفہ کے لام کلمہ کے مقابل ہوں تو کیا قانون جاری ہوگا

ج جی ہاں اس صورت میں تعلیل ہوگی جیسے مَا اَدْعَاہُ اور مَا اَرْمَاہُ اصل میں مَا اَدْعَوَہٗ اور مَا اَرْمَیَہٗ تھا یہاں واؤ اور یاء کو الف سے بدلا اگرچہ یہ افعال غیر متصرفہ ہیں

س قَوْلَوْلٌ اور بَیْعُوْعٌ میں واؤ اور یاء متحرک ہیں الف سے کیوں نہیں بدلا ؟

ج قانون یہ ہے کہ یہ واؤ اور یاء ملحق کے عین کلمہ کے مقابل نہ ہوں جبکہ یہاں ملحق کے عین کلمہ کے مقابل ہیں کیونکہ یہ دونوں کلمے قَرَبُوْسٌ سے ملحق ہیں

س قَلْسٰی اور تَقَلْسٰی میں قانون کیوں جاری ہوا یعنی قَلْسَوَ اور تَقَلْسَوَ میں واؤ کو الف سے کیوں بدلا گیا حالانکہ یہ بھی ملحق ہے

ج یہاں حرفِ علت ملحق کے لام کلمہ کے مقابل ہے جبکہ شرط یہ ہے عین کلمہ کے مقابل نہ ہو اور یہ عین کلمہ کے مقابلہ میں نہیں ہے

س شَیَرٌ میں یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے تعلیل سے کیا چیز مانع ہے ؟

ج یہ یاء جیم سے (خلاف قیاس) بدلی ہوئی ہے اور قانون میں شرط یہ ہے کہ وہ ایسا عین کلمہ نہ ہو جو حرفِ صحیح سے بدل کر آیا ہو

---

۱ گردان نہ آنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ فعل تعجب کے صیغے ہیں جن کی آگے اور کوئی گردانیں نہیں اور اگر ماضی کے صیغے بنائے جائیں تو یہ وزن استعمال نہیں لہٰذا ان کی گردان نہیں ۱۲ ہزاروی

چونکہ یہ یاء جیم سے بدل کر آئی ہے یعنی اصل میں یہ شُجَرٌ تھا اس لئے اسے الف سے نہیں بدلتے

س تَظَنّٰی اور تَقَضّٰی میں یاء کو الف سے کیوں بدلا گیا حالانکہ یہ یاء بھی حرف صحیح یعنی نُون اور ضاد ثانی سے بدل کر آئی ہے یعنی تَظَنّٰی اصل میں تَظَنَّنَ اور تَقَضّٰی اصل میں تَقَضَّضَ تھا (تَظَنَّنَ سے تَظَنّٰی اور پھر تَظَنّٰی بنا اسی طرح تَقَضَّضَ سے تَقَضّٰی اور پھر تَقَضّٰی بنا)

ج حرف صحیح سے بدل کر آنے والا حرف علت عین کلمہ کے مقابل ہو تو قانون جاری نہیں ہوتا یہاں لام کلمہ کے مقابل ہے اس لئے یہاں اجرائے قانون میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے

تعلیل قُلْنَ اصل میں قَوُلْنَ تھا واوٗ متحرک اس کا ماقبل مفتوح ہے واوٗ کو الف سے بدل دیا تو قَالْنَ ہو گیا الف اور لام کے درمیان اجتماع ساکنین ہو گیا الف کو حذف کر دیا قَلْنَ ہو گیا پھر فاء کلمہ کو ضمہ دے دیا تو قُلْنَ ہو گیا۔

قانون نمبر ۴ (اجتماعِ ساکنین کی اقسام)

(التقائے ساکنین کی دو قسمیں ہیں)

نمبر ۱ التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ

نمبر ۲ التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ

التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ وہ ہے جس کا پہلا حرف ساکن مدہ یا

Marfat.com

یائے تصغیر ہو اور کلمہ ایک ہو اس کے علاوہ علیٰ غیر حدّہٖ ہے التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ کا حکم یہ ہے کہ اسے مطلقاً پڑھنا جائز ہے اور علی غیر حدّہٖ کا حکم یہ ہے کہ حالت وقف میں اسے پڑھا جاتا ہے اور حالت غیر وقف میں نہیں پڑھا جاتا بلکہ اسے دیکھا جاتا ہے کہ اگر پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ ہو تو اسے حذف کردیتے ہیں اس پر اتفاق ہے البتہ تین مقامات اجوف سے باب اِفُعَال اور اِسۡتِفۡعَال کے مصدر اور اجوف کے اسم مفعول میں اختلاف ہے بعض پہلے ساکن کو حذف کرتے ہیں اور بعض دوسرے ساکن کو حذف کرتے ہیں اور اگر پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو تو اس ساکن کو جو کلمہ کے آخر میں ہو حرکت دیتے ہیں اور اگر کلمہ کے آخر میں نہ ہو تو پہلے ساکن کو حرکت دیتے ہیں ۔ کسرہ کی حرکت دینا اصل ہے جبکہ غیر کسرہ کسی عارضہ کے وقت دیا جاتا ہے

وضاحت

التقائے ساکِنین کا معنیٰ

دو ساکن حرفوں کا اکٹھا ہونا التقائے ساکِنین کہلاتا ہے

التقائے ساکنین کی اقسام

التقائے ساکنین کی دو قسمیں ہیں

نمبر۱ التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ

نمبر۲ التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ

تعریف التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ

Marfat.com

وہ التقائے ساکنین ہے جس کا پہلا حرف ساکن مدہ یا یائے تصغیر اور دوسرا مدغم ہو نیز کلمہ بھی ایک ہو التقائے ساکنین علی غیر حدّہٖ اس کے علاوہ ہے (یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب ان تینوں شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے)

حروف مدہ تین ہیں واوْ الف یاء مثالیں اِحْمَارَّ اُحْمُوْرَّ سِیْرَّ اصل میں اِحْمَارَرَ اُحْمُوْرِرَ سِیْرُرُ تھا ایک کلمہ میں ایک جنس کے دو حروف اکٹھے ہو گئے پہلے حرف کی حرکت کو گرا کر اس حرف کا دوسرے حرف میں ادغام کر دیا اِحْمَارَّ اُحْمُوْرَّ سِیْرَّ ہو گیا اب پہلی الف اور راء واوْ اور راء یاء اور راء کے درمیان التقائے ساکنین ہو گیا اور یہ التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ ہے کیونکہ پہلا ساکن مدہ ہے دوسرا مدغم ہے اور کلمہ بھی ایک ہے

یائے تصغیر کی مثال خُوَیْصَّۃٌ اصل میں خُوَیْصِصَۃٌ تھا ایک جنس کے دو حرف ایک کلمہ میں جمع ہو گئے پہلے حرف کو ساکن کر کے ادغام کر دیا۔ یاء اور صاد میں التقائے ساکنین ہوا یہ التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ کیونکہ پہلا ساکن یائے تصغیر اور دوسرا مدغم ہے اور کلمہ بھی ایک ہے

وضاحت　پہلی صورت

پہلی شرط نہ پائی جائے یعنی پہلا ساکن مدہ نہ ہو مثلاً یَخِصَّمُ اصل میں یَخْتَصِمُ تھا پہلے صاد کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا تو خاء اور پہلا صاد دو ساکن جمع ہو گئے چونکہ پہلا حرف مدّہ نہیں ہے (جبکہ دوسری دو شرطیں پائی جاتی ہیں) لہذا

التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہے اس لئے کہ حاء کو کسرہ دے کر یَحِصِّمُ پڑھتے ہیں

دوسری صورت

دوسری شرط نہ پائی جائے یعنی دوسرا حرف مدغم نہ ہو جیسے قُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح اسے الف سے بدلا تو الف اور لام کے درمیان التقائے ساکنین ہو گیا الف مدہ ہے لیکن دوسرا ساکن یعنی لام مدغم نہیں لہذا الف کو گرا دیا اور قاف کو (قاعدہ نمبر ۳ کے تحت) ضمہ دیا تو قُلْنَ ہو گیا

تیسری صورت

تیسری صورت یہ ہے کہ پہلا ساکن مدہ ہو اور دوسرا مدغم ہو لیکن کلمہ ایک نہ ہو جیسے اِضْرِبُوْا کے آخر میں جب نون ثقیلہ کا اضافہ کیا تو اِضْرِبُوْنَّ ہو گیا واؤ ساکن اور نون مدغم کے درمیان التقائے ساکنین ہوا چونکہ نون ثقیلہ الگ کلمہ ہے لہذا یہ التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہے اس لئے واؤ کو حذف کر دیا اور ضمہ کو اس کی علامت کے طور پر باقی رکھا اِضْرِبُنَّ ہو گیا

چوتھی صورت

چوتھی صورت یہ ہے کہ پہلی دونوں شرطیں نہ پائی جائیں یعنی پہلا ساکن مدہ نہ ہو اور دوسرا مدغم نہ ہو جیسے زَیْدٌ یہاں یاء مدہ نہیں اور دال مدغم نہیں

پانچویں صورت

پانچویں صورت یہ ہے کہ آخری دونوں شرطیں نہ پائی جائیں

یعنی پہلا ساکن مدہ ہو لیکن دوسرا مدغم نہ ہو اور کلمہ ایک نہ ہو جیسے اِضْرِبُوا الْقَوْمَ دو کلموں میں اتصال کے وقت ہمزہ وصل گر گیا واؤ اور لام میں التقائے ساکنین ہوا واؤ مدہ ہے لیکن لام مدغم نہیں اور کلمہ ایک نہیں لہذا واؤ کو حذف کر دیا (پڑھنے میں حذف کرتے ہیں لکھنے میں نہیں)

چھٹی صورت

چھٹی صورت یہ ہے کہ پہلی اور تیسری شرط نہ پائی جائے یعنی پہلا ساکن مدہ نہ ہو اور کلمہ بھی ایک نہ ہو اگرچہ دوسرا ساکن مدغم ہو جیسے لِتَدْعُوْا کے آخر میں نون ثقیلہ کا اضافہ کرنے سے لِتَدْعُوْنَّ ہو گیا واؤ ساکن غیرمدہ ہے اور نون ثقیلہ الگ کلمہ ہے اگرچہ دوسرا ساکن مدغم ہے واؤ کو ضمہ دیا لِتَدْعُوُنَّ ہو گیا

ساتویں صورت

ساتویں صورت یہ ہے کہ تینوں شرطیں نہ پائی جائیں جیسے قُلْ اور اَلْحَقّ کو ملائیں تو ہمزہ وصل گر گیا اب پہلا ساکن یعنی لام غیرمدہ ہے اور اَلْحَقّ کا لام ساکن غیرمدغم ہے کلمہ بھی ایک نہیں لہذا پہلے لام کو حرکت دے کر قُلِ الْحَقَّ پڑھتے ہیں

اجتماع ساکنین علیٰ حدہٖ (۱) اور علیٰ غیر حدہٖ (۲) کا حکم

(۱) اس کا حکم یہ ہے کہ دونوں ساکن حرفوں کو مطلقاً پڑھنا جائز ہے مطلق کا مطلب یہ ہے کہ حالت وقف ہو یا حالت وصل حالت وقف کی مثال اِحْمَارَّ، اُحْمُوْرَّ اور یَمُرُّ تینوں مثالوں میں پہلا ساکن مدہ ہے اور دوسرا مدغم ہے کلمہ بھی ایک ہے یہ اجتماع

Marfat.com

ساکنین علیٰ حدہٖ ہے حالت وصل کی مثال اِحْمَارَّ زَیْدٌ، اُحْمُوْرَّ زَیْدٌ اور تَمُوْدُّ زَیْدٍ

(۲) اجتماعِ ساکنین علیٰ غیر حدہٖ کا حکم یہ ہے کہ حالتِ وقف میں دونوں ساکن لفظوں کو پڑھنا جائز ہے حالت غیر وقف میں جائز نہیں حالت وقف کی مثال اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یہاں قَدِیْرٌ میں پہلا ساکن یعنی یائے مدّہ ہے اور حالت وقف میں راء ساکن ہونے کی وجہ سے التقائے ساکنین ہو گیا لیکن چونکہ دوسرا ساکن مدغم نہیں لہذا یہ غیر حدہٖ ہے اور حالت وقف میں دونوں کو پڑھیں گے

اسی طرح حَتّٰی اِلٰی حِیْنٍ میں حالت وقف میں حین کا نون ساکن ہونے کی وجہ سے التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہو گیا

س علیٰ حدہٖ کو علیٰ حدہٖ کیوں کہتے ہیں ؟

ج علی حدہٖ کا مطلب یہ ہے کہ دونوں ساکن اپنی حالت پر رہیں اور التقائے ساکنین کی وجہ سے جو ثقل پیدا ہو وہ بھی اپنی حالت پر رہے

س علیٰ غیر حدہٖ کو علیٰ غیر حدہٖ کیوں کہتے ہیں ؟

ج اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو التقائے ساکنین اپنی حالت پر رہتا ہے اور نہ ثقل باقی رہتا ہے اس لئے اسے علی غیر حدہٖ کہا جاتا ہے

س التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ جب حالت غیر وقف میں ہو تو اس کا کیا حکم ہے

حالت غیر وقف کی دو صورتیں ہیں

Marfat.com

۱ اگر اول ساکن مدہ یا نون خفیفہ ہو تو وہ حذف ہو جائے گا اس پر اتفاق ہے مثالیں اِضْرِبُوا الْقَوْمَ اِضْرِبُوا اور اَلْقَوْمَ میں اتصال کی وجہ سے ہمزہ وصل گر گیا۔ اب واؤ مدہ ساکن اور لام ساکن اکٹھے ہو گئے یہ حالت وصل ہے اور التقائے ساکنین علی حدہ ہے لہذا واؤ کو (پڑھنے میں) گرا دیں گے اور باء کو لام سے ملا کر پڑھیں گے

اول ساکن نون خفیفہ کی مثال اَاتُهِنَّ الْفَقِيرَ اصل میں لَاتُهِيْنَنْ (نون خفیفہ کے ساتھ) اور اَلْفَقِيرَ تھا جب دونوں کو ملایا تو ہمزہ وصل گر گیا اب نون خفیفہ اور لام کے درمیان اجتماعِ ساکنین ہوا نون خفیفہ کو گرا دیا لَاتُهِيْنَ الْفَقِيرَ ہو گیا

اختلافی مقامات کی مثالیں

۱ مصدر باب اِفْعَال اجوف

۲ مصدر باب اِسْتِفْعَال اجوف

۳ اسم مفعول اجوف

مصدر کی مثالیں

اِقَامَۃٌ اور اِسْتِقَامَۃٌ اصل میں اِقْوَامًا اور اِسْتِقْوَامًا تھا۔ واؤ متوسط مفتوح اس کے ماقبل حرف صحیح ساکن ہے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور واؤ کو الف سے بدل دیا۔ اب دو الفوں کے درمیان التقائے ساکنین ہوا یہ التقائے ساکنین

علی غیر حدہٖ ہے کیونکہ پہلا ساکن مدہ ہے کلمہ بھی ایک ہے لیکن
دوسرا ساکن مدغم نہیں حالت وقف بھی نہیں کہ اسے پڑھا جائے
لہٰذا قیاس کے مطابق پہلے الف کو حذف ہونا چاہئے تھا کیونکہ وہ
مدہ ہے لیکن یہاں اختلاف ہے بعض حضرات پہلے الف کو حذف
کرتے ہیں اور بعض دوسرے الف کو حذف کرتے ہیں پہلے قول
والوں کی دلیل یہ ہے کہ دوسرا الف اسم مفعول کی علامت ہے
اور علامت حذف نہیں ہوتی — دوسرے حضرات یوں دلیل
دیتے ہیں کہ چونکہ دوسرا الف زائدہ ہے اور زائدہ حذف کے
زیادہ لائق ہے دونوں صورتوں میں جو بھی الف محذوف ہو اس
کے بدلے آخر میں تاء ماقبل مفتوح لاتے ہیں اس طرح اِقَامَۃٌ اور
اِستِقَامَۃٌ ہو گیا پہلی صورت میں اِفَالَۃٌ اور اِستِفَالَۃٌ اور دوسری
صورت میں اِفعَلَۃٌ اور اِستِفعَلَۃٌ کے وزن پر ہو گیا

مثال اسم مفعول مَقُولٌ اصل میں مَقوُولٌ تھا واؤ پر ضمہ ثقیل تھا
ماقبل قاف کی طرف نقل کر دیا دو واؤ ساکن جمع ہو گئے یہ التقائے
ساکنین علی غیر حدہٖ ہے کیونکہ پہلا ساکن اگرچہ مدہ ہے اور
کلمہ بھی ایک ہے لیکن دوسرا ساکن مدغم نہیں حالت وقف بھی
نہیں ہے کہ اسے پڑھا جائے لہٰذا ایک ساکن کو حذف کریں گے
بعض حضرات پہلے واؤ کو اور بعض دوسرے کو حذف کرتے ہیں
دونوں کی دلیل پہلے ذکر کر دی گئی ہے اب پہلے واؤ کو حذف کرنے

Marfat.com

والوں کے نزدیک مَقُوْلٌ بروزنِ مَفُوْلٌ جبکہ دوسرے واؤ کو حذف کرنے والوں کے نزدیک مَقُوْلٌ بروزن مُفْعُلٌ ہوگیا یہ بحث اس صورت میں ہے جب پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ ہو

۲ اگر پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو تو جو ساکن کلمہ کے آخر میں ہو اسے حرکت دیتے ہیں آخر میں ہونا عام ہے یعنی پہلے کلمہ کے آخر میں ہو یا دوسرے کلمہ کے شروع میں

مثال نمبر ۱ وہ حرف ساکن ہو جو پہلے کلمہ کے آخر میں ہے لیکن دوسرے کلمہ کے شروع میں آ رہا ہے جیسے قُلْ اور اَلْحَقّ کو ملا کر پڑھیں تو ہمزہ وصل گر جائے گا اب قل کے لام کو حرکت کسرہ دیں گے اور قُلِ الْحَقّ پڑھیں گے ایک لام کلمہ کے آخر میں ہے دوسرا کلمہ کے شروع میں ہے یہاں دو لام ساکن ہیں اور یہ التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہے کیونکہ تینوں شرطیں نہیں پائی جاتیں پہلا مدہ نہیں دوسرا مدغم نہیں اور کلمہ ایک نہیں ہے

مثال نمبر ۲ وہ حرف ساکن ہو جو کلمہ کے آخر میں ہے جیسے لَمْ يَمُدَّ اصل میں يَمْدُدُ تھا جب حرف جازم "لَمْ" داخل کیا تو لَمْ يَمْدِدْ ہو گیا دو حرف ساکن جمع ہوئے التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہے حالت وقف بھی نہیں لہذا پہلے ساکن کو حرکت دی بعض حرکت کسرہ دیتے ہیں کیونکہ یہ اصل ہے اور بعض فتحہ دیتے ہیں کیونکہ یہ خفیف حرکت ہے اور بعض فَكِّ اِدغام کرتے

ہیں (ادغام کے بغیر پڑھتے ہیں) کیونکہ یہ اصل صورت ہے اس طرح لَمْ یَخْصِمَ، لَمْ یَخْصِمِ، لَمْ یَخْصِمُ ہو گیا اگر ساکن حرف کلمہ کے آخر میں نہ ہو تو پہلے ساکن کو حرکت دیتے ہیں جیسے یَخِصِّمُ اصل میں یَخْتَصِمُ تھا پہلے صاد کی حرکت کو گرا کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا پہلا ساکن غیر مدہ ہے لہذا یہ التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہے اس لئے حاء کو حرکت کسرہ دی یَخِصِّمُ ہو گیا

س ساکن حرف کو حرکت کسرہ کیوں دیتے ہیں ؟

ج فتحہ خفیف حرکت ہے اور ضمہ ثقیل ہے جبکہ کسرہ دونوں کے درمیان ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُہَا (بہترین کام وہ ہے جو درمیانہ ہو) لہذا حرکت کسرہ دی جاتی ہے

س کیا کسرہ کے علاوہ کوئی دوسری حرکت نہیں دے سکتے

ج اگر کوئی ایسی وجہ پیش آجائے کہ کسرہ دینا صحیح نہ ہو تو دوسری حرکت دیتے ہیں جیسے الٓمٓ اور اَللّٰہُ کو ملاتے وقت ہمزہ وصل گر جاتا ہے لہذا اس طرح میم اور لام (الٓمٓ کی میم اور اللّٰہ کے لام) کے درمیان التقائے ساکنین ہوا تو میم کو فتحہ دیا الٓمَّ اللّٰہُ ہو گیا

س یہاں کس وجہ سے میم کو کسرہ کی بجائے فتحہ دیتے ہیں ؟

ج اگر کسرہ دیتے تو کئی کسروں کا مسلسل پایا جانا لازم آتا کیونکہ میم میں یاء دو کسروں کے مساوی ہے اور یاء سے پہلے "میم" پر بھی کسرہ ہے اور اگر بعد والے "میم" کو بھی کسرہ دیں تو چار کسروں کا جمع

Marfat.com

ہونا لازم آتا ہے لہذا فتحہ دیا اور فتحہ دینے کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ لام کو پُر کرنا مقصود تھا اگر فتحہ نہ دیتے بلکہ اصل کا اعتبار کرتے ہوئے کسرہ دیتے تو لام پُر نہ ہوتا

س کسرہ کی بجائے ضمہ دینے کی مثال بتائیں

ج لَتَدْعُوْنَّ اصل میں لِتَدْعُوْا تھا جب اس کے ساتھ نون ثقیلہ کا اضافہ کیا گیا تو لِتَدْعُوْنَّ ہو گیا اب واؤ اور نون مدغم میں التقائے ساکنین ہوا یہ التقائے ساکنین علی غیر حدّہٖ ہے کیونکہ پہلا ساکن غیرمدہ ہے اور کلمہ بھی ایک نہیں اب پہلے ساکن واؤ کو کسرہ یا فتحہ دینے کی بجائے ضمہ دیا تاکہ جمع کے صیغے پر دلالت کرے کیونکہ جب مذکر کے صیغہ کیساتھ نون ثقیلہ متصل ہوتا ہے تو وہاں نون ثقیلہ کا ماقبل مضموم ہوتا ہے

قانون نمبر ۳ (ماضی معروف کے فاء کلمہ کو ضمہ دینا)

جو واؤ غیر مکسور ثلاثی مجرد اجوف کی ماضی معروف میں الف ہو کر گر جائے تو فاء کلمہ کو ضمہ دینا واجب ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اجوف کی ثلاثی مجرد کی ماضی معروف میں جب واؤ الف سے بدل کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جائے تو اس ماضی کے فاء کلمہ کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے جیسے قُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ تھا اور طُلْنَ اصل میں طَوُلْنَ تھا واؤ

متحرک ماقبل مفتوح ہے تو اس واؤ کو الف سے بدلا اب الف اور لام کے درمیان التقائے ساکنین ہوا الف کو گرا دیا قاف اور طاء کو ضمہ دیا تو قُلْنَ اور طُلْنَ ہو گیا

س یَخَفْنَ اور یُخَفْنَ اصل میں یَخْوَفْنَ اور یُخْوَفْنَ تھا واؤ متوسط مفتوح اور اس کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہے واؤ کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دیا پھر واؤ کو الف سے بدلا تو الف اور فاء میں التقائے ساکنین ہو گیا لہذا الف کو گرا دیا اب فاء کلمہ کو ضمہ دینا تھا کیوں نہیں دیا ؟

ج یہ مضارع کے صیغے ہیں اور قانون ماضی سے متعلق ہے

س اَقَلْنَ اصل میں اَقْوَلْنَ تھا واؤ متوسط مفتوح ماقبل حرف صحیح ساکن ہے واؤ کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دیا اور واؤ کو الف سے بدلا اب الف اور لام میں التقائے ساکنین ہوا الف کو گرا دیا یہ ماضی کا صیغہ ہے اس کے باوجود فاء کو ضمہ نہیں دیا گیا اس کی کیا وجہ ہے ؟

ج یہ ماضی مزید فیہ ہے جبکہ قانون مجرد کے بارے میں ہے

س دَعَتْ اصل میں دَعَوَتْ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے بدلا الف اور تاء میں التقائے ساکنین ہوا الف کو گرا دیا اور صیغہ ماضی مجرد سے ہے یہاں فاء کلمہ کو ضمہ نہیں دیا گیا اس کی وجہ بتائیں ؟

ج قانون اجوف سے متعلق ہے جبکہ یہ ماضی مجرد ناقص سے ہے

تعلیل

خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے بدلا الف اور فاء میں التقائے ساکنین ہوا الف کو گرا دیا تو خَفْنَ ہو گیا پھر فاء کلمہ کو کسرہ دیا تاکہ ماضی کے مکسور العین ہونے پر دلالت کرے تو خِفْنَ ہو گیا

بِعْنَ اصل میں بَیَعْنَ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدلا الف اور عین میں التقائے ساکنین ہوا الف کو گرا دیا تو بَعْنَ ہو گیا پھر فاء کلمہ کو کسرہ دیا تاکہ یاء کے حذف ہونے پر دلالت کرے تو بِعْنَ ہو گیا

قانون نمبر ۴ (ماضی کے فاء کلمہ کو کسرہ دینا)

جب ماضی مکسور العین ثلاثی مجرد اجوف میں واؤ مکسور اور یاء مطلقاً الف سے بدل کر گر جائیں تو فاء کلمہ کو کسرہ کی حرکت دینا واجب ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر اجوف کی ثلاثی مجرد میں واؤ مکسور ہو یا یاء مکسور یا مفتوح یا مضموم ہو (مطلقاً کا یہی مطلب ہے) جب وہ الف سے بدل کر گر جائے تو اس ماضی معروف کے فاء کلمہ کو کسرہ دینا واجب ہے

مثالیں

۱ واؤ مکسور کی مثال خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح ہے واؤ کو الف سے بدل دیا پھر الف کو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرا دیا تو خَفْنَ ہو گیا چونکہ یہاں قانون کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں لہذا فاء کلمہ کو کسرہ دیا تو خِفْنَ ہو گیا

۲ یاء کی مثال بِعْنَ' هِبْنَ' هِئْنَ اصل میں بَیَعْنَ اور هَیِبْنَ اور هَیُئْنَ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدلا تو الف اور عین کے درمیان التقائے ساکنین ہوا (پہلی مثال میں) اور الف اور یاء میں (دوسری مثال میں) اور الف اور ہمزہ میں (تیسری مثال میں) تو الف کو گرا دیا اب بَعْنَ' هَبْنَ' اور هَانَ ہو گیا پھر فاء کلمہ کو کسرہ دیا بِعْنَ' هِبْنَ' اور هِئْنَ ہو گیا

نوٹ بِعْنَ مفتوح العین کی مثال ہے اور هِبْنَ مکسور العین کی مثال ہے اور هِئْنَ مضموم العین کی مثال ہے

س واؤ کے ساتھ مکسور العین کی قید کیوں لگائی گئی اور اگر ماضی مکسور العین نہ ہو تو پھر کیا کیا جائے گا ؟

ج یہ قاعدہ ایسی ماضی سے متعلق ہے جس کا عین کلمہ واؤ مکسور ہو کیونکہ غیر مکسور ہونے کی صورت میں فاء کلمہ کو ضمہ دیا جاتا ہے جیسے قانون نمبر۳ میں گزر چکا ہے

Marfat.com

س يَهَبْنَ اور يُهَبْنَ جو اصل میں يَهْيَبْنَ اور يُهْيَبْنَ تھا یاء متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی یاء کو الف سے بدلا اور التقائے ساکنین کی وجہ سے الف کو گرا دیا یہاں فاء کلمہ کو کسرہ کیوں نہیں دیا حالانکہ یہ اجوف ہے اور اس کا عین کلمہ مکسور بھی ہے ؟

ج یہ قانون ماضی سے متعلق ہے اور یہ مضارع کے صیغے ہیں

س اَبَعْنَ اصل میں اَبْيَعْنَ تھا یاء متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی یاء کو الف سے بدلا الف کو پھر التقائے ساکنین سے گرا دیا یہ ماضی کا صیغہ ہے فاء کلمہ کو کسرہ کیوں نہیں دیا ؟

ج یہ قانون ثلاثی مجرد میں جاری ہوتا ہے جبکہ یہ ثلاثی مزید فیہ سے ہے

س رَمَتْ اصل میں رَمَيَتْ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے یاء کو الف سے بدلا۔ دو ساکن جمع ہو گئے الف کو گرا دیا تو رَمَتْ ہو گیا یہ ماضی ثلاثی مجرد ہے تو فاء کلمہ کو کسرہ کیوں نہیں دیا ؟

ج یہ قانون اجوف سے متعلق ہے اور اس صیغے کا تعلق ناقص سے ہے

س لَسْنَ اور لَسْتَ اصل میں لَيِسْنَ اور لَيِسْتَ تھا یاء پر کسرہ ثقیل ہے اس کو حذف کیا تو التقائے ساکنین ہوا یاء گر گئی یہاں فاء

Marfat.com

کلمہ کو کسرہ کیوں نہیں دیا حالانکہ ماضی ثلاثی مجرد ہے اور اجوف بھی

ج قانون یہ ہے کہ واؤ اور یاء الف سے بدل کر گریں یہ الف سے بدل کر نہیں گری لہذا یہاں قانون جاری نہیں ہو گا

تعلیل

قِیۡلَ اصل میں قُوِلَ تھا واؤ پر کسرہ ثقیل تھا تو ماقبل حرف کی حرکت کو گرا کر یہ کسرہ اس کی طرف منتقل کر دیا قِوۡلَ ہو گیا واؤ ساکن مظہر اس کا ماقبل مکسور ہے واؤ کو یاء سے بدلا قِیۡلَ ہو گیا

بِیۡعَ اصل میں بُیِعَ تھا یاء پر کسرہ ثقیل تھا ماقبل حرف کی حرکت کو گرا کر کسرہ اسے دیدیا تو بِیۡعَ ہو گیا

قانون نمبر ۵ (واؤ اور یاء مکسور ماقبل مضموم کی تعلیل)

ہر واؤ اور یاء جو مکسور ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو اور ماضی مجہول میں واقع ہو اور اس کی ماضی معلوم میں تعلیل ہوئی ہو تو اس واؤ اور یاء کے کسرہ کو حذف کرنا یا ماقبل کی طرف منتقل کرنا اور اشمام کرنا جائز ہے

وضاحت اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر ماضی مجہول میں واؤ یا یاء مکسور ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو اور ماضی معروف میں تعلیل ہو چکی ہو تو یہاں تین طریقے پڑھنے جائز ہیں

Marfat.com

۱ حرکت کو ماقبل کی طرف منتقل کرنا = جیسے قِیْلَ، بِیْعَ، اُخْتِیْرَ اور اُنْقِیْدَ اصل میں قُوِلَ بُیِعَ، اُخْتُیِرَ، اور اُنْقُوِدَ تھا یہاں واؤ اور یاء مکسور ہے اور ان کا ماقبل مضموم ہے اور یہ ماضی مجہول کے صیغے ہیں انکی ماضی معروف میں تعلیل بھی ہو چکی ہے اور واؤ اور یاء پر کسرہ ثقیل ہے لہذا ماقبل حرف کی حرکت کو گرا کر کسرہ کو اس کی طرف منتقل کر دیا تو قِوْلَ بِیْعَ، اُخْتِیْرَ، اُنْقِوْدَ ہو گیا پہلی اور آخری مثال میں واؤ ساکن مظہر اور ماقبل مکسور ہے لہذا واؤ کو یاء سے بدل دیا قِیْلَ اور اُنْقِیْدَ ہو گیا

س اُخْتِیْرَ اور اُنْقِیْدَ کو اِخْتِیْرَ اور اِنْقِیْدَ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں اور اگر پڑھ سکتے ہیں تو کس قانون کے تحت ؟

ج اِخْتِیْرَ اور اِنْقِیْدَ پڑھ سکتے ہیں اور قانون یہ ہے کہ اجوف کے باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال میں ماضی مجہول کا ہمزہ تیسرے حرف کے تابع ہوتا ہے کیونکہ یہاں تیسرا حرف اُخْتِیْرَ میں تاء اور اُنْقِیْدَ میں قاف مکسور ہے لہذا ہمزہ کو بھی مکسور کرتے ہیں

۲ حرکت کو گرا دینا = جیسے قُوْلَ بُوْعَ، اُخْتُوْرَ اور اُنْقُوْدَ اصل میں قُوِلَ بُیِعَ، اُخْتُیِرَ اور اُنْقُوِدَ تھا واؤ اور یاء کی حرکت کو گرا دیا دوسری اور تیسری مثال میں یاء ساکن مظہر ماقبل مضموم ہے اس یاء کو واؤ سے بدل دیا اب یوں ہو گیا قُوْلَ، بُوْعَ، اُخْتُوْرَ اور اُنْقُوْدَ

Marfat.com

۳ اشمام — اس کی وضاحت آگے آرہی ہے

خُلاصۂ قانون — اس قانون کا خلاصہ یہ ہے کہ فعل حقیقی یا حکمی جو اجوف سے ہو اس میں تین طریقے جائز ہیں۔ نمبر ۱ نقلِ حرکت نمبر ۲ حذفِ حرکت نمبر ۳۔ اشمام کرنا۔ سب سے بہتر نقلِ حرکت ہے اس کے بعد اشمام اور پھر حذفِ حرکت ہے

س — اشمام کا کیا مطلب ہے ؟

ج — کسرہ کو ضمہ کی طرف اور یاء ساکن کو واؤ کی طرف مائل کر کے پڑھنا

س — فعل حقیقی اور حکمی کی وضاحت کریں

ج — اجوف کے ثلاثی مجرد سے ماضی مجہول فعل حقیقی ہے اور اس کے باب اِفْتِعَالٌ اور اِنْفِعَالٌ سے ماضی مجہول فعلِ حکمی (۱) ہے

س — کیا اُقْوِلَ اور اُبِيْعَ میں یہ قانون جاری ہو سکتا ہے ؟

ج — نہیں کیونکہ قانون یہ ہے کہ واؤ اور یاء مکسور ماقبل مضموم ہو اور یہ ساکن ہے

س — عُوِرَ اور صُيِدَ میں واؤ اور یاء کا ماقبل مضموم ہے قانون جاری کیوں نہیں کیا گیا ؟

ج — اس لئے کہ اس کی ماضی معروف میں تعلیل نہیں ہوئی

---

۱ اس لئے کہ اِفْتِعَالٌ کی ماضی مجہول اُخْتِيْرَ اور اِنْفِعَالٌ کی ماضی مجہول اُنْقُوْدَ ہے پہلی مثال میں تِيْرَ اور دوسری مثال میں قُوْدَ کا اعتبار کر کے فعلِ حکمی کہا گیا ہے اُخْ ، اُنْ سے قطع نظر جیسے پہلے لَيَنْضَرِبُ کو فَلْيَنْضَرِبْ پڑھنے کا جواز بیان کیا ہے فعلِ حکمی سمجھ کر کہ صرف فَلِيَ کا اعتبار کیا گیا ہے تَرِبَ سے قطع نظر کا جواز دی

Marfat.com

جبکہ قانون جاری کرنے کیلئے ماضی معروف میں تعلیل کا ہونا شرط ہے[1]

قانون نمبر۶ (واؤ اور یاء مضموم یا مکسور کی حرکت ماقبل کو دینا)

ہر واؤ اور یاء جو مضموم ہوں یا مکسور ہوں متوسط ہوں یا متوسط کے حکم میں ہوں اصل میں سلامت نہ رہی ہوں ناقص کے ثلاثی مجرد میں مطلقاً واقع ہوں نیز فعل متصرف میں یا اس کے متعلقات میں ہوں وہ صیغہ اجوف کے فعل حقیقی یا حکمی کے وزن پر نہ ہو ناقص کے تَفْعَلِنَّ کا صیغہ نہ ہو اجوف یائی کا اسم مفعول بھی نہ ہو تو اس واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل کو دینا واجب ہے لیکن شرط یہ ہے کہ واؤ اور یاء ہمزہ سے جوازی طور پر بدل کر نہ آئے ہوں اور انکا ضمہ اور کسرہ ہمزہ سے منقول نہ ہو اور ان کا ماقبل مفتوح نہ ہو اور الف بھی نہ ہو نیز اجوف کے فعل حقیقی یا حکمی میں تین طریقے جائز ہیں نمبر۱۔ نقلِ حرکت نمبر۲۔ حذفِ حرکت اور نمبر۳۔ اشمام کرنا اور ناقص کے تَفْعَلِنَّ اور اجوف یائی کے اسم مفعول میں دو طریقے جائز ہیں نمبر۱۔ نقلِ حرکت نمبر۲۔ اسے ثابت رکھنا

---

۱ تعلیل نہ ہونے کی وجہ رنگ اور عیب کے معنیٰ کا پایا جانا ہے پہلے ذکر کیا جاچکا ہے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جو واؤ اور یاء مضموم یا مکسور ہو تو اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب ہے جبکہ مندرجہ ذیل وجودی اور عدمی شرائط پائی جائیں

وجودی شرائط ۱۔ متوسط ہو یا متوسط کے حکم میں ہو نمبر ۲۔ اصل میں سلامت نہ رہی ہوں (یعنی ماضی معروف میں اس واؤ اور یاء کو الف سے بدلا گیا ہو) نمبر ۳۔ ناقص کے ثلاثی مجرد میں مطلقاً واقع ہوں (اصل میں سلامت رہی ہوں یا نہ رہی ہوں) نمبر ۴۔ فعل متصرف یا اس کے متعلقات میں واقع ہوں

عدمی شرائط ۱۔ اجوف کا وزن فعل حقیقی یا حکمی نہ ہو (یعنی ماضی مجہول نہ ہو) ۲۔ ناقص سے تَفْعَلِيْنَ کا صیغہ نہ ہو ۳۔ اجوف یائی کا اسم مفعول بھی نہ ہو ۴۔ وہ واؤ اور یاء ہمزہ سے ابدال جوازی کے ساتھ بدل کر نہ آئے ہوں (اگر واؤ اور یاء مہموز کے قانون وجوبی سے بدلی ہوئی ہوں تو مذکورہ بالا قانون جاری ہوگا) ۵۔ اس واؤ اور یاء کا ضمہ یا کسرہ ہمزہ سے نقل کر کے نہ لایا گیا ہو ۶۔ اس واؤ اور یاء کا ماقبل مفتوح نہ ہو ۷۔ اس کا ماقبل الف نہ ہو

نوٹ نمبر ۱ ناقص سے تَفْعَلِنَّ کے صیغے اور اجوف یائی کے اسم مفعول میں دو طریقے جائز ہیں نمبر ۱ حرکت کا ماقبل کی طرف منتقل کرنا نمبر ۲ باقی رکھنا

نوٹ نمبر ۲ اجوف کے وزن فعل حقیقی یا حکمی میں تین طریقے جائز ہیں ۱۔ حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دینا ۲۔ حذف کرنا ۳۔ اشمام کرنا

نفاذِ قانون کی مثال۔ یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ اصل میں یَقْوُلُ یَبْیِعُ تھا تمام وجودی اور عدمی شرائط پائی جاتی ہیں لہذا واؤ کا ضمہ اور یاء کا کسرہ نقل کر کے ماقبل کو دیا تو یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ ہو گیا

س متوسط یا حکم متوسط کا کیا مطلب ہے ؟

ج اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو اسے متوسط کہیں گے اور اگر لام کلمہ میں ہو لیکن ضمیر اور علامت جمع کے اتصال کی وجہ سے درمیان میں آجائے تو اسے حکم متوسط کہیں گے

س ناقص میں مطلق کی قید لگائی گئی ہے اس کا کیا مطلب ہے ؟

ج اس کا مطلب یہ ہے کہ اصل میں سلامت رہی ہو یا نہ

س فعلِ متصرف کسے کہتے ہیں ؟

ج جو فعل تمام گردانوں میں پائے جاتے ہوں

س متعلقاتِ فعلِ متصرف کسے کہتے ہیں ؟

Marfat.com

ج اس سے مراد اسمائے مشتقہ اور وہ وزنِ فعل ہے جو وزنِ عروضی کے ساتھ ہو (وزنِ عروضی کی تعریف پہلے گزر چکی ہے)

س دَاعُوْنَ اور رَامُوْنَ کی تعلیل لکھیں اور یہ بتائیں یہ کس کی مثال ہے؟

ج اصل میں دَاعِوُوْنَ اور رَامِیُوْنَ تھا واؤ اور یاء مضموم ہیں اور باقی تمام شرائط بھی پائی جاتی ہے واؤ 'یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اب رَامِیُوْنَ میں یاء ساکن مظہر ماقبل مضموم ہے یاء کو واؤ سے بدلا اب دونوں صیغوں میں دو واؤ اکٹھی ہو گئیں پہلی واؤ کو حذف کیا تو دَاعُوْنَ اور رَامُوْنَ ہو گیا اس میں واؤ اور یاء متوسط کے حکم میں ہیں کیونکہ یہ ناقص ہے نیز یہ متعلقاتِ فعلِ متصرف سے ہے کیونکہ یہ صیغے مشتق کے صیغے ہیں

س ثلاثی مجرد ناقص میں یہ قانون مطلقاً" جاری ہوتا ہے اس کی مثال دیں

ج دُعُوْا' رُخُوْا اور خُشُوْا اصل میں دُعِوُوْا' رُخِوُوْا' خُشِیُوْا تھا واؤ اور یاء مضموم ہیں اور فعل متصرف میں واقع ہیں باقی تمام شرائط بھی پائی جاتی ہیں واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی خُشُیْوا میں یاء ساکن مظہر ماقبل مضموم ہے اس یاء کو واؤ سے بدلا اب تینوں مثالوں میں دو دو واؤ ساکن جمع ہو گئیں پہلی واؤ کو حذف کر دیا دُعُوْا' رُخُوْا اور خُشُوْا ہو گیا ان میں سے پہلی

Marfat.com

مثال یعنی دُعُوًا میں واوٗ اصل میں سلامت نہیں رہی ہے جبکہ دوسری دو مثالوں میں واوٗ اور یاء اصل میں سلامت رہی ہیں اس لئے یہاں قانون مطلقاً" جاری ہوا اصل میں سلامت رہنے یا نہ رہنے کا لحاظ نہیں کیا گیا

س مَبِیْعٌ اور مَعُوْنٌ اصل میں کیا تھے اور ان میں انہوں نے کس شرط کی بنیاد پر جاری کیا گیا

ج مَبِیْعٌ مصدر کی مثال ہے اور مَعُوْنٌ ایسا کلمہ ہے جو فعل کے ہم وزن ہے وزنِ عروضی کے ساتھ مَبِیْعٌ اصل میں مَبْیِعٌ بروزنِ مَفْعِلٌ اور مَعُوْنٌ اصل میں مَعْوُنٌ بروزنِ مَنْصُرٌ تھا (یہ کلمہ فعل کے ہم وزن ہے وزنِ عروضی کے ساتھ) واوٗ مضموم اور یاء مکسور ہے باقی شرائط بھی پائی جاتی ہیں لہذا ان کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی مَبِیْعٌ اور مَعُوْنٌ ہو گیا

س اجوف ... فعل حقیقی اور حکمی اور ناقص سے تَفْعِلِیْنَ کا صیغہ اور اجوف یائی سے اسم مفعول کو اس قانون سے کیوں مستثنٰی قرار دیا گیا ؟

ج یہ قانون وجوبی ہے اور ان تینوں جگہ میں قانون جوازاً جاری ہوتا ہے اس لئے یہ صورتیں خارج کر دیں

س مَقُوْلٌ اور مَبِیْعٌ میں یہ قانون جاری ہو گیا یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

ج یہاں یہ قانون جاری نہیں ہو گا کیونکہ یہ واوٗ اور یاء مضموم یا مکسور نہیں (۱)

س اِنْوَعَدَ' اِنْمَسَرَ' یَدْعُوْ' یَرْمِیْ میں واوٗ اور یا مضموم ہیں قانون کیوں جاری نہیں کرتے ؟

ج قانون یہ ہے کہ وہ واوٗ اور یاء متوسط یا متوسط کے حکم میں ہوں یہاں یہ شرط نہیں پائی جاتی (۲)

س یَعُوْدُ' یَصِیْدُ میں واوٗ اور یاء مکسور ہیں اور متوسط بھی ہیں قانون کیوں جاری نہیں کرتے ؟

ج شرط یہ ہے کہ وہ واوٗ اور یاء اصل میں سلامت نہ رہی ہوں جبکہ یہ اصل میں سلامت رہی ہیں اصل میں سلامت رہنے کی وجہ قانون نمبر ۱ میں ملاحظہ فرمائیں

س اُدْعُوُوْا اور اُرْمُیُوْا اصل میں اُدْعُوِوُوْا اور اُرْمُیِوْا تھا یہاں واوٗ اور یاء ثانی کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور (دوسری مثال میں) یاء کو واوٗ سے بدلا اب دونوں مثالوں میں دو واوٗ ساکن جمع ہوگئیں پہلی واوٗ کو حذف کر دیا یہاں قانون جاری کیا گیا حالانکہ یہ ناقص ثلاثی مزید فیہ ہے جبکہ شرط یہ تھی ناقص ثلاثی مجرد ہو یہاں

---

۱ یہ قانون جاری نہیں ہو گا بلکہ دوسرا قانون جاری ہو گا جس میں نقل حرکت کے بعد واوٗ اور یاء کو الف کے بدلا جائے گا قانون کا ذکر آگے آرہا ہے ۱۲ ہزاروی

۲ کیونکہ اِنْوَعَدَ اور اِنْمَسَرَ میں واوٗ اور یاء فاء کلمہ میں ہیں اور یَدْعُوْ اور یَرْمِیْ میں لام کلمہ میں ہیں اور ان کے بعد کوئی ضمیر وغیرہ بھی نہیں کہ حکم متوسط میں ہوتے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

قانون کیوں جاری کیا

ج ثلاثی مجرد کے بارے میں قانون مطلقا" ہے اور مزید فیہ میں یہ قانون اس وقت جاری ہوتا ہے جب حرف علت اصل میں سلامت نہ رہے (۱)

س اَقْوِلْ بِہٖ اور اَبْیِعْ بِہٖ میں یہ واوَ اور یاء مکسور ہیں قانون جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے ؟

ج شرط یہ ہے کہ فعل متصرف ہو یا اس کے متعلقات میں سے ہو اور یہاں یہ دونوں باتیں نہیں پائی جاتیں

س تَدْعِیْنَ اور تَنْہِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ اور تَنْہِیِیْنَ تھا یہ ناقص کا وزن تَفْعِلِیْنَ ہے یہاں قانون جاری کیا گیا جبکہ شرط یہ ہے کہ ناقص کا تَفْعِلِیْنَ نہ ہو

ج یہاں قانون وجوباً جاری نہیں کیا گیا بلکہ جس طرح تَدْعِیْنَ اور تَنْہِیْنَ پڑھنا جائز ہے اسی طرح تَدْعُوِیْنَ اور تَنْہِیِیْنَ پڑھنا بھی جائز ہے بلکہ صاحب (نغز ک) کے نزدیک اشمام بھی کر سکتے ہیں

س مَبِیْعٌ اجوف یائی کا اسم مفعول ہے کیا یہ قانون اس میں جاری ہوتا ہے ؟

ج یہاں یہ قانون وجوباً جاری نہیں ہوتا بلکہ اس میں دو صورتیں ہیں نمبر ۱۔ یاء کی حرکت ماقبل کو دینا مثلا" یہ اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا یاء

---

(۱) یہاں چونکہ اصل میں سلامت نہیں اس لئے قانون جاری ہو گیا ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

پر ضمہ ثقیل تھا ماقبل کو دیا پھر اس ضمہ کو کسرہ سے بدلا اب یاء اور واؤ کے درمیان التقائے ساکنین ہوا تو بعض حضرات یاء کو حذف کرتے ہیں کیونکہ واؤ علامت ہے اور علامت حذف نہیں ہوتی اب واؤ ساکن مظہر ماقبل مکسور ہے واؤ کو یاء سے بدلا مَبِیْعٌ بروزنِ مَفِیْلٌ ہو گیا۔ بعض حضرات واؤ کو حذف کرتے ہیں کیونکہ واؤ زائدہ ہے ان کے نزدیک مَبِیْعٌ بروزن مَفِعْلٌ ہو گیا دوسری صورت یہ ہے کہ اس صیغہ کو اپنی اصل پر رکھتے ہوئے مَبْیُوْعٌ پڑھیں گے گویا یہاں دو صورتیں ہیں ۱۔ نقلِ حرکت ۲۔ ثابت رکھنا

س سُوِلَ، مُسْتَهْزِءُوْنَ اصل میں کیا تھا اور یہاں واؤ اور یاء کے مضموم و مکسور ہونے کے باوجود قانون جاری کیوں نہیں کیا گیا؟

ج سُوِلَ اصل میں سُئِلَ تھا اور مُسْتَهْزِءُوْنَ اصل میں مُسْتَهْزِئُوْنَ تھا ہمزہ کو واؤ اور یاء سے بدلا سُوِلَ اور مُسْتَهْزِءُوْنَ ہو گیا چونکہ یہ ابدال جوازی ہے اس لئے قانون جاری نہیں کرتے اس لئے کہ شرط یہ ہے کہ واؤ اور یاء ابدال جوازی کے ساتھ ہمزہ سے بدل کر نہ آئی ہوں اگر ابدال وجوبی ہو تو قانون جاری ہوتا ہے

س کوئی ایسی مثال بتائیں جہاں واؤ اور یاء ہمزہ سے ابدال وجوبی کے ساتھ بدل کر آئے ہوں اور وہاں یہ قانون جاری ہوا ہو

Marfat.com

ج اس کی مثال جَائُوْنَ ہے جو اصل میں جَاءِيُوْنَ تھا یاء الف فاعل کے بعد واقع ہوئی اسے ہمزہ سے بدل دیا جَاءِءُوْنَ ہو گیا پھر دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلا اور یہ بدلنا واجب ہے اب جَاءِيُوْنَ ہو گیا یاء پر ضمہ ثقیل تھا ماقبل کو ساکن کر کے ضمہ اسے دیدیا اب یاء ساکن مظہر ماقبل مضموم ہے یاء کو واؤ سے بدلا دو واؤ ساکن اکٹھی ہو گئیں پہلی واؤ کو حذف کر دیا جَائُوْنَ ہو گیا

س يَجِيُوْنَ اور يَسُوْوْنَ جو اصل میں يَجِيْئُوْنَ اور يَسُوْئُوْنَ تھا ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور ہمزہ کو گرا دیا يَجِيُوْنَ اور يَسُوْوْنَ ہو گیا اب یہاں یاء اور واؤ دونوں مضموم ہیں باقی شرائط بھی پائی جاتی ہیں اس کے باوجود یہاں قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا؟

ج قانون جاری کرنے کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ ضمہ اور کسرہ ہمزہ سے منقول ہو کر نہ آئے ہوں یہاں ضمہ ہمزہ سے منقول ہوا ہے

س قَوِیَ اور رَحِيَ میں قانون کیوں نہیں جاری ہوتا؟

ج قانون میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس واؤ اور یاء کا ماقبل مفتوح نہ ہو اور یہاں مفتوح ہے

س قَاوِلٌ اور رَامِيٌ میں واؤ اور یاء مکسور رہیں یہ قانون کیوں جاری نہیں کرتے؟

ج قانون جاری کرنے کیلئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ واؤ اور یاء

سے پہلے الف نہ ہو یہاں الف پایا جاتا ہے لہذا قانون جاری نہیں ہو گا

تعلیل يَقُوْلُ، تَقُوْلُ، اَقُوْلُ، نَقُوْلُ اصل میں يَقْوُلُ تَقْوُلُ اَقْوُلُ اور نَقْوُلُ تھا واؤ پر ضمہ ثقیل تھا نقل کر کے ماقبل کو دیا يَقُوْلُ، تَقُوْلُ، اَقُوْلُ، نَقُوْلُ ہو گیا

يُقَالُ، تُقَالُ، اُقَالُ، نُقَالُ اصل میں يُقْوَلُ تُقْوَلُ اُقْوَلُ اور نُقْوَلُ تھا واؤ مفتوح ماقبل حرف صحیح ساکن واؤ کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دیا اور واؤ کو الف سے بدل دیا يُقَالُ، تُقَالُ، اُقَالُ اور نُقَالُ ہو گیا

قانون نمبر ۷ (واؤ اور یاء مفتوحہ کو الف سے بدلنا)

ہر واؤ اور یاء جو متوسط اور مفتوحہ ہو اصل میں سلامت نہ رہی ہو فعل متصرف یا اس کے متعلقات میں واقع ہو اس کا ماقبل حرف صحیح ساکن مظہر اور قابل حرکت ہو اس واؤ اور یاء کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دے کر واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیتے ہیں ایسا کرنا واجب ہے

نوٹ اگر وہ وزن اَفْعَلُ اسمی یا ملحق ہو یا رنگ و عیب کا معنی دیتا ہو یا اسم آلہ ہو تو پھر یہ قانون جاری نہیں ہو گا

Marfat.com

وضاحت

واوٴ اور یاء مفتوح ہوں اور انکا ماقبل حرف ساکن مظہر قابل حرکت ہو تو اس واوٴ کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں اس کے لئے کچھ وجودی اور کچھ عدمی شرائط ہیں

وجودی شرائط ۱- واوٴ اور یاء متوسط ہوں (یعنی عین کلمہ ہو)

۲- اصل میں سلامت نہ رہے ہوں- اصل سے مراد ماضی معلوم کا پہلا صیغہ ہے

۳- فعل متصرف میں واقع ہوں- فعل متصرف اسے کہتے ہیں جس کی تمام گردانیں پائی جاتی ہوں

۴- متعلقات فعل متصرف میں واقع ہوں - متعلقات سے مراد مصدر، مشتق اور وزن فعل، وزن عروضی کے ساتھ ہے

عدمی شرائط ۱- وہ کلمہ جس میں واوٴ اور یاء واقع ہوں وہ اسم کا وزن اَفْعَلُ نہ ہو اگر وزن اَفْعَلُ فعل کا ہو تو پھر یہ قانون جاری ہو گا

۲- وہ کلمہ ملحق نہ ہو ۳- رنگ و عیب کے معنیٰ میں نہ ہو

۴- اسم آلہ کا صیغہ نہ ہو

مثالیں ۱- فعل متصرف کی مثال یُقَالُ، یُبَاعُ اصل میں یُقْوَلُ اور یُبْیَعُ تھا تمام وجودی اور عدمی شرائط پائی جاتی ہیں واوٴ اور یاء کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دیا اور اسے الف سے بدل دیا

Marfat.com

۲- مَقَالٌ، مَبَاعٌ، مُقَالٌ، مُبَاعٌ اور مُضَافٌ اصل میں مَقْوَلٌ، مَبْيَعٌ، مُقْوَلٌ، مُبْيَعٌ اور مُضْيَفٌ تھا تمام وجودی اور عدمی شرائط پائی جاتی ہیں لہذا واؤ اور یاء کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دیا اور اسے الف سے بدل دیا مَقَالٌ وغیرہ ہو گیا

س اِنْوَعَدَ اور اِنْيَسَرَ نیز دَعْوَةٌ اور رَمْيَةٌ میں واؤ اور یاء مفتوح ماقبل ساکن ہے قانون جاری کیوں نہیں کرتے؟

ج قانون جاری کرنے کیلئے شرط یہ ہے کہ واؤ اور یاء متوسط ہوں یہ متوسط نہیں ہیں (۱)

س يَقْوُلُ اور يَبْيِعُ میں واؤ اور یاء متوسط ہیں قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا؟

ج یہ واؤ اور یاء مفتوح نہیں ہیں (۲)

س يَعْوَرُ، يَصْيَدُ میں واؤ اور یاء متوسط ہیں اور مفتوح بھی ہیں تو قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا؟

ج قانون میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ واؤ اور یاء اصل میں سلامت نہ رہی ہوں یہ اصل میں سلامت رہی ہیں

س مَا اَقْوَلَهٗ، مَا اَبْيَعَهٗ میں قانون جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے

ج یہاں واؤ اور یاء فعل غیر متصرف میں ہیں

---

۱ کیونکہ اِنْوَعَدَ اور اِنْيَسَرَ میں واؤ اور یاء فاء کلمہ میں ہیں اور دَعْوَةٌ اور رَمْيَةٌ میں لام کلمہ میں ہیں ۱۲ ہزاروی

۲ اس میں صرف نقل حرکت والا قانون جاری ہوگا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

س اَقْوَلُ اور اَبْيَعُ میں قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا ؟

ج یہ کلمہ اسم ہے اور اَفْعَلُ کے وزن پر ہے اور شرط یہ ہے کہ اگر اسم میں اَفْعَلُ کا وزن ہو تو قانون جاری نہیں ہو گا البتہ فعل میں یہ وزن ہو تو قانون جاری ہو گا جیسے اَخَافُ اور اَهَابُ اصل میں اَخْوَفُ اور اَهْوَبُ تھا

س قول اور بیع میں تقریباً تمام شرائط پائی جاتی ہیں قانون جاری نہ ہونے کی کیا وجہ ہے

ج واؤ اور یاء کا ماقبل ساکن نہیں (۱)

س قَوَّلَ اور بَيَّعَ میں پہلی واؤ اور یاء ساکن ہے اس کے باوجود قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا ؟

ج یہ واؤ اور یاء مدغم ہیں شرط یہ ہے کہ واؤ اور یاء ساکن مظہر ہوں

س قَاوَلَ اور بَايَعَ میں قانون جاری نہ ہونے کی کیا وجہ ہے ؟

ج یہاں واؤ اور یاء کا ماقبل اگرچہ ساکن ہے لیکن وہ حرکت کو قبول نہیں کرتا (کیونکہ الف پر حرکت نہیں آتی)

س اِجْوَنْدَرَ میں واؤ مفتوح ماقبل حرف ساکن قابل حرکت ہے یہاں قانون کیوں استعمال نہیں کیا گیا ؟

ج یہ اِحْرَنْجَمَ سے ملحق ہے اور شرط یہ ہے کہ وہ ملحق نہ ہو

---

۱ یہ قانون یعنی نقلِ حرکت اور الف سے بدلنا جاری نہیں ہو گا البتہ دوسرا قانون جاری ہو گا واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدلا جائے گا ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

س اِعْوَرَّ، اِصْیَدَّ، اِسْوَدَّ اور اِبْیَضَّ میں قانون کیوں نہیں جاری ہوا؟

ج ان میں پہلے دو عیب کا معنیٰ دیتے ہیں اور دوسرے دو رنگ کا معنیٰ دیتے ہیں شرط یہ ہے کہ وہ صیغہ رنگ و عیب کے معنیٰ میں نہ ہو

س مِقْوَلٌ اور مِبْیَعٌ میں قانون جاری نہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟

ج یہ اسمِ آلہ کے صیغے ہیں اور شرط یہ ہے کہ وہ اسم آلہ کا صیغہ نہ ہوں

تعلیل قَائِلٌ، بَائِعٌ اصل قَاوِلٌ اور بَایِعٌ تھا واؤ اور یاء الف فاعل کے بعد واقع ہوئیں اصل میں سلامت نہیں رہیں اس لئے اس واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدل دیا "قَائِلٌ، بَائِعٌ" ہو گیا۔
قُوَیْئِلٌ اور قُوَیْئِلَۃٌ، بُوَیْئِعٌ اور بُوَیْئِعَۃٌ اصل میں قُوَیْوِلٌ، قُوَیْوِلَۃٌ، بُوَیْیِعٌ اور بُوَیْیِعَۃٌ تھا واؤ یاء اسم فاعل میں یائے تصغیر کے بعد واقع ہوئے ہمزہ سے بدل دیا قُوَیْئِلٌ وغیرہ ہو گیا

قانون نمبر ۸ (واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدلنا)

ہر واؤ اور یاء جو الف فاعل کے بعد یا اسم فاعل کی یائے تصغیر کے بعد واقع ہوں اور اصل میں سلامت نہ رہی ہوں یا اس کی اصل نہ ہو اس واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے

Marfat.com

نوٹ شَاکٍ اور شَاکٌ شاذ ہیں

وضاحت

ہر واؤ اور یاء جو اسم فاعل میں الف فاعل یا یائے تصغیر کے بعد واقع ہوں اور اصل میں یعنی ماضی معروف میں سلامت نہ رہی ہوں تو اس واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے

مثال نمبر ۱ الف فاعل کے بعد واقِع ہوں جیسے قَاوِلٌ، بَایِعٌ میں واؤ اور یاء الف فاعل کے بعد واقع ہوئیں اور اصل یعنی قَالَ اور بَاعَ میں سلامت نہیں رہی ہیں لہٰذا انہیں ہمزہ سے بدل دیا قَائِلٌ اور بَائِعٌ ہو گیا

مثال نمبر ۲ یائے تصغیر کے بعد واقع ہوں جیسے قُوَیْوِلٌ، قُوَیْوِلَۃٌ، بُوَیْیِعٌ اور بُوَیْیِعَۃٌ میں واؤ اور یاء اسم فاعل میں یائے تصغیر کے بعد واقع ہوئے انہیں ہمزہ سے بدل دیا قُوَیْئِلٌ قُوَیْئِلَۃٌ، بُوَیْئِعٌ، بُوَیْئِعَۃٌ ہو گیا

مثال نمبر ۳ جس کی اصل نہ ہو جیسے سَایِفٌ یعنی صاحبِ سیف - یاء کو ہمزہ سے بدلا سَائِفٌ ہو گیا اس کی کوئی اصل یعنی ماضی معلوم نہیں ہے

س شَاکٍ اور شَاکٌ کے شاذ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

ج شَاکٍ اس کی اصل شَاوِکٌ ہے قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ واؤ کو ہمزہ سے بدل کر شَائِکٌ پڑھنا واجب ہوتا لیکن یہاں ابدال محض جائز

Marfat.com

ہے واجب نہیں یہاں تین صورتیں ہیں

۱ واؤ کو ہمزہ سے بدل کر شَاءٍ پڑھیں

۲ واؤ کو حذف کر کے شَاکٍ پڑھیں

۳ قلبِ مکانی کریں یعنی شَاوِکٌ کو شَاکِوٌ بنا دیا جائے واؤ لام کلمہ میں واقع ہوئی ماقبل اس کا مکسور ہے لہذا اسے یاء سے بدلا شَاکِیٌ ہو گیا یاء پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا اب یاء اور نون تنوین میں التقائے ساکنین ہوا یاء کو گرا دیا شَاکٍ ہو گیا

س عَاوِرٌ، صَایِدٌ، عُوَیْوِرٌ، عُوَیْوِرَۃٌ، صُوَیْیِدٌ اور صُوَیْیِدَۃٌ میں واؤ اور یاء الف فاعل اور اسم فاعل کی یائے تصغیر کے بعد واقع ہوئے یہاں قانون کیوں نہیں جاری کیا گیا ؟

ج اس قانون کو جاری کرنے کیلئے شرط یہ ہے کہ واؤ اور یاء اصل میں سلامت نہ رہے ہوں جبکہ یہاں یہ اصل میں سلامت رہے ہیں

تعلیل قِیَامٌ اصل میں قِوَامٌ تھا واؤ جمع میں عین کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوئی واحد میں سلامت نہیں رہی اس کا ماقبل مکسور ہے لہذا اس واؤ کو یاء سے بدلا قِیَامٌ ہو گیا قِیَامٌ اصل میں قِوَامٌ تھا واؤ مصدر میں عین کلمہ کی جگہ واقع ہوئی فعل میں سلامت نہیں رہی اس کا ماقبل مکسور ہے لہذا اسے یاء سے بدلا قِیَامٌ ہو گیا

Marfat.com

قانون نمبر ۹ (واؤ کو یاء سے بدلنا)

ہر واؤ جو مصدر یا جمع کے عین کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو فعل اور واحد میں سلامت نہ رہی ہو یا واحد میں ساکن ہو اور جمع میں الف سے پہلے ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو اسے یاء سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ لام کلمہ میں تعلیل نہ ہوئی ہو

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ واؤ ماقبل مکسور کو درج ذیل صورتوں میں یاء سے بدلنا واجب ہے

۱ مصدر میں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو بشرطیکہ فعل میں سلامت نہ رہی ہو

۲ جمع میں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو بشرطیکہ واحد میں سلامت نہ رہی ہو

۳ واحد میں ساکن ہو اور جمع میں الف سے پہلے ہو اور لام کلمہ میں تعلیل نہ ہوئی ہو

نوٹ ان تینوں صورتوں میں یہ بھی شرط ہے کہ واؤ کا ماقبل مکسور ہو

مصدر کی مثال رِیَامٌ اصل میں قِوَامٌ تھا اس کے فعل یعنی ماضی قَامَ میں واؤ سلامت نہیں رہی تو یہاں واؤ کو یاء سے بدلا قِیَامٌ ہو گیا

Marfat.com

جمع کی مثال قِیَامٌ قَوَائِلُ کی جمع ہے قَائِلٌ اصل میں قَاوِلٌ تھا واؤ کو ہمزہ سے بدلا گیا لہذا واحد میں واؤ سلامت نہیں رہی اب جمع میں واؤ کو یاء سے بدل کر قوائل کو قیائل پڑھنا واجب ہے

واحد میں ساکن اور جمع میں الف سے پہلے ہونے کی مثال حِیَاضٌ (حَوْضَةٌ کی جمع ہے) اور رِیَاضٌ (رَوْضٌ اور رَوْضَةٌ کی جمع) ہے واحد میں واؤ ساکن ہے اور جمع جو اصل میں حِوَاضٌ اور رِوَاضٌ ہے اس میں واؤ الف سے پہلے ہے لہذا اس واؤ کو یاء سے بدل کر حِیَاضٌ، رِیَاضٌ پڑھتے ہیں

احترازی صورتیں

س عِوَضٌ میں واؤ ماقبل مکسور ہے اور یہ واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں بھی ہے یہاں قانون کیوں نہیں جاری ہوا؟

ج اس قانون کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ واؤ جمع میں ہو یا مصدر میں، یہ نہ تو جمع میں ہے اور نہ مصدر میں

س قِوَامٌ جو باب مُفَاعَلَة کا مصدر ہے اس میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے؟

ج واؤ کو یاء سے بدلنے کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ اگر وہ مصدر میں ہو تو اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو یعنی واؤ سلامت نہ رہی ہے جبکہ قَاوَمَ میں واؤ سلامت ہے

Marfat.com

س عَاوِدُ کی جمع عِوَارُ میں واؤ عین کلمہ کی جگہ پر ہے ماقبل مکسور ہے اور یہ الف سے پہلے بھی ہے قانون جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

ج اس کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ واؤ واحد میں سلامت نہ رہی ہو اور یہاں سلامت رہی ہے

س عَوْدُ کی جمع عِوَدَةٌ میں واؤ واحد میں ساکن ہے تو جمع کے صیغے میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلا

ج اس لئے کہ جمع میں واؤ الف سے پہلے نہیں ہے جبکہ شرط یہ ہے کہ واحد میں ساکن ہو اور جمع میں الف سے پہلے ہو

س طِوَالٌ میں واؤ الف سے پہلے ہے اور یہ جمع کا صیغہ ہے یہاں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلا ؟

ج اس لئے کہ اس کے واحد یعنی طَوِیْلٌ میں واؤ ساکن نہیں ہے

س دَوَامُ اور دَوَارُ اور اسی طرح دُوَامُ اور دُوَارُ میں واؤ کو یاء سے نہیں بدلا گیا اس کی کیا وجہ ہے ؟

ج واؤ کو یاء سے بدلنے کیلئے شرط یہ ہے کہ اس کا ماقبل مکسور ہو یہاں مفتوح اور مضموم ہے

س دُءْیَانٌ میں ہمزہ کو واؤ سے بدلا دُوْیَانٌ ہو گیا واؤ اور یاء اکٹھے ہوئے پہلا ساکن ہے لہذا واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کیا تو دُیَّانٌ ہو گیا۔ ۔۔۔۔ اسم کے آخر میں واقع ہوئی اس کا ماقبل مضموم

ہے لہذا ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا تو رِیَانٌ ہو گیا اس کی جمع رِوَاءٌ آتی ہے واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے اور اس کا ماقبل مکسور ہے تو واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلا (۱)

ج اس قانون کے اجراء کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ اس کے لام کلمہ میں تعلیل نہ ہوئی ہو جبکہ یہاں تعلیل ہوئی ہے (۲)

نوٹ

صرف بہتراں کے مصنف فرماتے ہیں کہ لام کلمہ کے مُعَلَّلْ نہ ہونے کی شرط صرف جمع سے متعلق ہے مصدر سے نہیں لیکن بعض شارحین نے یہ شرط مصدر کے ساتھ بھی لگائی ہے تاکہ اِلْتِوَاءٌ اور اِسْتِوَاءٌ کو اس قانون سے خارج کر دیا جائے حالانکہ یہ دونوں اس قانون سے پہلے ہی خارج ہیں کیونکہ ان کے فعل میں واؤ سلامت ہے جبکہ شرط یہ ہے کہ واؤ فعل میں سلامت نہ رہی ہو یعنی اِلْتَوٰی اور اِسْتَوٰی ہے اور یہاں واؤ سلامت ہے

تعلیل

مَسِیْدٌ اصل میں مَسْوِدٌ تھا واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہوئے ان میں سے پہلا ساکن ہے اور کسی دوسرے حرف سے بدل کر نہیں آیا لہذا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کیا تو مَسِیْدٌ ہو گیا

---

۱ حالانکہ جمع میں واؤ الف سے پہلے ہے اور واحد میں ساکن ہے ۱۲ ہزاروی

۲ کیونکہ رِوَاءٌ اصل میں رِوَایٌ تھا یاء الف زائد کے بعد طرف میں واقع ہوئی ہے ہمزہ سے بدل دیا ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

قانون نمبر ۱۰ (واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کرنا)

اگر واؤ اور یاء ایک کلمہ میں یا جو ایک کلمہ کے حکم میں ہو اس میں جمع ہو جائیں [۱] اور اسم کا وزن اَفْعَلُ بھی نہ ہو ان میں سے پہلا ساکن لازم ہو اور کسی حرف سے بدلا ہوا نہ ہو یا دوسری واؤ مطلقاً لام کلمہ ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام واجب ہے البتہ اگر واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں یائے تصغیر کے بعد ہو اور مکبر میں متحرک ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا جائز ہے واجب نہیں

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی ایک کلمہ میں یا ایسے دو کلموں میں جو ایک کے حکم میں ہوں واؤ اور یاء اکٹھے ہو جائیں تو واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کرتے ہیں لیکن اس کیلئے شرط یہ ہے کہ

۱ وہ کلمہ اَفْعَلُ کے وزن پر اسم نہ ہو

۲ ان میں سے پہلا حرف ساکن ہو اور کسی دوسرے حرف سے بدلا ہوا نہ ہو

۳ اگر دوسرا واؤ لام کلمہ ہو تو یہ تبدیلی مطلقاً ہوگی۔

---

۱ واؤ اور یاء جمع ہوں یہ حکم عام ہے خواہ یاء پہلے ہو جیسے سَیْوِدٌ یا واؤ پہلے ہو جیسے مُسْلِمِیَّ جو اصل میں مُسْلِمُوْیَ تھا ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

نوٹ

واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے لیکن اگر وہ واؤ عین کلمہ ہو اور یائے تصغیر کے بعد ہو اور اسم مکبر میں متحرک ہو تو اس صورت میں واؤ کو یاء سے بدلنا واجب نہیں ہو گا بلکہ جائز ہو گا لیکن اگر اسے یاء سے بدل دیں تو ادغام واجب ہو گا

س ایک کلمہ کے حکم میں ہونے کا کیا مطلب ہے

ج دو کلموں کے درمیان اتنا اتصال ہو کہ وہ ایک کلمہ معلوم ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ کو جب یائے متکلم کی طرف مضاف کریں تو اضافت کی وجہ سے جمع کا نون گر جائے گا اب واؤ اور یاء اکٹھے ہو گئے ان میں سے پہلا یعنی واؤ ساکن بھی ہے اور کسی حرف سے بدلا ہوا بھی نہیں ہے لہذا اس واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کیا مُسْلِمُيَّ ہو گیا یاء مشدد اسم متمکن میں ضمہ کے بعد واقع ہوئی لہذا ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مُسْلِمِيَّ ہو گیا یہاں مُسْلِمُوْنَ اور یاء متکلم دو الگ الگ کلمہ ہیں لیکن اب یہ ایک کلمہ کے حکم میں ہیں

س قانون میں یہ بتایا گیا کہ واؤ ساکن ثانی مطلقاً لام کلمہ ہو اس کا کیا مطلب ہے اور اس کی کوئی مثال دیں

ج اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی حرف سے بدلا ہوا ہو یا نہ ہو اس میں مطلقاً قانون جاری ہو گا جیسے مَدَاعِيُّ اصل میں مَدَاعِوْوٌ تھا یہاں واؤ ساکن مظہر ماقبل مکسور ہے واؤ کو یاء سے بدلا مَدَاعِيْوٌ ہو گیا

Marfat.com

اب واؤ جو لام کلمہ کے مقابلہ میں ہے اسے یاء سے بدل کر ادغام کیا مَدَاعِیٌّ ہو گیا یہاں یاء ساکن واؤ سے بدل کر آئی ہے لیکن اس کے باوجود قانون جاری کیا کیونکہ جب واؤ ثانی لام کلمہ ہو تو قانون مطلقاً جاری ہو گا

مثالیں

ا واؤ اور یاء ایک کلمہ میں ہوں جیسے مَیْوِدٌ سے سَیِّدٌ

۲ واؤ اور یاء ایسے دو کلموں میں ہو جو ایک کلمہ کے حکم میں ہو جیسے مُسْلِمِیَّ

۳ واؤ ثانی لام کلمہ ہو جیسے مَدَاعِوُوٌ سے مَدَاعِوٌ اور مَدَاعِیُوٌ سے مَدَاعِیٌّ

۴ عین کلمہ واؤ یائے تصغیر کے بعد اور مکبر میں متحرک ہو جیسے مِقْوَلٌ اور مِقْوَلَۃٌ سے مُقَیِّلٌ

س آخری مثال کی وضاحت کریں

ج مِقْوَلٌ اور مِقْوَلَۃٌ سے اسم تصغیر مُقَیْوِلٌ اور مُقَیْوِلَۃٌ آتی ہے یہاں واؤ یائے تصغیر کے بعد عین کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوئی اور مکبر یعنی مِقْوَلٌ میں متحرک بھی ہے لہذا مُقَیْوِلٌ کی واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کیا مُقَیِّلٌ ہو گیا

س کیا پہلی تین صورتوں اور اس صورت کا حکم ایک جیسا ہے ؟

ج ان میں فرق ہے کیونکہ اس آخری صورت میں واؤ کو یاء سے بدلنا واجب نہیں محض جائز ہے

Marfat.com

س مَقالٌ کی تصغیر مُقَیوِلٌ میں واؤ کو یاء سے بدلنا جائز ہے یا واجب۔ اگر واجب ہے تو کیوں ؟

ج یہاں واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے کیونکہ مکبر میں واؤ نہیں ہے

س مَقُولٌ اصل میں کیا تھا اور اس میں تعلیل کیسے ہوئی ؟

ج مَقُولٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا واؤ پر ضمہ ثقیل تھا نقل کر کے ماقبل کو دیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک واؤ کو گرا دیا مَقُولٌ ہو گیا

س مَقُولٌ کی تصغیر مُقَیوِلٌ میں واؤ کو یاء سے بدلنا جائز ہے یا واجب اگر واجب ہے تو کیوں ؟

ج یہاں واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے کیونکہ جواز کی صورت میں شرط یہ ہے کہ اسم مکبر میں واؤ موجود بھی ہو اور متحرک بھی اب یہاں جو واؤ گری ہے وہ مَقْوُوْلٌ کی پہلی واؤ ہے اسم مکبر میں واؤ عین کلمہ میں باقی نہیں رہی — اور اگر دوسری واؤ کو گرایا جائے تو مَقُولٌ کی واؤ اگرچہ عین کلمہ ہے لیکن ساکن ہے

س اُوَرِیَ میں واؤ اور یاء ایک کلمہ میں پائے جاتے ہیں ان میں سے پہلا ساکن ہے قانون جاری کیوں نہیں کیا جاتا ؟

ج یہ واؤ اور یاء اگرچہ ایک کلمہ میں ہیں لیکن اکٹھے نہیں ہیں

س اَبُو یَعْقُوبَ میں واؤ اور یاء اکٹھے ہیں قانون جاری کیوں نہیں ہوا ؟

ج یہ دو کلمے ہیں اور ایک کلمہ کے حکم میں بھی نہیں ہیں

Marfat.com

س اَیْوَمُ میں واوَ اور یاء اکٹھے ہیں کلمہ بھی ایک ہے یہاں واوَ کو یاء سے بدل کر ادغام کیوں نہیں کیا ؟

ج یہ اسم میں اَفْعَلُ کا وزن ہے اور یہ قانون سے مستثنٰی ہے

س قَوِیَ میں واوَ اور یاء جمع ہیں واوَ کو یاء سے کیوں نہیں بدلا ؟

ج یہاں ان دونوں میں سے پہلا حرف ساکن نہیں ہے

س قَوْیَ میں واوَ اور یاء اکٹھے ہیں پہلا ساکن بھی ہے یہاں تبدیلی کیوں نہیں ہوئی ؟

ج یہاں سکون عارضی ہے جبکہ شرط یہ ہے کہ وہ لازمی ہو

س بُوْیِعَ اور دِیْوَانٌ میں قانون کیوں جاری نہیں ہوتا ؟

ج شرط یہ ہے کہ ساکن حرف کسی دوسرے حرف سے بدل کر نہ آیا ہو جب کہ بُوْیِعَ کا واوَ الف سے بدل کر آیا ہے اور دِیْوَانٌ کی یاء' واوَ سے بدل کر آئی ہے

س رُؤْیَا جو اصل میں رُءْیَا تھا یہاں واوَ اور یاء اکٹھے ہیں قانون کیوں نہیں جاری کرتے ؟

ج قانون میں شرط یہ ہے کہ واوَ ثانی لام کلمہ ہو تو قانون مطلقاً جاری ہوتا ہے یہاں لام کلمہ یاء مطلق ہے واوَ مطلق نہیں ہے

Marfat.com

قوانین و تعلیلات ابواب ناقص

تعلیل

دُعَاءٌ اصل میں دُعَاوٌ تھا واؤ الف زائدہ کے بعد طرف میں واقع ہوئی اس کو ہمزہ سے بدل دیا دُعَاءٌ ہو گیا

تعلیل

اِدِّعَاءَةٌ اور مِدْعَاءَانِ اصل میں اِدِّعَاوَةٌ اور مِدْعَاوَانِ تھا واؤ الف زائدہ کے بعد طرف کے حکم میں واقع ہوئی' اس کو ہمزہ سے بدل دیا اِدِّعَاءَةٌ اور مِدْعَاءَانِ ہو گیا

قانون نمبر ۱ (حرفِ علت کو ہمزہ سے بدلنا)

ہر وہ حرف علت جو الف زائدہ کے بعد طرف یا طرف کے حکم میں واقع ہو اس کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ وہ حرف علت جو الف زائدہ کے بعد طرف میں یا طرف کے حکم میں واقع ہو اسے ہمزہ سے بدلنا ضروری ہے

س طرف میں ہونے کا کیا مطلب ہے ؟

ج اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حرفِ علت کلمہ کے آخر میں ہو

س حکمِ طرف کا کیا مطلب ہے ؟

Marfat.com

ج اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حرفِ علت جو لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور حرفِ غیرلازم کے مل جانے کی وجہ سے درمیان میں آ جائے

س حرفِ غیرلازم کا کیا معنیٰ ہے ؟

ج حرفِ غیرلازم سے مراد یہ ہے کہ اگر اس زائد حرف کو دور کیا جائے (یا بدل دیا جائے) تو صیغہ کا معنیٰ برقرار رہے جیسے تاء عارضی اور تثنیہ و جمع کی علامتیں [1]

مثالیں

۱ وہ واؤ اور یاء جو الف زائدہ کے بعد طرف میں واقع ہوں جیسے دُعَاوٌ اور رِضَایٌ واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدلا دُعَاءٌ اور رِضَاءٌ ہوگیا

۲ واؤ اور یاء الف زائدہ کے بعد طرف کے حکم میں واقع ہوں جیسے اِدّعَاوَۃٌ، مِدْعَاوَانِ، شَکَّایَۃٌ، مِرْمَایَانِ میں واؤ اور یاء کو ہمزہ سے بدلا تو اِدّعَاءَۃٌ، مِدْعَاءَانِ، شَکَّاءَۃٌ، مِرْمَاءَانِ ہوگیا

۳ حرف علت الف، الف زائدہ کے بعد طرف میں واقع ہو جیسے صَحْرَا میں راء اور الف کے درمیان امتدادِ صوت کیلئے ایک الف کا اضافہ کیا اب یہاں دوسرا الف، الفِ زائدہ کے بعد واقع ہوا اسے ہمزہ سے بدلا صَحْرَاءُ ہوگیا

---

۱ مطلب یہ ہے کہ لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو اور اس کے بعد ایسا حرف مل جائے جو مقامِ زوال میں ہو جیسے اِدّعَاوَۃ کی تاء ہے یا وہ حرف جو مقام تغیر میں ہو جیسے علامتِ تثنیہ کیونکہ یہ نصبی و جری حالت میں بدلتی رہتی ہیں ۱۲ ابزاردی

س ثَنَایَانِ میں حرف علت الف زائدہ کے بعد حکم طرف میں واقع ہوا ہے اسے ہمزہ سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج قانون میں شرط یہ ہے کہ اس حرف علت کے بعد جو حرف زائد ہو وہ غیرلازم ہو لیکن یہاں الف نون غیرلازم نہیں ہیں کیوں کہ کلام عرب میں اس کا مفرد ثِنْیَۃٌ مستعمل نہیں ہے[1]

س دَاوِیٌ اور ذَائِیٌ میں حرفِ علت کو ہمزہ سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج یہ اصل میں دَوْوِیٌ اور ذَوْوِیٌ تھے واؤ کو خلاف قیاس الف سے بدلا لھذا یہ الف زائدہ نہیں ہے جبکہ قانون میں شرط یہ ہے کہ وہ حرفِ علت الف زائدہ کے بعد واقع ہو یہ الف اصلی ہے

س شَقَاوَۃٌ، هِدَایَۃٌ، دِرَایَۃٌ میں حرفِ علت الفِ زائدہ کے بعد واقع ہوا اسے ہمزہ سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج قانون میں شرط یہ ہے کہ وہ حرفِ علت طرف میں یا حکم طرف میں واقع ہو یہاں دونوں باتیں نہیں پائی جاتیں

س یہ بات تو واضح ہے کہ حرف علت طرف میں واقع نہیں ہے لیکن حکم طرف میں کیسے نہیں جبکہ آخر میں حرف زائدہ کے آنے کی وجہ سے درمیان میں آگیا

ج حکم طرف کا مطلب یہ ہے کہ آخر میں ایسا حرف متصل ہو جو غیر لازم ہو جبکہ یہاں تاء لازم ہے اس لئے کہ اس کو دور کرنے کے بعد صیغہ کا معنی برقرار نہیں رہتا

---

[1] اس لئے کہ ثَنَایَانِ دو تاروں سے بنی ہوئی رسی کو کہتے ہیں جس کا واحد مستعمل نہیں ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

تعلیل

دُعِیٌ اصل میں دُعِوٌ تھا واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوئی اس کا ماقبل مکسور ہے لہذا اس واؤ کو یاء سے بدل دیا دُعِیٌ ہو گیا

قانون نمبر ۲ (واؤ کو یاء سے بدلنا)

جو واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے اگر واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو اور اس سے پہلے حرف پر کسرہ ہو تو کسرہ کی مناسبت سے اس واؤ کو یاء سے بدلنا ضروری ہو گا جیسے دُعِیٌ اور دَاعِیَۃٌ اصل میں دُعِوٌ اور دَاعِوَۃٌ تھا واؤ کو یاء سے بدل دیا

س هِوَعِدٌ اور رِعَوَضٌ میں واؤ ماقبل مکسور ہے اسے یاء ت کیوں نہیں بدلتے ؟

ج قانون یہ ہے کہ وہ واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو یہاں واؤ فاء کلمہ اور عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے

س عَصَوٌ دَلْوٌ اور یَدْعُوْ میں قانون جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے ؟

ج اجرائے قانون کیلئے شرط یہ ہے کہ واؤ کا ماقبل مکسور ہو جبکہ یہاں مفتوح ، ساکن اور [illegible] ہے

قانون نمبر۳ (یاء کو الف سے بدلنا)

ہر واؤ اور یاء جو فعل کے آخر میں واقع ہو اور مفتوح ہو لیکن اس کا فتحہ غیر اعرابی ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو ماقبل کے کسرہ کو فتحہ سے بدلنا جائز ہے اس کے بعد یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے اور یہ بنو طے کی لغت کے مطابق ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کلمہ کے آخر میں یاء مفتوحہ ہو لیکن یہ فتحہ غیر اعرابی ہو اور اس یاء کا ماقبل مکسور ہو تو ماقبل حرف کے کسرہ کو فتحہ سے بدلنا جائز ہے لیکن اگر اسے فتحہ سے بدل دیں تو بنو طے قبیلہ کی لغت کے مطابق اس یاء کو الف سے بدلنا واجب ہو جائے گا جیسے دُعِیَ اور رَضِیَ جس کو دُعٰی اور رَضٰی پڑھتے ہیں

بعض صرفیوں کے نزدیک یہ قانون فعل کے ساتھ خاص ہے اسی لئے قَاضِیَ کو قَاضَا کسی نے نہیں پڑھا لیکن کچھ دوسرے حضرات کے نزدیک یہ قانون ماضی ثلاثی مجرد میں اور اسم فاعل جو فَاعِلَۃٌ کے وزن پر ہو اس میں بھی جاری ہوتا ہے ماضی ثلاثی مجرد کی مثال گزر چکی ہے اور اسم فاعل کی مثال یہ ہے

دَاعِیَۃٌ اور وَاقِیَۃٌ کو دَاعَاۃٌ اور وَاقَاۃٌ پڑھتے ہیں بعض حضرات کے نزدیک یہ قانون اس جمع کے ساتھ خاص ہے جو مَفَاعِلُ کے وزن پر ہو جیسے مَهَارِیَ اور صَحَارِیَ کو مَهَارَا اور صَحَارَا پڑھتے ہیں

Marfat.com

نوٹ

یہ قانون ماضی ثلاثی مجرد میں قیاسی ہے اور اسم فاعل فَاعِلَۃٌ نیز جمع بروزن مَفَاعِلُ میں غیر قیاسی ہے اور کم استعمال ہوتا ہے

س هِیَ میں یاء آخر میں واقع ہے اور ماقبل مکسور ہے یہاں قانون جاری ہو گا یا نہیں ؟

ج یہاں قانون جاری نہیں ہو گا کیونکہ یہ فعل نہیں ہے

س لَنْ یَّدْمِیَ فعل بھی ہے اور یاء مفتوحہ ماقبل مکسور بھی ہے یہاں قانون کیوں نہیں جاری کرتے ؟

ج چونکہ یہاں فتحہ اعرابی ہے اور شرط یہ ہے کہ فتحہ اعرابی نہ ہو لہذا قانون جاری نہیں ہو گا

تعلیل

یَدْعُوْ، تَدْعُوْ، اَدْعُوْ، نَدْعُوْ اصل میں یَدْعُوُ، تَدْعُوُ، اَدْعُوُ، نَدْعُوُ تھا واؤ پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا یَدْعُوْ، تَدْعُوْ، اَدْعُوْ، نَدْعُوْ ہو گیا

قانون نمبر ۴ (واؤ کو ساکن کرنا)

ہر واؤ اور یاء جو مضموم یا مکسور ہو اور لام کلمہ کے مقابلہ میں ضمہ یا کسرہ کے بعد ہو تو اس واؤ اور یاء کی حرکت کو دور کرتے ہیں یعنی اگر ضمہ سے پہلے کسرہ اور اس کے بعد واؤ مدہ ہو یا کسرہ سے پہلے ضمہ اور اس کے بعد یائے مدہ ہو تو اب واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو

Marfat.com

دیتے ہیں اور اگر یہ صورتیں نہ ہوں تو حرکت کو گرا دیتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ واؤ اور یاء ابدال جوازی کے ساتھ ہمزہ سے بدل کر نہ آئے ہوں ہو نیز یہ ضمہ اور کسرہ ہمزہ سے منقول بھی نہ ہوں

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر لام کلمہ کے مقابلہ میں واؤ یا یاء ہو تو اس کی حرکت کو دور کر دیتے ہیں اور اس کی دو صورتیں ہیں

۱ اگر ضمہ سے پہلے کسرہ اور اس کے بعد واؤ مدہ ہو یا کسرہ سے پہلے ضمہ اور اس کے بعد یائے مدہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں جیسے دَاعُوْنَ اور رَامُوْنَ اصل میں دَاعِوُوْنَ اور رَامِیُوْنَ تھا یہاں واؤ اور یاء مضموم ہیں ان کا ماقبل مکسور ہے اور ان کے بعد واؤ مدہ ہے لہذا واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی پھر رَامِیُوْنَ والی صورت میں یاء ساکن منظر ماقبل ضمہ ہے یاء کو واؤ سے بدل دیا اور اب دونوں مثالوں میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلی واؤ کو حذف کر دیا دَاعُوْنَ اور رَامُوْنَ ہو گیا

تَدْعِیْنَ اور تَنْهِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ اور تَنْهَیِیْنَ تھے واؤ اور یاء مکسور اور ماقبل مضموم ہے اور ان کے بعد یائے مدہ ہے لہذا واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی تَدْعُوِیْنَ والی صورت میں واؤ ساکن منظر ماقبل کسرہ ہے لہذا واؤ کو یاء سے بدلا

اور پھر دونوں صورتوں میں دو یاء ساکن جمع ہونے کی وجہ سے پہلی یاء کو گرا دیا تَدْعِیْنَ اور تَنْہِیْنَ ہو گیا

۲ دوسری صورت یعنی جب مندرجہ بالا شرائط نہ پائی جائیں تو اس کی چھ صورتیں بنتی ہیں جو درج ذیل نقشہ سے ظاہر ہیں ان تمام صورتوں میں واؤ اور یاء کی حرکت نقل کرنے کی بجائے گرا دیتے ہیں

نمبر شمار	نقشہ / صورت	مثالیں
۱	یاء مضموم ماقبل مکسور ہو لیکن اس کے بعد واؤ مدہ نہ ہو	يَرْمِيُ، تَرْمِيُ، اَرْمِيُ، نَرْمِيُ
۲	واؤ مضموم ہو اس کے بعد واؤ مدہ بھی ہو لیکن ماقبل کسرہ نہ ہو	يَدْعُوُوْنَ، تَدْعُوُوْنَ
۳	واؤ مضموم ہو لیکن ماقبل مکسور نہ ہو اور اس کے بعد واؤ مدہ بھی نہ ہو	يَدْعُوُ، تَدْعُوُ، اَدْعُوُ، نَدْعُوُ
۴	یاء مکسور ماقبل مضموم ہو لیکن اس کے بعد یائے مدہ نہ ہو	بِتَرَامِيٍ
۵	یاء مکسور ہو اسکے بعد یائے مدہ بھی ہو لیکن اسکا ماقبل مضموم نہ ہو	تَرْمِيِيْنَ
۶	یاء مکسور ہو لیکن نہ تو اسکے ماقبل مضموم ہو اور نہ اسکے بعد یاء مدہ ہو	بِرَامِيٍ

Marfat.com

ف

۱ ان صورتوں میں تمام مثالوں کی تعلیلات خود کیجئے

۲ اس قانون کے اجراء کیلئے شرط یہ ہے کہ واؤ اور یاء ہمزہ سے ابدال جوازی کے ساتھ بدل کر نہ آئی ہوں اور نہ ہی انکا ضمہ اور کسرہ ہمزہ سے منقول ہو

س لَنْ یَّدْعُوَ اور لَنْ یَّرْمِیَ میں قانون کیوں نہیں جاری کرتے ؟

ج اس لئے کہ یہاں واؤ اور یاء مضموم یا مکسور نہیں بلکہ مفتوح ہیں

س بِوِعَادٍ، بِوُعُوْدٍ، قُوُوْلٌ، سُوُوْلٌ میں قانون کیوں جاری نہیں ہوتا ؟

ج اس لئے کہ یہ واؤ اور یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں نہیں

س عَصَوٌ، دَلْوٌ، رَمْیٌ، ظَبْیٌ، بِعَصَوٍ، بِدَلْوٍ، بِرَمْیٍ، بِظَبْیٍ میں واؤ اور یاء کو ساکن کیوں نہیں کرتے ؟

ج کیونکہ اس واؤ اور یاء کا ماقبل مضموم یا مکسور نہیں بلکہ مفتوح اور ساکن ہے

س قَارِیٌ، مُسْتَھْزِیٌ، قَارِیُوْنَ، مُسْتَھْزِیُوْنَ میں قانون جاری کیوں نہیں کرتے ؟

ج اس لئے کہ یہ یاء ہمزہ سے بدل کر آئی ہے اور یہ ابدال جوازی ہے

س ابدالِ وجوبی کی صورت میں کیا حکم ہے ؟

Marfat.com

ج ابدالِ وجوبی ہو تو قانون جاری ہو گا جیسے جاءٍ اور جاءُوْنَ اصل میں جائِیٌ اور جائِئُوْنَ تھا

نوٹ

اس کی تعلیل کی تفصیل اجوف کے قانون نمبر ۶ کے تحت دیکھیں

س یَجِیْئُوْنَ اور یَسُوْءُوْنَ میں قانون کیوں جاری نہیں ہوا ؟

ج یہ اصل میں یَجِیْئُوْنَ اور یَسُوْءُوْنَ تھا ہمزہ کی حرکت نقل کر کے یاء اور واؤ کو دی ہمزہ کو گرا دیا یہاں قانون جاری نہیں ہوتا کیونکہ یہ حرکت ہمزہ سے منقول ہے

تعلیل

یُدْعَیَانِ اور تُدْعَیَانِ اصل میں یُدْعَوَانِ اور تُدْعَوَانِ تھے واؤ اصل میں تیسری جگہ تھی (دَعَوَ) اب چوتھی جگہ آگئی ماقبل کی حرکت اس واؤ کے مخالف ہے (فتح ہے) لہذا واؤ کو یاء سے بدلا تو یُدْعَیَانِ اور تُدْعَیَانِ ہو گیا

قانون نمبر ۵ (واؤ کو یاء سے بدلنا)

ہر وہ واؤ جو اصل میں تیسری جگہ ہو جب اس سے آگے بڑھ جائے اور ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر واؤ اصل میں یعنی ماضی معروف کے

پہلے صیغہ میں یا سہ حرفی مصدر میں تیسری جگہ پر ہو اور اس کے ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو اب اگر وہ واؤ چوتھی، پانچویں یا چھٹی جگہ پر چلی جائے تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے

مثالیں

۱ جب چوتھی جگہ واقع ہو جیسے یُدْعَوَانِ، تُدْعَوَانِ میں واؤ چوتھی جگہ پر ہے اور ماقبل یعنی عین کلمہ کی حرکت اس کے مخالف ہے لہذا اسے یاء سے بدلا یُدْعَیَانِ، تُدْعَیَانِ ہو گیا

۲ جب پانچویں جگہ واقع ہو جیسے اِدَّعَوَ (اصل میں اِدْتَعَوَ تھا) یہاں واؤ پانچویں جگہ واقع ہوئی ہے کیونکہ دال مشدد ہے اور واؤ کے ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہے لہذا اسے یاء سے بدلا اب یاء متحرک اس کا ماقبل مفتوح ہو اسے الف سے بدلا اِدَّعٰی ہو گیا

۳ واؤ چھٹی جگہ پر واقع ہو جیسے اِسْتَدْعَوَ میں واؤ چھٹی جگہ ہے ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہے لہذا واؤ کو یاء سے بدلا اب یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدلا اِسْتَدْعٰی ہو گیا

اگر واؤ ساتویں جگہ پر واقع ہو تو یہاں تین صورتیں ہوں گی

(۱) قانون جاری نہیں ہو گا جیسے اِسْتِدْعَاوٌ کی واؤ ساتویں جگہ پر واقع ہے اصل میں تیسری جگہ تھی لیکن چونکہ اس کا ماقبل متحرک نہیں لہذا واؤ کو یاء سے نہیں بدلیں گے بلکہ الف

Marfat.com

زائدہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ سے بدلیں گے اس طرح یہ اِسْتِدْعَاءٌ ہو گیا

(۲) قانون جاری ہو گا اس صورت میں یہ قید لگائی گئی ہے کہ واؤ مدہ ضمہ کے بعد نہ ہو تو قانون جاری ہو گا چونکہ اِسْتِدْعَاوٌ میں یہ شرط پائی جاتی ہے لہذا اس واؤ کو یاء سے بدلا اِسْتِدْعَایٌ ہو گیا اور چونکہ یہ یاء الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی ہے لہذا اسے ہمزہ سے بدلا اِسْتِدْعَاءٌ ہو گیا

(۳) محققین کے نزدیک اگر واؤ الف سے بدل جاتی ہو تو اسے یاء سے نہیں بدلیں گے جیسے یُدْعٰی، تُدْعٰی، اُدْعٰی، اِسْتَدْعٰی لیکن اِسْتِدْعَاوٌ میں چونکہ یہ واؤ الف سے نہیں بدلتی لہذا اسے یاء سے بدلیں گے پھر یاء کو ہمزہ سے بدلتے ہیں اس طرح اِسْتِدْعَاءٌ ہو جاتا ہے

س یَدْعُوْ میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج قانون یہ ہے کہ واؤ کے ماقبل حرف کی حرکت اس کے مخالف ہو یہ موافق ہے

س مَدْعُوٌّ میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج ہم نے کہا تھا کہ ضمہ کے بعد واؤ ساکنہ نہ ہو یہاں ضمہ کے بعد واؤ ساکن ہے (یعنی واؤ مدغمہ ساکن ہے)

Marfat.com

تعلیل

دُعَاۃٌ اصل میں دَعَوَۃٌ تھا واؤ متحرک اس کا ماقبل مفتوح ہے اسے الف سے بدل دیا پھر فاء کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے بدل دیا تاکہ مفرد کے ساتھ التباس لازم نہ آئے مثلاً(۱) صَلٰوۃٌ زَکٰوۃٌ اَنَاۃٌ مفرد ہیں

قانون نمبر ٦

ناقص کی جو جمع فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہو اس کے فاء کلمہ کو حرکت ضمہ دینا واجب ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جب ناقص کی جمع فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہو تو فاء کلمہ کو ضمہ دینا واجب ہے تاکہ مفرد کے ساتھ اس کا التباس لازم نہ آئے جیسے دَعَوَۃٌ اور رَمَیَۃٌ میں واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے اس واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیا دَعَاۃٌ اور رَمَاۃٌ ہو گیا اب فاء کلمہ کو ضمہ دیا دُعَاۃٌ اور رُمَاۃٌ ہو گیا کیونکہ اگر ضمہ نہ دیتے تو دَعَاۃٌ اور صَلٰوۃٌ ایک جیسے ہوتے پتہ نہ چلتا کہ دَعَاۃٌ مفرد ہے یا جمع

س ضَرَبَۃٌ، وَعَدَۃٌ، قَلَلَۃٌ یہ جمع فَعَلَۃٌ وزن پر ہے قانون کیوں نہیں

---

(۱) اس لئے کہ دُعَاۃٌ جمع مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

جاری کرتے

ج اس قانون کو جاری کرنے کے لئے شرط یہ ہے کہ فَعَلَۃٌ کا وزن ناقص سے ہو اور یہ ناقص سے نہیں ہے (۲)

تعلیل

دِعِیٌّ اصل میں دُعُوْوٌ تھا واؤ اسم متمکن کے آخر میں واقع ہوئی جمع کا صیغہ ہے اور اس واؤ سے پہلے واؤ مدہ زائدہ ہے لہذا اس واؤ کو یاء سے بدل دیا دُعُوْیٌ ہو گیا واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہوئے ان میں سے پہلا ساکن ہے اور یہ واؤ کسی حرف سے بدل کر بھی نہیں آئی لہذا واؤ کو یاء کیا اور یاء کا یاء میں ادغام کر دیا دُعِیٌّ ہو گیا یاء مشدد اسم متمکن کے آخر میں واقع ہوئی اس کا ماقبل مضموم ہے اس لئے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا دُعِیٌّ ہو گیا پھر دال کے ضمہ کو یاء ثانی کی مناسبت سے کسرہ سے بدل دیا دِعِیٌّ ہو گیا

قانون نمبر ۷ (واؤ لازم ماقبل مضموم کو یاء سے بدلنا)

ہر واؤ جو لازم ہو ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو اسم متمکن کے آخر میں جمع کے صیغہ میں واقع ہو اس کا ماقبل مضموم ہو یا واؤ مدہ زائدہ ہو تو اس کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔ اگر مفرد میں ہو اور ماقبل مضموم ہو تو بھی اسے یاء سے بدلنا واجب ہے اور اگر مفرد میں

کیونکہ پہلی مثال صحیح دوسری مثال ناقص اور تیسری اجوف کی ہے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

میں اس واؤ سے پہلے واؤ مدہ زائدہ ہو تو اسے یاء سے بدلنا جائز ہے واجب نہیں البتہ اگر واؤ مدہ زائدہ سے پہلے ایک اور واؤ متحرک ہو تو اس صورت میں یہاں تبدیلی واجب ہوگی

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر اسم متمکن کے آخر میں ایسی واؤ ہو جو لازم ہو اور ہمزہ سے بدل کر بھی نہ آئی ہو اس کا ماقبل مضموم ہو یا واؤ مدہ زائدہ ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلتے ہیں یہاں پانچ صورتیں ہیں چار صورتوں میں واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے اور ایک صورت میں جائز ہے

وضاحت صورت اول

واؤ لازم اسم متمکن جمع کے آخر میں واقع ہو (۱) اور ماقبل واؤ مدہ زائدہ ہو مثال دُعُوْوٌ بروزنِ فُعُوْلٌ یہاں واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے (اس کی مکمل تعلیل گزر چکی ہے)

وضاحت صورت دوم

واؤ لازم جمع کے صیغہ میں اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو جیسے دَلْوٌ کی جمع اَدْلُوٌ ہے اس میں واؤ آخر میں واقع ہوئی اور ماقبل مضموم ہے واؤ کو یاء سے بدلا اَدْلِیٌ ہو گیا

---

۱ واؤ لازم سے مراد یہ ہے کہ عامل کے بدلنے سے وہ کسی دوسرے سے نہ بدلے مثلاً "ذُوْ" حالت نصب میں ذا اور حالت جر میں ذِیْ ہو جاتا لہٰذا اس کی واؤ لازم نہیں ۱۲ ہزاروی

یاء کا ماقبل مضموم ہے اس کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا ـ یاء پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا اب یاء اور نون تنوین میں التقائے ساکنین ہوا یاء کو حذف کر دیا اَدْلٍ ہو گیا (یہاں بھی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے)

وضاحتِ صورتِ سوم

مفرد میں واؤ لازم اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو جیسے تَبَنُّوٌ واؤ کو یاء سے بدلا تَبَنُّیٌ ہو گیا یاء کا ماقبل مضموم ہے اس کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تَبَنِّیٌ ہو گیا یاء پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا اب یاء اور نون تنوین میں التقائے ساکنین ہو گیا لہذا یاء کو گرا دیا تو تَبَنٍّ ہو گیا (یہاں بھی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے)

وضاحت صورت چہارم

واؤ لازم اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو اور اس سے پہلے واؤ مدہ زائدہ ہو تو یہاں واؤ کو یاء سے بدلنا جائز ہے واجب نہیں جیسے مَدْعُوْوٌ میں واؤ اسمِ متمکن کے آخر میں ہے اور اس سے پہلے واؤ مدہ زائدہ ہے اس کی تعلیل اس طرح ہو گی کہ واؤ کو یاء سے بدلا مَدْعُوْیٌ ہو گیا اب واؤ اور یاء ایک کلمہ میں اکٹھے ہوئے اور پہلا ساکن ہے لہذا واؤ کو یاء سے بدلا مَدْعُیٌّ ہو گیا پھر یاء کی مناسبت کی وجہ سے عین کلمہ کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا مَدْعِیٌّ ہو گیا

Marfat.com

وضاحت صورت پنجم

واوٗ لازم اسم متمکن مفرد کے آخر میں واقع ہو اس سے پہلے واوٗ مدہ زائدہ ہو اور اس سے پہلے واوٗ متحرک ہو اس صورت میں واوٗ لازم کو یاء سے بدلنا واجب ہو گا جیسے مَقْوُوْوٌ واوٗ کو یاء سے بدلا مَقْوُوْیٌ ہو گیا اب واوٗ اور یاء ایک کلمہ میں اکٹھے ہوئے ان میں سے پہلا ساکن ہے لہذا واوٗ کو یاء سے بدلا اور یاء میں ادغام کر دیا مَقْوُیٌّ ہو گیا اب یاء کی مناسبت سے واوٗ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مَقْوِیٌّ ہو گیا

نوٹ

یہ صیغہ باب فَعِلَ یَفْعَلُ لفیف مقرون نہیں ہے بلکہ مضاعف ثلاثی اور لفیف مقرون کا مجموعہ ہے باب فَعَلَ یَفْعُلُ قَوَّیَقُوُّ ہے

س لفظِ ذُوْ میں واوٗ اسم متمکن کے آخر میں واقع ہوئی اور اس کا ماقبل مضموم ہے یہاں واوٗ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج یہ واوٗ لازم نہیں بلکہ عارضی ہے کیونکہ حالت نصب و جر میں یہ بدل جاتی ہے

س کُفُوًا میں واوٗ کو یاء سے نہیں بدلتے۔کیوں ؟

ج قانون یہ ہے کہ وہ واوٗ ہمزہ سے بدل کر نہ آئی ہو جبکہ کُفُوًا اصل میں کُفُؤًا تھا ہمزہ کو واوٗ سے بدلا

س یَدْعُوْ میں واوٗ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے ؟

Marfat.com

ج قانون یہ ہے کہ وہ واؤ اسم میں ہو اور یہ فعل میں ہے

س هُوَ اسم ہے اس میں یہ قانون کیوں نہیں جاری ہوا ؟

ج قانون یہ ہے کہ وہ اسم متمکن ہو یہ غیر متمکن ہے

س قُوُوْلٌ میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج یہ واؤ درمیان میں ہے جبکہ قانون یہ ہے کہ وہ اسم متمکن کے آخر میں ہو

س عَصَوٌ، دَلوٌ، دَاعِوٌ میں واؤ اسم کے آخر میں واقع ہوئی ہے یہاں قانون کیوں نہیں جاری کیا جاتا ؟

ج قانون یہ ہے کہ اس واؤ سے پہلے واؤ مدہ زائدہ ہو یا کوئی حرف مضموم ہو اور یہاں واؤ سے پہلے حرف مفتوح، مکسور اور ساکن ہے نہ تو مضموم ہے اور نہ ہی واؤ مدہ زائدہ ہے

•

قانون نمبر ۸

جو یاء مُشَدَّد یا مُخَفَّف اسم متمکن کے آخر میں ہو اگر اس سے پہلے ایک حرف مضموم ہو تو ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے اور اگر دو حرف مضموم ہوں تو دوسرے کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے جبکہ پہلے حرف کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا جائز ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جب اسم متمکن کے آخر میں یائے مشدد یا مخفف ہو تو اس سے پہلے دو حرف مضموم ہوں گے یا ایک اگر ایک

حرف مضموم ہو تو اس کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہو گا جیسے مَرْمُوْیٌ میں واؤ کو یاء سے بدلا اور یاء کا یاء میں ادغام کر دیا مَرْمُیٌّ ہو گیا یہاں یاء سے پہلے ایک حرف پر ضمہ ہے اسے کسرہ سے بدل دیا مَرْمِیٌّ ہو گیا اور اگر یاء سے پہلے دو حرفوں پر ضمہ ہو تو دوسرے حرف کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہو گا جبکہ پہلے حرف کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا جائز ہے جیسے دُعُیٌّ میں یاء سے پہلے دو حرفوں پر ضمہ ہے اس لئے اسے دُعِیٌّ اور دِعِیٌّ پڑھ سکتے ہیں

نوٹ

اس کی مکمل تعلیل قاعدہ نمبر۷ کے تحت گزر چکی ہے یہ دونوں مثالیں یائے مشدد سے متعلق ہیں یائے مخفف کی مثالیں یہ ہیں تَبَمُّیٌ (اس کی تعلیل بھی گذر چکی ہے) میں یاء سے پہلے ایک حرف پر ضمہ ہے لہذا اسے کسرہ سے بدلنا واجب ہو گا دوسری مثال دُخُوٌ ہے یہاں (۱) واؤ کو یاء سے بدلا دُخُیٌ ہو گیا یاء مخفف اور اس سے پہلے دو حرفوں پر ضمہ ہے خاء کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے جبکہ راء کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا جائز ہے لہذا اسے دُخِیٌ ، دِخِیٌ پڑھ سکتے ہیں

نوٹ

صرف بہتر ال کے مصنف نے فرمایا ہے کہ عام کتبِ صَرف کے مطابق پہلے حرف کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا جائز نہیں ہے البتہ کھیولی کے نزدیک جائز ہے

---

۱ کیونکہ واؤ اسم متمکن کے آخر میں ضمہ کے بعد ہے اسے یاء سے بدلا ۱۲ ہزاردی

تعلیل

دَوَاعٍ میں تعلیل کی چارہ رتیں بیان کی گئی ہیں

۱ دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِوٌ ماواو لام کلمہ میں واقع ہوئی اس کا ماقبل مکسور ہے لہذا اسے یاء سے بدلا دَوَاعِیٌ ہو گیا یاء پر ضمہ ثقیل تھا گرا دیا اب یاء اور نون تنوین میں التقاء ساکنین ہو گیا یاء کو بھی گرا دیا دَوَاعٍ ہو گیا

۲ دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِوُ تھا (یعنی واؤ پر تنوین نہیں ہے) واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوئی اور اس کا ماقبل مکسور ہے لہذا واؤ کو یاء سے بدلا پھر یاء پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا اور اس کے عوض آخر میں تنوین لے آئے اب یاء اور نون تنوین میں التقاء ساکنین ہو گیا یاء کو گرا دیا دَوَاعٍ ہو گیا

۳ دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِوُ تھا واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوئی اس کا ماقبل مکسور ہے لہذا اسے یاء سے بدلا دَوَاعِیُ ہو گیا اب یاء اور اس کے ضمہ دونوں کو گرا دیا اور اس کے بدلے آخر میں تنوین لے آئے دَوَاعٍ ہو گیا

۴ دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِوُ تھا واؤ مَفَاعِلُ کے آخر میں واقع ہوئی اس سے پہلے کسرہ ہے لہذا اسے یاء سے بدلا اب حالت رفع اور حالت جر میں یاء کو اس کی حرکت سمیت گرا دیا اور اس کے عوض آخر میں تنوین لے آئے دَوَاعٍ ہو گیا

Marfat.com

قانون نمبر۹ (غیر منصرف کے آخر میں واقع یاء کو حذف کرنا)

ہر وہ یاء جو غیر منصرف کے آخر میں واقع ہو اس کو حالت رفع اور حالت جر میں حذف کر کے اس کے عوض کلمہ کے آخر میں تنوین لانا واجب ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر اسم غیر منصرف کے آخر میں یاء واقع ہو تو اسے دو صورتوں میں یعنی حالت رفع و جر میں حذف کر کے اس کے بدلے میں تنوین لاتے ہیں [1] اور ایسا کرنا واجب ہے

مثالیں

ا جیسے دَوَاعٍ اصل میں دَوَاعِوُ تھا واؤ کا ماقبل مکسور ہے واؤ کو یاء سے بدلا یہ یاء غیر منصرف کے آخر میں واقع ہوئی لہذا اسے حرکت سمیت گرا دیا اور اس کے عوض تنوین لے آئے دَوَاعٍ ہو گیا

۲ دَوَامٍ اصل میں دَوَامِیُ تھا یاء کو اس کی حرکت سمیت گرا دیا اور آخر میں تنوین لے آئے دَوَامٍ ہو گیا

س مَبَایِعُ مَفَاعِلُ کے وزن پر ہے اور اسم غیر منصرف ہے یہاں یاء کو کیوں نہیں گراتے ؟

ج یہ یاء وسط میں واقع ہوئی ہے جبکہ قانون یہ ہے کہ اسم کے آخر میں ہو

س رَاَیتُ صَحَارِیَ اور رَاَیتُ جَوَارِیَ میں یاء غیر منصرف کے آخر میں واقع ہوئی ہے یہاں اسے نہ گرانے کی کیا وجہ ہے ؟

ا لیکن حالت نصب میں اسے حذف نہیں کرتے اس لئے کہ فتح خفیف حرکت ہے جو حالت نصبی میں یاء پر آسکتی ہے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

ج یہ قانون حالت رفع و جر سے متعلق ہے جبکہ پیش کی گئی مثال میں حالت نصب ہے لہٰذا یہاں قانون جاری نہیں ہو گا

تعلیل

لَمْ يَدْعُ لَمْ يُدْعَ کو الی آخرہ يَدْعُوْ اور يُدْعٰی سے بنایا گیا جب ان صیغوں کے شروع میں لم جازمہ جحدیہ لے آئے تو ان کے آخر میں جزم دے دی پانچ پانچ صیغوں میں جزم کی علامت حرف علت کا گر جانا ہے سات سات صیغوں میں نون اعرابی کا گرنا اور دو دو صیغوں میں کسی حرف کا نہ گرنا ہے کیونکہ یہ دو صیغے (جمع مونث غائب و حاضر) مبنی ہیں اور مبنی وہ ہوتا ہے جس کے عامل کے بدلنے سے اس میں کوئی تبدیلی نہ آئے اب یہ لَمْ يَدْعُ اور لَمْ يُدْعَ آخر تک ہو گیا

قانون نمبر ۱۰ (مضارع کے آخر سے حرفِ علت کو گرانا)

ہر حرف علت جو ساکن ہو ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو اور فعل مضارع کے آخر میں واقع ہو حرف جازمہ کے داخل ہونے اور امر حاضر معروف بناتے وقت اسے حذف کرنا واجب ہے اگر یہ مضارع حالت وقف میں ہو تو حرف علت کو گرانا جائز ہے اور جب اس کے ساتھ ضمیر فاعل یا ء نون تاکید لگایا جائے تو حرف علت واپس لوٹ آتا ہے اور یہ واجب ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر مضارع کے آخر میں حرف علت ساکن ہو اور وہ ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو تو جب اس مضارع پر کوئی حرف

Marfat.com

جازم داخل ہو یا امر حاضر معروف بنایا جائے تو اس حرف علت کو گرانا واجب ہے

مثالیں

لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَرْمِ، لَمْ یَخْشَ، اصل میں یَدْعُوْ، یَرْمِیْ اور یَخْشٰی تھا یہاں مضارع کے آخر میں حرف علت واؤ، یاء، الف ساکن ہے اور یہ ہمزہ سے بدل کر نہیں آئے جب ان کے شروع میں حرف جازم لَمْ داخل کیا تو آخر سے حرف علت گر گیا لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَرْمِ، لَمْ یَخْشَ ہو گیا

اُدْعُ، اِرْمِ، اِخْشَ اصل میں تَدْعُوْ، تَرْمِیْ، تَخْشٰی تھا جب اس سے امر حاضر معروف بنایا تو علامت مضارع کو گرا دیا اس کے بعد پہلا حرف ساکن ہے اور ساکن سے ابتداء محال ہے لہذا شروع میں ہمزہ وصل لے آئے اور آخر سے حرف علت کو گرا دیا اُدْعُ، اِرْمِ، اِخْشَ ہو گیا

حالت وقف میں مضارع کے آخر سے حرف علت ساکن کو گرانا جائز ہے جیسے وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ اصل میں یَسْرِیْ تھا وقف کی وجہ سے حرف علت کو گرا دیا

نوٹ

بعض اوقات حالت غیر وقف میں بھی حرف علت کو گرا دیتے ہیں جیسے قرآن پاک میں آتا ہے مَا کُنَّا نَبْغِ یہ اصل میں نَبْغِیْ ہے حالت وقف بھی نہیں ہے لیکن یہاں حرف علت گرایا جاتا ہے

اگر فعل کے ساتھ ضمیر فاعل یا نون تاکید مل جائے تو یہ گرا ہوا حرف علت واپس آجاتا ہے جیسے لَمْ یَدْعُوْا، لَمْ یَرْمِیَا، لَمْ یَخْشَیَا اسی طرح اُدْعُوَنَّ، اِرْمِیَنَّ، اِخْشَیَنَّ

Marfat.com

نوٹ

نون تاکید کے سلسلہ میں صرف امر کی مثال دی ہے کیونکہ نفی جحد بلم میں نون تاکید نہیں آتا

س لَنْ تَدْعُوَ ، لَنْ تَرْمِیَ میں حرف علت فعل مضارع کے آخر میں ہے اسے کیوں نہیں گراتے ؟

ج یہ حرفِ علت متحرک ہے جبکہ قانون یہ ہے کہ وہ ساکن ہو

س یَجْرُوْ ، تَجْرُوْ ، اَجْرُوْ ، نَجْرُوْ میں حرف علت ساکن ہے اسے نہ گرانے کی کیا وجہ ہے

ج قانون یہ ہے کہ وہ حرف علت ، ہمزہ سے بدل کر نہ آیا ہو جبکہ یہ ہمزہ سے بدل کر آیا ہے اصل میں یَجْرُءُ وغیرہ تھا

س یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ میں یہ قانون جاری ہو گیا نہیں ؟

ج چونکہ یہاں حرفِ علت آخر میں نہیں ہے اس لئے قانون جاری نہیں ہو گا

اعتراض

آپ کا کہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ لَمْ یَقُلْ اور لَمْ یَبِعْ میں حرف علت گرا ہوا ہے

جواب یہاں حرف علت کا گرنا اس قانون کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ التقائے ساکنین کی وجہ ہے کیونکہ لَمْ جازمہ کی وجہ سے یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ کا آخر ساکن ہو گیا جبکہ عین کلمہ یعنی یَقُوْلُ کا واؤ اور یَبِیْعُ کی یاء پہلے سے ساکن ہیں اب التقائے ساکنین ہو گیا تو اس لئے حرفِ علت کو گرا دیا

Marfat.com

تعلیل

لِتُدْعُوْنَّ اصل میں لِتُدْعَوُا تھا جب اس کے ساتھ نون ثقیلہ ملایا گیاتو واؤ اور نون مدغمہ کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہو گیا چونکہ یہ التقائے ساکنین جائز نہیں ہے اور پہلا ساکن غیر مدہ جمع کی واؤ ہے لہذا اسے ضمہ کی حرکت دی لِتُدْعَوُنَّ ہو گیا۔

لِتُدْعِنَّ اصل میں لِتُدْعَیْ تھا جب اس کے ساتھ نون ثقیلہ ملایا گیا تو یاء اور نون مدغمہ کے درمیان التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ ہو گیا جو جائز نہیں لہذا یاء کو کسرہ دیا کیونکہ ساکن کو جب حرکت دی جاتی ہے تو کسرہ کی دی جاتی ہے اس طرح لِتُدْعِنَّ ہو گیا۔

قانون نمبر ۱۱

(التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ میں جمع کی واؤ کو ضمہ دینا)

جس جگہ التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ واقع ہو اور ان میں سے پہلا ساکن غیر مدہ جمع کی واؤ ہو تو اسے عام طور پر ضمہ دیتے ہیں

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جب التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہو اور پہلا ساکن جمع کی واؤ غیر مدہ ہو تو اسے ضمہ دیتے ہیں (مکمل تعامل گزر چکی ہے)

س عام طور پر (غالبا) کا کیا مطلب ہے ؟

Marfat.com

ج اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ قانون اکثریہ ہے کُلّیہ نہیں ہے یعنی بعض اوقات یہ نافذ نہیں ہوتا اس لئے عام طور پر لَتُدْعَوُنَّ پڑھتے ہیں لیکن کبھی کبھی واوٗ کو ضمہ دینے کی بجائے کسرہ دے کر لَتُدْعَوِنَّ پڑھتے ہیں

س یہاں واوٗ کو کسرہ کیوں دیتے ہیں ؟

ج لفظ "لَوْ" میں جب واوٗ کو حرکت دی جاتی ہے تو کسرہ کی حرکت اکثر طور پر دیتے ہیں جیسے لَوِ اسْتَطَعْنَا پڑھنا اکثر ہے اور لَوُاسْتَطَعْنَا پڑھنا اقل ہے اس کی اتباع میں بعض اوقات جمع کی واوٗ کو بھی کسرہ دیتے ہیں

س جمع کی واوٗ اور "لَوْ" کی واوٗ میں کیا مناسبت ہے ؟

ج جمع کی واوٗ اور "لَوْ" کی واوٗ میں مناسبت یہ ہے کہ دونوں واوٗ غیر مدہ ہیں

نوٹ

بعض اوقات لفظ "لَوْ" کی واوٗ کو بھی ضمہ دیتے ہیں

س اِضْرِبُوْا کے ساتھ جب نون ثقیلہ ملایا جائے تو واوٗ کو گرا دیتے ہیں ضمہ کیوں نہیں دیتے ؟

ج چونکہ قانون یہ ہے کہ واوٗ غیر مدہ ہو یہ واوٗ مدہ ہے (جب مدہ ہو تو اسے گرا دیتے ہیں)

Marfat.com

س   لَوِ اسْتَطَعْنَا میں لَوْ کی واؤ کو ضمہ اکثر طور پر نہیں دیتے بلکہ اقل طور پر دیتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے ؟

ج   قانون یہ ہے کہ وہ جمع کی واؤ ہو جبکہ یہ واؤ جمع کی نہیں ہے اگرچہ یہاں التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ واقع ہو رہا ہے (اس لئے کسرہ اکثر طور پر دیتے ہیں ضمہ اقل طور پر)

تعلیل

دُعْیٰ اصل میں دُعْوٰی تھا واوٗ فُعْلیٰ اسمی میں لام کلمہ میں واقع ہوئی اس واؤ کو یاء سے بدل دیا دُعْیٰ ہو گیا

قانون نمبر ۱۲   (لام کلمہ واؤ کو یاء سے بدلنا)

جب فُعْلیٰ اسمی میں واؤ لام کلمہ کی جگہ واقع ہو تو اسے یاء سے بدلنا واجب ہے اور فَعْلیٰ اسمی میں اس کے برعکس عمل ہوتا ہے ۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے اگر فُعْلیٰ اسمی کے لام کلمہ کے مقابلہ میں واؤ آجائے تو اسے یاء سے بدلنا واجب ہو گا جیسے دُعْیٰ عُلْیٰ اور دُنْیَا اصل میں دُعْوٰی، عُلْوٰی، دُنْوٰی تھا یہ واؤ فُعْلیٰ اسمی کے لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوئی اس لئے اسے یاء سے بدل دیا

Marfat.com

اور اگر فَعلٰی اسمی ہو اور اس کا لام کلمہ یاء ہو تو اسے واؤ سے بدلنا واجب ہو گا جیسے تقوٰی اور رَقوٰی اصل میں تَقیٰ اور رَبقیٰ تھا یہاں یاء فَعلٰی اسمی کے لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوئی ہے اسے واؤ سے بدل دیا

س وُعدٰی، قُولٰی فُعلٰی اسمی ہے اس کی واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج اس لئے کہ یہ واؤ فاء اور عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے جبکہ قانون یہ ہے کہ وہ لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو

س غُزوٰی فُعلٰی کے وزن پر ہے اس میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلا گیا ؟

ج چونکہ یہ فُعلٰی صفتی ہے جبکہ یہ قانون فُعلٰی اسمی کے بارے میں ہے

س صَدیٰ فَعلٰی کے وزن پر ہے اس میں یاء کو واؤ سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج یہ فَعلٰی صفتی ہے جبکہ یہ قانون فَعلٰی اسمی کے بارے میں ہے

تعلیل

دنو اصل میں دَمُیَ تھا یاء فعل کے آخر میں ضمہ کے بعد واقع ہوئی

Marfat.com

لہذا اس یاء کو واؤ سے بدل دیا

قانون نمبر ۱۳ (فعل کے آخر میں یاء ماقبل مضموم کو واؤ سے بدلنا)

ہر وہ یاء جو فعل کے آخر میں ضمہ کے بعد واقع ہو اسے واؤ سے بدلنا واجب ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جب فعل کے آخر میں یاء آئے اور اس سے پہلے والا حرف مضموم ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہو گا جیسے دَمُیَ کی یاء کو واؤ سے بدل کر دَمُوَ پڑھتے ہیں

س بُیِعَ میں یاء کا ماقبل مضموم ہے اس یاء کو واؤ سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج چونکہ یہ یاء فعل کے درمیان میں ہے اور قانون یہ ہے کہ فعل کے آخر میں ہو اس لئے اسے واؤ سے نہیں بدلا جاتا

س تَرَامٍ اصل میں تَرَامُیٌ تھا یہاں یاء کلمہ کے آخر میں ہے اور اس کا ماقبل مضموم ہے اسے واؤ سے کیوں نہیں بدلا گیا ؟

ج تَرَامُیٌ اسم ہے جبکہ قانون فعل سے متعلق ہے

س تَرَامُیٌ سے تَرَامٍ کیسے بنایا گیا ؟

ج یاء مُخَفَّفْ اسم متمکن کے آخر میں واقع ہوئی اس کا ماقبل

مضموم ہے لہذا ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا اب یاء پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا تو یاء اور نون تنوین میں التقائے ساکنین ہو گیا یاء کو گرا دیا تَرَامٍ ہو گیا

س رُخِيَ اور خُشِيَ میں یاء فعل کے آخر میں واقع ہوئی ہے اسے واؤ سے کیوں نہیں بدلا گیا ؟

ج قانون یہ ہے کہ یاء کا ماقبل مضموم ہو یہاں مکسور ہے

تعلیل

رَخَايَا کو رَخِيَّةٌ سے بناتے ہیں رَخِمَةٌ اصل میں رَخِيُوَةٌ تھا جمع اقصیٰ بنانے کیلئے اس کے پہلے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا دوسرے حرف کو فتحہ دیا تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ لے آئے الف کے بعد والے حرف یعنی یاء کو کسرہ دے دیا وحدت کی تاء اور تنوین تمکن کو حذف کر دیا رَخَايِوُ ہو گیا یاء الف مَفَاعِلُ کے بعد واقع ہوئی اسے ہمزہ سے بدل دیا اب رَخَائِوُ ہو گیا واؤ لام کلمہ کی جگہ ہے اور اس کا ماقبل مکسور ہے اس واؤ کو یاء سے بدل دیا رَخَاءِيُ ہو گیا اب ہمزہ الف کے بعد اور یاء سے پہلے ہے اور مفرد میں یہ ہمزہ یاء سے پہلے نہیں تھا لہذا اس ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدل دیا رَخَايِيُ ہو گیا اب یاء متحرک اس کا ماقبل مفتوح ہے یاء کو الف سے بدل دیا رَخَايَا ہو گیا

قانون نمبر ۱۴

(ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدلنا)

ہر وہ ہمزہ جو الفِ مَفَاعِلُ کے بعد اور یاء سے پہلے واقع ہو اور مفرد میں یاء سے پہلے نہ ہو اس ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے اور اگر مفرد میں واؤ الف کے بعد اور چوتھی جگہ واقع تو ہمزہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے

نوٹ

اَشْیَاءُ کی جمع اَشَاوٰی اور ھَدِیَّۃٌ کی جمع ھَدَاوٰی شاذ ہیں

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر الفِ مَفَاعِلُ کے بعد ہمزہ واقع ہو اور ہمزہ کے بعد یاء ہو تو اس ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ مفرد میں یہ ہمزہ یاء سے پہلے نہ ہو اس کی مثال رَخَایَا (رَخِیَّۃٌ کی جمع) اور خَطَایَا (خَطِیْئَۃٌ کی جمع) ہے رَخَایَا کی تعلیل اور قانون کا اِجراء چند سطر پہلے گزر چکا ہے خَطِیْئَۃٌ سے جمع اقصیٰ بناتے ہوئے پہلے حرف یعنی خاء کو اپنے حال پر چھوڑا دوسرے حرف کو فتحہ دیا گے تیسری جگہ یعنی طاء کے بعد جمع اقصیٰ کی علامت الف لے آئے الف کے بعد والے حرف یعنی یاء کو کسرہ دے دیا تاۓ وحدت اور تنوینِ تمکن کو حذف کر دیا خَطَایِئُ ہو گیا یہ یاء الفِ مَفَاعِلُ کے بعد واقع ہوئی اسے ہمزہ سے بدل دیا خَطَاءِءُ ہو گیا دو ہمزے اکھٹے ہو گئے جن میں سے پہلا مکسور رہے لہذا دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا خَطَاءِیُ ہو گیا اب ہمزہ الف

مَفَاعِلْ کے بعد اور یاء سے پہلے واقع ہوا مفرد میں یاء سے پہلے نہیں تھا لہذا اسے یاء مفتوحہ سے بدلا خَطَایَیُ ہو گیا اب یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدلا خَطَایَا ہو گیا

اور اگر الفِ مَفَاعِلْ کے بعد اور یاء سے پہلے ہمزہ ہو اور مفرد میں واؤ الف کے بعد اور چوتھی جگہ واقع ہو تو جمع اقصیٰ میں ہمزہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے جیسے اِدَاوَۃٌ اور ہِرَاوَۃٌ مفرد ہیں اور یہاں واؤ چوتھی جگہ الف کے بعد واقع ہوئی جمع اقصیٰ بناتے وقت پہلے حرف کو فتحہ دیا دوسرے کو اپنے حال پر چھوڑا تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ لے آئے الف کے بعد والے حرف یعنی پہلے سے موجود الف کو ہمزہ سے بدل دیا تائے وحدت اور تنوین تمکن کو حذف کر دیا اَدَاءِوٌ اور هَرَاءِوٌ ہو گیا واؤ لام کلمہ کی جگہ واقع ہوئی اس کا ماقبل مکسور ہے لہذا اسے یاء سے بدل دیا اَدَاءِیُ اور هَرَاءِیُ ہو گیا ہمزہ الفِ مَفَاعِلْ کے بعد اور یاء سے پہلے واقع ہوا مفرد میں ہمزہ یاء سے پہلے نہیں تھا البتہ مفرد میں واؤ چوتھی جگہ الف کے بعد واقع ہوئی لہذا جمع اقصیٰ میں ہمزہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے جب اسے واؤ مفتوحہ سے بدلا اَدَاوَیُ اور هَرَاوَیُ ہو گیا یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدلا اَدَاوٰی اور هَرَاوٰی ہو گیا

س اَشَاوٰی اور هَدَاوٰی کو صاحبِ کتاب نے شاذ قرار دیا ہے اس کی وضاحت کریں

ج اَشَاوِیٰ اَشْیَاءُ کی جمع اور ھَدَاوِیٰ ھَدِیَّۃٌ کی جمع ہے اِشْیَاءُ سے جمع اقصیٰ بناتے وقت پہلے حرف کو اس کی حالت پر چھوڑا دوسرے حرف یعنی شین کو فتحہ دیا تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ لے آئے الف کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا اس حرف کے بعد الف ہے لہذا الف کو ماقبل کے مکسور ہونے کی وجہ سے یاء سے بدل دیا اَشَایِیْءُ ہو گیا ہمزہ کو ماقبل کی جنس کر کے ادغام کر دیا اَشَایِیُّ ہو گیا یائے مدغم کو حذف کر دیا اَشَایِیُ ہو گیا یاء الفِ مَفَاعِلُ کے بعد واقع ہوئی اس کو ہمزہ سے بدل دیا اَشَاءِیُ ہو گیا

ھَدِیَّۃٌ سے جمع اقصیٰ بناتے وقت پہلے حرف کو اس کے حال پر چھوڑا دوسرے حرف کو فتحہ دیا تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ لے آئے الف کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا تائے وحدت اور تنوین تمکن کو حذف کر دیا ھَدَایِیُ ہو گیا یاء الف مفاعل بعد واقع ہوئی اسے ہمزہ سے بدل دیا ھَدَاءِءُ ہو گیا ایک کلمہ میں دو ہمزے اکٹھے ہو گئے ان میں سے پہلا مکسور ہے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا ھَدَاءِیُ ہو گیا اب اَشَاءِیُ اور ھَدَاءِیُ میں ہمزہ الفِ مَفَاعِلُ کے بعد اور یاء سے پہلے واقع ہوا اور مفرد میں یاء سے پہلے نہیں تھا لہذا قانون کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدلتے ۔ لیکن اس کو واؤ سے بدل دیا حالانکہ واؤ سے بدلنے کی

Marfat.com

شرط نہیں پائی جاتی لہذا یہاں اسے یاء سے بدلنے کی بجائے واوٗ سے بدلنا شاذ ہے (اسے اَشَاوٰی اور ھَدَاوٰی پڑھتے ہیں)

س شَرَائِفُ (شَرِیْفَۃٌ کی جمع) میں ہمزہ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے جبکہ یہ ہمزہ جمع اقصیٰ میں الفِ مَفَاعِلُ کے بعد ہے ؟

ج قانون یہ ہے کہ وہ ہمزہ الفِ مَفَاعِلُ کے بعد اور یاء سے پہلے ہو یہاں یاء سے پہلے نہیں ہے

س جَائِیَۃٌ کی جمع جَوَاءٍ ہے جمع اقصیٰ جَوَاءِیُ بنتا ہے یہاں ہمزہ الف مَفَاعِلُ کے بعد اور یاء سے پہلے ہے اسے یاء سے کیوں نہیں بدلا گیا ؟

ج اس قانون کے اِجراء کیلئے شرط یہ ہے کہ: مفرد میں ہمزہ یاء سے پہلے نہ ہو جبکہ جَاءِیَۃٌ مفرد میں ہمزہ یاء سے پہلے ہے

نوٹ

جمع اقصیٰ کے بنانے کا طریقہ کئی مرتبہ بیان ہو چکا ہے لہذا جَاءِیَۃٌ سے جمع اقصیٰ خود بنائیں

تعلیل

دُخَیٌّ اور دُخَیَّۃٌ کو دَخِیٌّ اور دَخِیَّۃٌ سے بناتے ہیں ان کا اصل دَخِوٌ اور دَخِوَۃٌ ہے تصغیر بنانے کیلئے پہلے حرف کو ضمہ دیا دوسرے حرف کو فتحہ دیا تیسری جگہ یاء علامت تصغیر لے آئے علامت تصغیر کے بعد والے

Marfat.com

حرف کو کسرہ دیا دُخُیُوٌ اور دُخُیِوَۃٌ ہو گیا ایک کلمہ میں ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہوئے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہے لہذا پہلے حرف کا دوسرے حرف میں ادغام کر دیا دُخِیُّوٌ اور دُخِیَّوَۃٌ ہو گیا واؤ لام کلمہ کی جگہ واقع ہوئی اور اس کا ماقبل مکسور ہے اس واؤ کو یاء سے بدل دیا دُخِیِّیٌ اور دُخِیِّیَۃٌ ہو گیا ایک کلمہ میں تین یاء اکٹھی ہو گئیں پہلی یاء مدغم ہے دوسری مدغم فیہ ہے اور تیسری یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں ہے لہذا تیسری یاء کو اس طرح حذف کر دیا کہ وہ نسیاً منسیاً ہو گئی یعنی یوں سمجھئے کہ وہ موجود ہی نہیں تھی دُخَیٌّ اور دُخَیَّۃٌ ہو گیا

قانون نمبر ۱۵ (تیسری یاء کو حذف کرنا)

اگر ایک کلمہ میں تین یاء اکٹھی ہو جائیں ان میں سے پہلی مدغم ہو دوسری مدغم فیہ ہو اور تیسری لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو تیسری یاء کو اس طریقے پر حذف کیا جاتا ہے کہ اسے ذہن سے بالکل نکال دیا جاتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ تین یاء کا جمع ہونا فعل میں اور قائم مقام فعل میں نہ ہو

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایسے کلمہ میں جو فعل بھی نہیں ہے اور فعل کا قائم مقام مثلاً اسم فاعل وغیرہ بھی نہیں اس میں تین یاء جمع ہو جائیں ان میں سے پہلی یاء دوسری یاء میں مدغم ہو اور تیسری یاء لام

Marfat.com

کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو تیسری یاء کو حذف کر دیا جاتا ہے اس حذف کو نَسْیًا مَنْسِیًّا کہتے ہیں گویا اس یاء کا تصور ذہن سے بالکل ختم کر دیا جاتا ہے جیسے رُحَیٌّ اور رُوَحَیَّۃٌ (اس کی تعلیل بیان ہو چکی ہے)

س ظَبِیِیٌّ میں قانون کیوں نہیں جاری کرتے ؟

ج قانون یہ ہے کہ پہلی یاء دوسری میں مدغم ہو یہاں دوسری یاء تیسری میں مدغم ہے

س مُقَیِّلٌ اور مُقَیِّلَۃٌ میں قانون کیوں نہیں جاری کرتے ؟

ج یہاں تیسری یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں نہیں ہے

س یُحَیِّیِ یُحَیِّی میں یاء کو کیوں نہیں گراتے ؟

ج قانون یہ ہے کہ اجتماع فعل اور جاری مجریٰ فعل میں نہ ہو یہاں فعل اور جاری مجری فعل میں ہے لہٰذا قانون جاری نہیں ہو گا

قانون نمبر ۱۶ (چار یاء کا اجتماع)

اگر دو یاء مشدد (کل چار یاء) اسم متمکن کے آخر میں واقع ہوں تو دوسری مشدد یاء کو نَسْیًا مَنْسِیًّا کے طور حذف کرتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ یاء مصدریت نسبت اور مبالغہ کیلئے نہ ہو

Marfat.com

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر اسم متمکن کے آخر میں دو یاء مشدد ہوں یعنی کل چار یاء ہوں پہلی یاء دوسری میں اور تیسری یاء چوتھی میں مدغم ہو اور ثانی مشدد یاء نسبت 'مصدریت 'مبالغہ کیلئے نہ ہو تو اس دوسری مشدد یاء کو حذف کر دیتے ہیں مِطْوَاءٌ کی تصغیر مُطَيٌّ ہے مِطْوَاءٌ اصل میں مِطْوَائٌ تھا اسم تصغیر بناتے وقت پہلے حرف کو ضمہ دیا دوسری کو فتحہ دیا تیسری جگہ یاء علامت تصغیر لے آئے علامت تصغیر کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا اس کے بعد الف ہے اسے یاء سے بدل دیا کیونکہ اس کا ماقبل مکسور ہے مُطَيْوِيْيٌ ہو گیا ایک کلمہ میں ایک جنس کے دو حرف یعنی یاء اکٹھے ہو گئے ادغام کر دیا مُطَيْوِيٌّ ہو گیا اب واؤ اور یاء ایک کلمہ میں اکٹھے ہوئے ان میں سے پہلا ساکن ہے کسی حرف سے بدلا ہوا نہیں ہے اس کو یاء کر کے یاء میں ادغام کر دیا مُطَيِّيٌّ ہو گیا اب یہاں دو مشدد یاء اسم متمکن کے آخر میں واقع ہوئیں دوسری یاء نسبت 'مصدریت 'مبالغہ کیلئے نہیں ہے لہذا دوسری یاء کو حذف کر دیا مُطَيٌّ ہو گیا

س غَزِيٌّ اور غَزِيَّةٌ اسم متمکن ہیں آخر میں دو یاء مشدد واقع ہوئی ہیں یہاں دوسری یاء کو کیوں نہیں گر لیا گیا ؟

Marfat.com

ج قانون یہ ہے کہ وہ یاء نسبت، مصدریت اور مبالغہ کیلئے نہ ہو جبکہ یہ یاء نسبت کی ہے (۱)

قانون نمبر ۱۷ (اسم مفعول کے لام کلمہ کی واؤ کو یاء سے بدلنا)

ہروہ واؤ جو اسم مفعول کے لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو اور اس باب کی ماضی مکسور العین ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے البتہ رَاضِیَۃٌ اور مَرْضُوَّۃٌ شاذ ہیں۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جس باب کی ماضی مکسور العین ہو اور اس کے اسم مفعول میں لام کلمہ کی جگہ واؤ واقع ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہو گا جیسے رَضِوَ (ماضی مکسور العین) سے اسم مفعول مَرْضُوْوٌ ہے واؤ کو یاء سے بدلا مَرْضُوْیٌ ہو گیا اب واؤ اور یاء ایک کلمہ میں اکٹھے ہو گئے لہذا واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کر دیا مَرْضُیٌّ ہو گیا یاء کی مناسبت سے ضاد کو کسرہ دیا مَرْضِیٌّ ہو گیا

س مَخُوْفٌ اور مَوْجُوْلٌ میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے؟

---

(۱) غَزْوٌ اور غَزْوَۃٌ سے تصغیر بناتے وقت پہلے حرف کو ضمہ دوسرے کو فتح دیا تیسری جگہ یاء علامت تصغیر لائے غُزَیْوٌ اور غُزَیْوَۃٌ ہوا بعد میں یائے نسبت مشدد لگائی غُزَیْوِیٌّ اور غُزَیْوِیَّۃٌ ہوا یاء اور واؤ ایک کلمہ میں جمع ہوئیں واؤ کو یاء کیا اور یاء کا یاء میں ادغام کیا غُزَیِّیٌّ اور غُزَیِّیَّۃٌ ہوئے اب چونکہ یہاں دوسری یائے مشدد نسبت کی ہے لہذا اسے حذف نہیں کریں گے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

ج ان صیغوں میں واؤ فاء اور عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے جبکہ قانون یہ ہے کہ لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو

س مَدْعُوٌّ اسمِ مفعول ہے اس میں واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں ہے اسے یاء سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج قانون یہ ہے کو اس باب کی ماضی مکسور العین ہو یہ مکسور العین نہیں ہے

س رَاضِیَةٌ اور مَرْضُوَّةٌ کے شاذ ہونے کا کیا مطلب ہے ؟

ج رَاضِیَةٌ اصل میں رَاضِوَةٌ تھا یہاں واؤ کو یاء سے بدلا گیا حالانکہ یہ اسم فاعل ہے اور قانون اسمِ مفعول کے بارے میں ہے مَرْضُوَّةٌ اسمِ مفعول ہے واؤ کو یاء سے بدلنا چاہئے تھا نہیں بدلا گیا لہٰذا رَاضِیَةٌ میں واؤ کو یاء سے بدلنا اور مَرْضُوَّةٌ میں نہ بدلنا شاذ ہے اور خلافِ قانون ہے (۱)

قانون نمبر ۱۸ (تاء تانیث وغیرہ سے پہلے واقع واؤ یا یاء کے ماقبل حرف کی حرکت بدلنا)

جو واؤ یا یاء تاءِ تانیث یا فَعْلَانِ کے زائد حرف سے پہلے واقع ہو اور اس سے پہلے واؤ مضموم ہو تو ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے اور اگر وہ واؤ کی بجائے کوئی دوسرا حرف ہو تو یاء کو واؤ سے بدلنا

---

۱ رَاضِیَةٌ میں یہ قانون جاری نہیں ہوا بلکہ دوسرا قانون جاری ہوا یعنی واؤ لام کلمہ کے مقابل ہو اور ماقبل مکسور ہو تو اسے یاء سے بدلتے ہیں جیسے دَاعِیَةٌ، صَالِیَةٌ مصنف " نے رَاضِیَةٌ و شاذ کیوں کہا سمجھ نہیں آتا ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

واجب ہے اور واؤ اپنی حالت پر باقی رہتی ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ تاء تانیث یا فَعُلَانِ کے زائد حرف سے پہلے واؤ یا یاء واقع ہو تو اس واؤ سے پہلے حرف کو دیکھیں گے اگر وہ واؤ مضموم ہو تو اس کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہو گا

جیسے قَوِیَۃٌ، قَوِیَانِ، طَوِیَۃٌ اور طَوِیَانِ اصل میں قَوُوَۃٌ قَوُوَانِ، طَوُیَۃٌ اور طَوُیَانِ واؤ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا تو قَوِیَۃٌ، قَوِیَانِ، طَوِیَۃٌ اور طَوِیَانِ ہو یہ مذھب بہت سے نحویوں نیز اخفش اور مبرد کا ہے، سیبویہ کے نزدیک قَوُوَانِ ھی پڑھتے ہیں نہ بدلتے ہیں اور نہ ادغام کرتے ہیں جبکہ ابو الفتح نے اسے واؤ کے واؤ میں ادغام کے ساتھ قَوَّانِ پڑھا ہے

اور اگر اس واؤ یا یاء سے پہلے واؤ کے علاوہ کوئی دوسرا حرف واقع ہو تو یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے جبکہ واؤ اپنی حالت پر رہتی ہے جیسے رَمُوَۃٌ اور رَمُوَانِ اصل میں رَمُیَۃٌ اور رَمُیَانِ تھا یہ یاء تاۓ تانیث اور فَعُلَانِ کے زائد حروف سے پہلے واقع ہوئی اور اس سے پہلے واؤ مضموم نہیں لہذا یاء کو واؤ سے بدل کر رَمُوَۃٌ اور رَمُوَانِ پڑھتے ہیں واؤ والی مثال دَخُوَۃٌ اور دَخُوَانِ ہے یہ واؤ اپنی حالت پر باقی رہتی ہے

Marfat.com

مہموز کے قوانین

قانون نمبر۱ (ہمزہ ساکن کو حرف علت سے جوازاً بدلنا)

ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ اس سے پہلے ہمزہ متحرک دوسرے کلمہ میں ہو یا کوئی دوسرا حرف متحرک مطلقاً ہو تو اس ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے بشرطیکہ اسے حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ہمزہ ساکن مظہر (غیر مشدد) کسی کلمہ میں واقع ہو تو اسے پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہو گا لیکن شرط یہ ہے کہ

۱ اس ہمزہ ساکن سے پہلے اگر ہمزہ ہو تو وہ متحرک بھی ہونا چاہئے اور دوسرے کلمہ میں ہونا ضروری ہے

۲ اگر ہمزہ کی بجائے کوئی دوسرا حرف ہو تو وہ بھی متحرک ہونا چاہئے لیکن دوسرے کلمہ میں ہونا شرط نہیں چاہے اسی کلمہ میں ہو یا دوسرے کلمہ میں (مطلقاً کا یہی مطلب ہے)

۳ اس ہمزہ ساکن کو حرف علت سے اسی صورت میں بدلیں گے جب اسے حرکت دینے کا کوئی سبب نہ پایا جائے

Marfat.com

مثالیں

۱ جب ہمزہ ساکن سے پہلے دوسرے کلمہ میں ہمزہ متحرک ہو یَقْرَءَ زَرٌ، لَنْ یَقْرَءَ زِرٌ، یُقَارِءِ زِرٌ اصل میں یَقْرَءُ اِءْزِرْ، لَنْ یَقْرَءَ اِءْزِرْ، یُقَارِءِ اِءْزِرْ تھا ان تینوں صورتوں میں ہمزہ وصل وسط کلام میں آنے کی وجہ سے گر گیا تو یَقْرَءُءْزِرْ لَنْ یَقْرَءَءْزِرْ اور یُقَارِءِءْزِرْ ہو گیا اب پہلے کلمہ کے آخر میں ہمزہ متحرک اور دوسرے کلمہ کے شروع میں ہمزہ ساکن ہے لہذا ساکن ہمزہ کو واؤ 'الف' اور یاء سے بدلا تو لَنْ یَقْرَءَ اْزِرْ، یَقْرَءُ وْزِرْ یُقَارِءِ یْزِرْ ہو گیا۔

۲ ہمزہ ساکن سے پہلے ہمزہ کے علاوہ کوئی متحرک حرف اسی کلمہ میں ہو یَاْکُلُ، یُؤْخَذُ، مِئْخَذٌ یہاں ایک ہی کلمہ میں ہمزہ ساکن اور اس سے پہلے متحرک حرف ہے لہذا ہمزہ کو حرف علت سے بدل کر یَاخُذُ، یُوْخَذُ، مِیْخَذٌ پڑھنا جائز ہے۔

۳ ہمزہ ساکن سے پہلے متحرک حرف (غیر ہمزہ) دوسرے کلمہ میں واقع ہو جیسے اِلَی الْهُدَی اءْتِنَا، وَالَّذِی اءْتُمِنَ، یَقُوْلُ اءْذَنْ لِّیْ دوسرے کلمہ کا ہمزہ وصل وسط کلام میں آنے کی وجہ سے گر گیا اب پہلی دو صورتوں میں الف اور ہمزہ میں نیز یاء اور ہمزہ میں اجتماع ساکنین ہوا اس لئے الف اور یاء کو گرا دیا اب ہمزہ ساکن سے پہلے دال مفتوح، ذال مکسور اور لام مضموم ہے ہمزہ کو حرف علت سے بدل کر اِلَی الْهُدَاتِنَا، وَالَّذِیْتُمِنَ اور یَقُوْلُوْذَنْ لِّیْ پڑھنا جائز ہے

احترازی صورتیں

س سَئَلَ میں ہمزہ سے پہلا حرف متحرک ہے ہمزہ کو حرف علت سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج یہ ہمزہ ساکن مظہر نہیں بلکہ ہمزہ متحرک ہے

س مَسْئَلَ مُسْئِلُ میں ہمزہ ساکن اور اس سے پہلے حرف متحرک ہے قانون جاری کیوں نہیں کرتے ؟

ج یہ ہمزہ ساکن مظہر نہیں بلکہ مدغم ہے

س اِءْمَنَ وغیرہ میں ہمزہ ساکن مظہر ہے یہاں پر قانون جاری کیوں نہیں کرتے

ج شرط یہ ہے کہ ہمزہ متحرک دوسرے کلمہ میں ہو یہ اسی کلمہ میں ہے

نوٹ

یہاں دوسرے ہمزہ کو قانون نمبر ۲ کے تحت وجوباً حرف علت سے بدلتے ہیں

س قانون میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر ہمزہ کیلئے کوئی باعث تحریک نہ ہو تو قانون جاری ہو گا کوئی ایسی مثال بتائیں جہاں باعث تحریک پایا جاتا ہو اور قانون جاری نہ کریں

ج اَؤُمِمُ، اُؤْمِمُ، اِئْمِمُ ان مثالوں میں دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہو گئے میم کا میم میں ادغام کرنے کیلئے پہلے میم کی حرکت ہمزہ کو

Marfat.com

دیتے ہیں اس طرح یہ یَأمَمُ، یَؤُمُّ، یَئِمُّ بن جاتا ہے۔ چونکہ یہاں ہمزہ کو حرکت دینے کا سبب موجود ہے اور وہ پہلے میم کو ساکن کرنا ہے لہذا یہاں، ہمزہ کو حرف علت سے نہیں بدلتے

اور اَءْوُسٌ میں واؤ پر ضمہ ثقیل ہے نقل کر کے ماقبل کو دیا اَءُوْسٌ ہو گیا باعث تحریک موجود ہونے کی وجہ سے اعلال نہیں کیا

قانون نمبر ۲ (ہمزہ ساکن کو وجوباً حرف علت سے بدلنا)

ہر وہ ہمزہ ساکن جو مظہر ہو اور اس سے پہلے اسی کلمہ میں دوسرا ہمزہ متحرک ہو تو اس ساکن ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ ہمزہ کو حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک کلمہ میں دو ہمزے جمع ہو جائیں ان میں سے پہلا ہمزہ متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو ساکن ہمزہ کو اس حرف علت سے بدلنا واجب ہو گا جو متحرک ہمزہ کی حرکت کے موافق ہو جیسے اَءْمَنَ، اُءْمِنَ، اِءْمَانًا ان مثالوں میں دوسرا ہمزہ ساکن ہے اور پہلا ہمزہ متحرک ہے اور اسی کلمہ میں ہے لہذا دوسرے ہمزہ کو پہلی مثال میں الف سے دوسری مثال میں واؤ سے اور تیسری مثال میں یاء سے بدل کر اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَانًا پڑھنا واجب ہے

Marfat.com

س جَاءٍ ایک کلمہ میں دو ہمزے اکٹھے ہو گئے ہیں قانون کیوں جاری نہیں ہوتا ؟

ج اس لئے کہ دونوں ہمزے متحرک ہیں جبکہ شرط یہ ہے کہ دوسرا ہمزہ ساکن ہو

س اُءْتِیَ میں دوسرا ہمزہ ساکن ہے اس کے باوجود قانون جاری نہیں ہوا ؟

ج شرط یہ ہے کہ ہمزہ ساکن مظہر ہو جبکہ یہ مدغم ہے

س ءَاْخُذُ، مِءْخَذٌ میں ہمزہ کو حرف علت سے بدلنا جائز ہے یا واجب ؟

ج یہاں ہمزہ ساکن کو حرف علت سے بدلنا محض جائز ہے کیونکہ اس سے پہلے ہمزہ نہیں بلکہ یاء اور میم ہے

س یَقْرَءُ ءِزْدُ، لَنْ یَقْرَءَ ءِزْدُ، یَقَارِءُ ءِزْدُ میں دو ہمزے جمع ہیں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہے

یہاں یہ قانون کیوں جاری نہیں ہوتا[1] ؟

ج یہاں پہلا ہمزہ اسی کلمہ میں نہیں ہے بلکہ دوسرے کلمہ میں ہے

س اس قانون کے اجراء کیلئے شرط یہ ہے کہ ہمزہ ساکن کو حرکت دینے کا کوئی سبب نہ پایا جائے کوئی ایسی مثال بتائیں جہاں یہ سبب پایا جاتا ہو اور قانون جاری نہ ہوا ہو

---

۱ مطلب یہ ہے کہ یہاں دوسرے ہمزہ کو حرف علت سے بدلنا واجب کیوں نہیں ورنہ قانون نمبر۱ کے تحت اس ہمزہ کو حرف علت سے بدلنا جائز ہے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

ج اس کی مثال اَءْمِمَۃٌ اور رَاءُوْسٌ ہے پہلی مثال میں میم کا میم میں ادغام کرنے کیلئے پہلی میم کی حرکت ہمزہ کو دینا پڑی ہے اور دوسری مثال میں واؤ پر ضمہ ثقیل تھا لہذا وہ ضمہ ہمزہ کو دینا پڑا گویا پہلی مثال میں باعث تحریک ادغام ہے اور دوسری مثال میں واؤ پر ضمہ کا ثقیل ہونا ہے اب اسے اَئِمَّۃٌ اور رَءُوْسٌ پڑھتے ہیں ۔

قانون نمبر ۳ (ہمزہ مفتوحہ کو حرف علت سے بدلنا)

ہر ہمزہ مفتوحہ کہ اس سے پہلے ہمزہ مضموم یا مکسور دوسرے کلمہ میں ہو یا کوئی دوسرا حرف مضموم یا مکسور مطلقاً اسی کلمہ میں یا دوسرے کلمہ میں ہو تو مفتوح ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کلمہ میں ہمزہ مفتوح ہو اور اس سے پہلا حرف مضموم یا مکسور ہو تو اس مفتوح ہمزہ کو پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اگر ہمزہ سے پہلے والا حرف بھی ہمزہ ہو تو دوسرے کلمہ میں ہونا چاہئے البتہ کوئی دوسرا حرف ہو تو اس کیلئے یہ شرط نہیں ہے "مطلقاً" کا یہی مطلب ہے یعنی وہ پہلا حرف اسی کلمہ میں ہو یا دوسرے کلمہ میں قانون جاری ہوگا

Marfat.com

مثالیں

۱ ہمزہ مفتوحہ سے پہلے ہمزہ مضموم یا مکسور ہو اور دوسرے کلمہ میں ہو جیسے یَقْرَءُ اَبُوْكَ، يَقَارِءِ اَبِيْكَ اسے يَقْرَءُ وَبُوْكَ، يَقَارِءِ يِبِيْكَ پڑھنا جائز ہے

۲ ہمزہ مفتوح سے پہلے اسی کلمہ میں کوئی حرف (غیر ہمزہ) مکسور یا مضموم واقع ہو جیسے سُؤَالُ، مِئَرٌ اسے سُوَالُ اور مِيَرٌ پڑھا جاسکتا ہے

۳ ہمزہ مفتوحہ سے پہلے کوئی حرف مضموم یا مکسور (غیر ہمزہ) دوسرے کلمہ میں واقع ہو جیسے يَضْرِبُ اَبُوْكَ، بِضَارِبِ اَبِيْكَ کو يَضْرِبُ وَبُوْكَ بِضَارِبِ يَبِيْكَ پڑھ سکتے ہیں

س مُؤْمِنٌ، مُسْتَهْزِءِيْنَ، رُءُوْسٌ، مُسْتَهْزِءُوْنَ، يُؤْخَذُ اور مِئْخَذٌ میں ہمزہ کو حرف علت سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

ج قانون یہ ہے کہ ہمزہ مفتوح ہو جبکہ یہاں ہمزہ مکسور، مضموم، اور ساکن ہے

س سَئَلَ، يَسْئَلُ میں ہمزہ مفتوح ہے اس کے باوجود نہ بدلنے کی کیا وجہ؟

ج قانون یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو یہاں مفتوح اور ساکن ہے

س جَاءِءٌ[1] اور رُءَيْدِمٌ میں ہمزہ مفتوح اور ماقبل مضموم اور مکسور

---

۱ جب اس سے پہلے کوئی حرف ساکن ہو تو جاؤ ہو گا ۱۲ ہزاروی

ہے یہاں ہمزہ کو کیوں نہیں بدلا گیا

ج یہاں ہمزہ مفتوحہ سے پہلے ہمزہ ہے اور اسی کلمہ میں ہے جبکہ قانون یہ ہے کہ اگر ہمزہ ہو تو دوسرے کلمہ میں ہو

قانون نمبر ۴ (دو ہمزوں میں سے ایک کو واؤ اور یاء سے بدلنا)

اگر ایک کلمہ میں دو ہمزے جمع ہو جائیں اور ان میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے البتہ اَئِمَّۃٌ میں دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا محض جائز ہے اور اگر ان میں سے کوئی ہمزہ مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے ان دونوں صورتوں میں شرط یہ ہے کہ پہلا ہمزہ متکلم کا نہ ہو

وضاحت

اگر کسی کلمہ میں دو ہمزے جمع ہوں اور ان میں سے پہلا ہمزہ متکلم کا ہمزہ نہ ہو تو وہاں دو صورتیں ہوں گی اگر ان میں سے ایک ہمزہ مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہو گا جیسے جَاءِءٌ ہے یہاں ایک کلمہ میں دو ہمزے اکٹھے ہوئے ایک ہمزہ مکسور ہے لہذا دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلا جَاءِیٌ ہو گیا یاء پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا اب یاء ساکن اور نون تنوین کے درمیان التقائے ساکنین ہوا یاء کو گرا دیا جَاءٍ ہو گیا اور اگر ان میں سے کوئی ہمزہ مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلتے ہیں جیسے اَءَادِمُ اُءَیْدِمُ۔ دو ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہوئے

ان میں سے کوئی بھی ہمزہ مکسور نہیں ہے لہذا دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدل کر اُوَادِمُ اُوَیْدِمُ پڑھنا واجب ہے

ائمہ کا مسئلہ

اَئِمَّۃٌ میں اگرچہ دو ہمزے اکٹھے ہیں اور دوسرا ہمزہ مکسور ہے لیکن یہاں دوسرے ہمزے کو یاء سے بدلنا واجب نہیں بلکہ یہاں تین صورتیں ہیں

۱ اصلی حالت میں یعنی اَئِمَّۃٌ پڑھنا

۲ دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل کر اَیِمَّۃٌ پڑھنا

۳ بَیْن بَیْن پڑھنا

بَیْن بَیْن کی تعریف و تقسیم (۱)

ہمزہ اور اس کے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت کے درمیان پڑھنے کو بین بین کہتے اس کی دو قسمیں ہیں

۱ بَیْن بَیْن قریب

ہمزہ اور اس کی حرکت کے موافق حرف علت کے درمیان پڑھنے کو بین بین قریب کہتے ہیں جیسے سُئِلَ میں ہمزہ کو ہمزہ اور یاء کے درمیان پڑھنا یعنی نہ تو خالص ہمزہ پڑھا جائے اور نہ یاء

۲ بَیْن بَیْن بعید

---

۱ بَیْن بَیْن کو تسہیل بھی کہتے ہیں یعنی تسہیلِ قریب اور تسہیلِ بعید ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمزہ کو ہمزہ اور اس سے پہلے والے حرف کے موافق حرف علت کے درمیان پڑھنا جیسے سُئِلَ میں ہمزہ کو واؤ اور ہمزہ کے درمیان پڑھنا

نوٹ

ءَ ہٗ ہُ قریب کو ہٗ ہُ مشہور اور ہَ ہُ بعید کو اَ اُ غیر مشہور بھی کہتے ہیں

س اءُمُّ اور اَئِنَّ میں دوسرے ہمزہ کو واؤ اور یاء سے بدلنا واجب ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

ج چونکہ پہلا ہمزہ متکلم کا ہے اس لئے یہاں دوسرے ہمزہ کو واؤ سے اور دوسری مثال میں یاء سے بدلنا واجب نہیں ہے بلکہ جائز ہے

س قانون یہ ہے کہ ان دونوں ہمزوں میں سے پہلا ہمزہ متکلم کا نہ ہو لیکن اُءَ کْرِمُ اور اُءَاخِذُ میں ہمزہ کو گرایا گیا ایسا کیوں کیا گیا ؟

ج اُکْرِمُ اصل میں اُءَ کْرِمُ تھا دو ہمزے متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوئے ان میں سے پہلا ہمزہ متکلم کا ہمزہ ہے قیاس یہ چاہتا ہے کہ دوسرے ہمزہ کو اپنی حالت پر چھوڑا جائے یا اسے حرف علت سے بدل دیا جائے لیکن یہاں ہمزہ کو گرایا گیا یہ گرانا شاذ ہے اور اُوْخِذُ جو اصل میں اُءَاخِذُ تھا دو متحرک ہمزے جمع ہوئے ان

Marfat.com

میں سے پہلا ہمزہ متکلم کا ہمزہ ہے قیاس یہ تھا کہ دوسرے ہمزہ کو حرف علت سے بدلا جاتا یا اسی حالت میں پڑھا جاتا لیکن یہاں ہمزہ کو گرا دیا گیا۔ یہ گرانا شاذ ہے (۱)

س أَءْمَنَ، أُءْمِنَ اور اِءْمَانٌ میں یہ قاعدہ جاری ہو گیا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

ج ان مثالوں میں یہ قانون جاری نہیں ہو گا کیونکہ شرط یہ ہے کہ دونوں ہمزے متحرک ہوں یہاں دوسرا ہمزہ ساکن ہے اس لئے یہاں قانون نمبر۲ استعمال ہو گا

س أَقْرَاءٌ اور أَوَائِلُ میں دو ہمزے متحرک ہیں یہ قانون جاری کیوں نہیں کیا گیا؟

ج اس قانون کے اجراء کیلئے ایک شرط یہ ہے کہ دونوں ہمزے اکٹھے ہوں یہاں الگ الگ ہیں

س يَقْرَءُ أَبُوكَ، بِقَارِءِ أَبِيكَ میں دو ہمزے متحرک اور اکٹھے ہیں یہاں قانون جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

ج قانون میں ایک شرط یہ ہے کہ وہ دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں جبکہ یہاں دو کلموں میں ہیں

---

۱ أُؤْخِذُ میں دو ہمزہ متحرک ہیں ایک متکلم کا ہے قانون کے مطابق دوسرے کو واؤ سے بدلنا جائز ہونا چاہئے تھا لیکن نہیں بدلتے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: یہ شاذ ہے اور دونوں مثالوں میں شاذ سے مراد مخالف قانون موافق استعمال ہے ۱۲ ہزاروی

قانون نمبر ۵ (ہمزہ متحرک ماقبل ساکن کو حذف کرنا)

اگر کسی کلمہ میں ایک ہمزہ متحرک ہو اور اس کا ماقبل حرف ساکن مظہر قابل حرکت ہو تو اس ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا جائز اور ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے البتہ ہمزہ کا ماقبل یائے تصغیر، نونِ اِنْفِعَالْ، واؤ اور یاء مدہ زائدہ اسی کلمہ میں ہوں تو یہ عمل جائز نہیں ہوگا اور اگر رَأَى يَرْىٰ کا مضارع، نفی جحد، نفی مطلق، نہی یا اَرٰی یُرِیْ کی کوئی گردان ہو تو تمام صورتوں میں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دینا اور ہمزہ کو حذف کرنا دونوں باتیں واجب ہیں مَرَاةٌ کَمَاةٌ شاذ ہیں۔

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کلمہ میں ایک ہمزہ متحرک ہو اور اس کا ماقبل حرف ساکن غیرمدغم ہو اور قابل حرکت بھی ہو لیکن نہ تو وہ یائے تصغیر ہو اور نہ ہی بابِ اِنْفِعَالْ کا نون اسی طرح واؤ اور یاء مدہ زائدہ اسی کلمہ میں نہ ہوں تو ہمزہ کی حرکت پہلے حرف کو دیکر ہمزہ کو گرا دیتے ہیں

نوٹ

ہمزہ کی حرکت پہلے حرف کو دینا واجب نہیں بلکہ محض جائز ہے لیکن نقل حرکت کے بعد ہمزہ کو گرانا واجب ہو گا

مثالیں

ا ہمزہ اور حرف ساکن ایک ہی کلمہ میں ہوں جیسے یَسْئَلُ، یَسْئِلُ

اور مَسْئُولٌ میں ہمزہ کی حرکت سین کو دیکر ہمزہ کو گرا دیتے ہیں یَسَلُ، یُسِلُ، مَسُوْلٌ پڑھا جاتا ہے

۲ ہمزہ متحرک اور حرف ساکن دو کلموں میں ہوں جیسے قَدْ اَفْلَحَ ہمزہ متحرک الگ کلمہ میں ہے اس سے پہلے دال ساکن الگ کلمہ میں ہے ہمزہ کی حرکت دال کو دیکر ہمزہ کو گرا دیتے ہیں جوازاً اور قَدَفْلَحَ پڑھتے ہیں

س مَسْئَلَ میں یہ قانون کیوں جاری نہیں ہوتا؟

ج یہاں ہمزہ سے پہلے والا حرف ساکن نہیں بلکہ متحرک ہے

س مَسْئَلَ میں ہمزہ متحرک سے پہلے ہمزہ ساکن ہے یہاں قانون جاری کیوں نہیں ہوتا؟

ج یہاں ہمزہ سے پہلے والا ہمزہ مظہر نہیں بلکہ مدغم ہے

س تَسَاؤُلاً میں ہمزہ سے پہلے حرف ساکن مظہر ہے ہمزہ کی حرکت ماقبل کو کیوں نہیں دی گئی؟

ج چونکہ ہمزہ سے پہلے الف ہے اور وہ قابلِ حرکت نہیں

س سُوَیْئِلٌ میں ہمزہ متحرک سے پہلے یاء ساکن مظہر بھی ہے اور قابل حرکت بھی یہاں یہ قانون جاری کیوں نہیں کیا گیا؟

ج یہ ساکن حرف یائے تصغیر ہے اس لئے یہاں قانون جاری نہیں ہوتا

س اِنْئَطَرَ میں یہ قانون جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

Marfat.com

ج یہاں ہمزہ کا ماقبل حرف ساکن باب انفعال کا نون ہے

نوٹ

بعض صرفیوں کے نزدیک یہاں قانون جاری ہوتا ہے وہ ہمزہ کی حرکت نون کو دیکر اور ہمزہ کو گرا کر اِنطَرَ بھی پڑھتے ہیں اور ہمزہ وصل کو گرا کر نَطَرَ بھی پڑھتے ہیں

واؤ اور یاء کا مسئلہ

اگر ہمزہ سے پہلے واؤ اور یاء ساکن واقع ہو تو چار صورتیں ہوں گی

۱. واؤ اور یاء مدہ زائدہ اسی کلمہ میں واقع ہوں تو اس صورت میں یہ قانون جاری نہیں ہوگا بلکہ ایک دوسرے قانون کے مطابق ہمزہ کو ماقبل حرف علت کی جنس کر کے ادغام کرتے ہیں جیسے مَقْرُوْءَةٌ اور خَطِیْئَةٌ میں ہمزہ کو واؤ اور یاء سے بدل کر مَقْرُوَّةٌ اور خَطِیَّةٌ پڑھتے ہیں (قانونچہ کھیوالی کا قانون نمبر ۶۲ ملاحظہ کیجئے)

۲ اگر واؤ اور یاء الحاق کیلئے زائد ہوں تو اس صورت میں یہ قانون جاری ہوگا جیسے جَوْءَلٌ اور حَوْءَبٌ میں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کو گرا دیتے ہیں اور جَوَلٌ اور حَوَبٌ پڑھتے ہیں

۳ واؤ اور یاء اصلی ہوں تو بھی قانون جاری ہوگا جیسے سُوْءٌ اور سِیْئَةٌ میں ہمزہ کی حرکت واؤ اور یاء کو دیکر ہمزہ کو گرا دیتے ہیں سُوٌ اور سِیَةٌ پڑھتے ہیں۔

۴ اگر واؤ اور یاء مدہ زائدہ بھی ہوں لیکن کلمہ ایک نہ ہو تو بھی قانون جاری ہو گا جیسے یَاعُوْا اَمْوَالَهُمْ یہاں واؤ پہلے کلمہ میں اور ہمزہ متحرک دوسرے کلمہ میں ہے ہمزہ کی حرکت واؤ کو دیکر ہمزہ کو گراتے ہیں اور یَاعُوَ مْوَالَهُمْ پڑھتے ہیں

نوٹ

۱ اگر فعل مضارع نفی حجد، نفی مطلق، نہی، امر باللام، رَأَى یَرَى کے باب سے ہوں تو یہاں یہ قانون وجوباً جاری ہو گا یعنی ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دینا اور ہمزہ کو گرانا دونوں عمل واجب ہوں گے

۲ اَرَى یُرِیْ کے باب میں یہ قانون تمام گردانوں میں واجب ہے یعنی مضارع وغیرہ کی قید نہیں ہے

شاذ کی صورت

مَرْءَةٌ اور کَمْئَةٌ کو مَرَاةٌ اور کَمَاةٌ پڑھتے ہیں قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کو گرا دیں لیکن یہاں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کو الف سے بدل دیتے ہیں یہ عمل شاذ ہے

Marfat.com

قانون نمبر ۶

(دو ہمزوں میں سے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا)

جہاں کہیں ایک کلمہ میں دو ہمزے اس طرح جمع ہو جائیں کہ وہ موضوع علی التضعیف نہ ہوں' پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہو گا

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کلمہ میں دو ہمزے موضوع علی التضعیف کے طور پر نہ ہوں ان میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے جیسے قِرَاءٌ کے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل کر قِرَءْیٌ پڑھنا

نوٹ

موضوع علی التضعیف کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمزے اپنی وضع کے اعتبار سے مشدد ہوں جیسے سَأَّلَ میں دو ہمزے اکٹھے ہیں اور پہلا ہمزہ ساکن بھی ہے (لیکن ان کی وضع مشدد کے طور پر ہے کیوں کہ بابِ تَفْعِیْل کا عین کلمہ مشدد ہوتا ہے)

س لُؤْلُؤٌ میں دو ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہوئے پہلا ساکن اور دوسرا ہمزہ متحرک ہے یہاں دوسرے ہمزہ کو یاء سے کیوں نہیں بدلتے؟

ج قانون میں شرط یہ ہے کہ دونوں ہمزے اکٹھے ہوں یہ الگ الگ ہیں

Marfat.com

س لَمْ يَقْرَاْ اِءْ زِرْ قَارِءٍ اِءْ زِرْ، میں دو ہمزے جمع ہیں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہے یہاں قانون کیوں جاری نہیں کیا گیا ؟

ج قانون یہ ہے کہ دو ہمزے ایک کلمہ میں ہوں یہاں دو کلموں میں ہیں

س اَءْ مَنَ اُؤْمِنَ ' اِءْمَانًا میں دو ہمزے ایک ہی کلمہ میں اکٹھے ہیں قانون کیوں جاری نہیں کرتے؟

ج قانون یہ ہے کہ پہلا ہمزہ ساکن ہو جبکہ یہ متحرک ہے

نوٹ

اِءْ مَانًا وغیرہ میں دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے اور اسے اِیْمَانًا پڑھتے ہیں تو یہاں ہمزہ کو قانون نمبر ۲ کے مطابق یاء سے بدلا گیا گویا یہ قانون یہاں جاری نہیں ہوتا بلکہ ان میں قانون نمبر ۲ جاری ہوتا ہے

قانون۔ نمبر ۷ (متحرک ہمزہ کو جوازاً حرف علت سے بدلنا)

جس جگہ ایک ہمزہ متحرک ہو اور اس سے پہلا حرف بھی متحرک ہو اور دونوں کی حرکت ایک ہو تو ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کلمہ میں ہمزہ متحرک ہو تو ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے جیسے

Marfat.com

مَسَئَلَ کے ہمزہ کو الف سے بدلا تو سَالَ ہو گیا دُءُوْسٌ میں ہمزہ کو واوٗ سے بدلا تو دُوُوْسٌ ہو گیا واوٗ پر ضمہ ثقیل تھا اسے گرا دیا اور التقاء ساکنین ہوا دو واوٗ کے درمیان پہلی واوٗ مدہ کو گرا دیا دُوْسٌ ہو گیا اور مُسْتَھْزِءِیْنَ میں ہمزہ کو یاء سے بدلا اور یاء کو ساکن کر دیا التقائے ساکنین کی وجہ سے یاء کو بھی گرا دیا تو یہ مُسْتَھْزِیْنَ ہو گیا

س یَأْخُذُ، یُوْخَذُ، مِنْخَذٌ میں یہ قانون جاری ہو گا یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

ج قانون جاری نہیں ہو گا اس لئے کہ یہاں ہمزہ ساکن ہے اور قانون یہ ہے کہ وہ ہمزہ متحرک ہو

س یَسْئَلُ، یُسْئَلُ، مَسْئُوْلٌ میں ہمزہ کو حرفِ علت سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

ج قانون یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل متحرک ہو اور یہاں ہمزہ کا ماقبل ساکن ہے

س مِئِمَ، سُئِلَ، لَئِمَ، مُسْتَھْزِءُوْنَ میں ہمزہ کا ماقبل متحرک ہے یہاں ہمزہ کو کیوں نہیں بدلا گیا؟

ج قانون میں شرط یہ ہے کہ ہمزہ اور اس کے ماقبل دونوں کی حرکت ایک ہو یہاں حرکتیں مختلف ہیں

قانون نمبر ۸ (ہمزہ وصل مفتوح کو الف سے بدلنا)

جو ہمزہ وصل مفتوح ہو اور اس پر ہمزہ استفہام داخل ہو تو ہمزہ وصل مفتوح کو الف سے بدلنا واجب ہے اور التقائے ساکنین باقی رہے گا

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہمزہ وصل مفتوح کے شروع میں ہمزہ استفہام آجائے تو اس ہمزہ کو الف سے بدلنا واجب ہو گا لیکن التقائے ساکنین کی وجہ سے الف نہیں گرے گا جیسے ءَالْحَسَنُ اور ءَایْمُنُ اللہِ میں دوسرا ہمزہ جو ہمزہ وصل ہے اسے الف سے بدل کر آلْحَسَنُ عِنْدَکَ اور آیْمُنُ اللہِ پڑھیں گے

س اِکْتَسَبَ کے ہمزہ کے شروع میں ہمزہ اِسْتِفْہام آجانے سے أَکْتَسَبَ اور مجہول میں اُکْتُسِبَ پڑھا جاتا ہے یہاں دوسرے ہمزہ کو الف سے کیوں نہیں بدلتے ؟

ج قانون یہ ہے کہ ہمزہ وصل مفتوح ہو یہاں ہمزہ وصل مضموم و مکسور ہے لہذا ہمزہ استفہام آنے کے بعد ہمزہ وصل گر جائے گا

س ءَاَنْذَرْتَھُمْ میں ہمزہ مفتوح سے پہلے ہمزہ استفہام لایا گیا یہاں ہمزہ مفتوح کو الف سے کیوں نہیں بدلا گیا ؟

Marfat.com

ج ءَاَنْذَرْتَهُمْ کے شروع میں جو ہمزہ ہے وہ ہمزہ قطعی یعنی بابِ اِفْعَالْ کا ہمزہ ہے جبکہ یہ قانون ہمزہ وصل کے بارے میں ہے

س جَاءَ الْحَسَنُ اصل میں جَاءَ اَلْحَسَنُ تھا دو ہمزے اکٹھے ہوئے دوسرا ہمزہ وصل مفتوح ہے اسے الف سے کیوں نہیں بدلا گیا

ج ان میں سے پہلا ہمزہ استفہام کا ہمزہ نہیں ہے لہذا ہمزہ وصل کو گرا جَاءَ الْحَسَنُ پڑھتے ہیں۔

قانون نمبر ۹ (ہمزہ منفردہ کو حرف علت سے بدلنا)

اگر ہمزہ منفردہ [1] مکسورہ ہو اور اس سے پہلے ضمہ ہو تو یہ ہمزہ واؤ سے بدل جائے گا اور اگر ہمزہ منفردہ مضمومہ ہو اور اس سے پہلا حرف مکسور ہو تو یہ ہمزہ یاء سے بدل جائے گا یہ قانون جوازی ہے اور صرف امام اخفش کے نزدیک ایسا ہوتا ہے

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کلمہ میں ایک ہمزہ ہو تو اس کی دو صورتیں ہوں گی

ا وہ ہمزہ مکسور ہو اور اس سے پہلا حرف مضموم ہو تو اس ہمزہ کو واؤ سے بدلنا اخفش کے نزدیک جائز ہے چاہے وہ ہمزہ اور اس کا ماقبل حرف ایک کلمہ میں ہوں یا دو کلموں میں

ا ہمزہ منفردہ کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے ہمزہ نہ ہو ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

مثالیں

۱ سُئِلَ غُلَامُ اِبْرَاہِیْمَ پہلی مثال میں ہمزہ مکسور ہے اور ماقبل مضموم ایک کلمہ میں ہے لہذا اسے سُوِلَ پڑھ سکتے ہیں دوسری مثال میں ہمزہ مکسور اور اس کا ماقبل مضموم الگ الگ کلموں میں ہے یہاں بھی ہمزہ کو واؤ سے بدل کر غُلَامُ وِبْرَاہِیْمَ پڑھنا جائز ہے

۲ اگر ہمزہ مضموم ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو چاہے اسی کلمہ میں ہو یا دوسرے کلمہ میں تو ہمزہ کو یاء سے بدلنا جائز ہے جیسے مُسْتَھْزِءُوْنَ کو مُسْتَھْزِیُوْنَ اور رِجَالِ اُحُدٍ کو رِجَالِ یُحُدٍ پڑھنا جائز ہے

س سُؤَالٌ رُءُوْسٌ اور یُؤْخَذُ میں یہ قانون جاری ہوگا یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

ج یہاں یہ ہمزہ مکسور نہیں ہے بلکہ مفتوح اور مضموم ہے (جس کا ماقبل مکسور نہیں) اور ساکن ہے لہذا یہ قانون جاری نہیں ہوگا

س سَئِمَ مُسْتَھْزِءِیْنَ اور یُرْءِرُ میں یہ قانون جاری کیوں نہیں ہوتا؟

ج قانون یہ ہے کہ اگر ہمزہ مکسور ہو تو اس کا ماقبل حرف مضموم ہونا چاہیے یہاں مفتوح، مکسور اور ساکن ہے

س اُءِمُّ میں ہمزہ مکسور اور ماقبل حرف مضموم ہے یہاں ہمزہ کو واؤ سے کیوں نہیں بدلتے؟

ج قانون یہ ہے کہ ہمزہ کا ماقبل ہمزہ نہ ہو یہاں ہمزہ ہے

Marfat.com

س مِئَرٌ، مُسْتَهْزِءِيْنَ اور مِئْخَذٌ میں ہمزہ منفردہ ہے پھر یہ قانون جاری کیوں نہیں ہوا؟

ج قانون یہ ہے کہ اگر ہمزہ کا ماقبل مکسور ہو تو ہمزہ مضموم ہونا چاہئے یہاں مفتوح، مکسور اور ساکن ہے

س لَؤُمَ، رُءُوْسٌ اور يَلْؤُمُ میں ہمزہ مضموم ہے قانون کیوں جاری نہیں ہوا

ج قانون یہ ہے کہ اگر ہمزہ مضموم ہو تو ماقبل مکسور ہو اور اگر مکسور ہو تو ماقبل مضموم ہو یہاں ہمزہ مضموم ہے ماقبل مضموم، مفتوح اور ساکن ہے

س جَاءِءٌ میں ہمزہ مضموم ہے اور اس سے پہلا ہمزہ مکسور ہے دوسرے ہمزہ کو یاء سے اس قانون کے تحت کیوں نہیں بدلا گیا؟

ج قانون یہ ہے کہ ہمزہ سے پہلے کوئی دوسرا ہمزہ نہ ہو یہاں ہمزہ ہے

Marfat.com

قوانین ابواب مضاعف

قانون نمبر ۱ (دو ہم جنس حرفوں کا ادغام)

اگر ثلاثی مجرد اور رباعی کے کسی کلمہ کے شروع میں دو ہم جنس حرف اکٹھے ہو جائیں تو ادغام جائز نہیں ہے اور اگر ثلاثی مزید فیہ کے شروع میں دو ہم جنس حرف اکٹھے ہو جائیں تو مضارع کے علاوہ ادغام جائز ہے مضارع میں اگر ادغام جائز قرار دیا جائے تو ہمزہ وصلی کی ضرورت پڑتی ہے اسلئے ناجائز ہے

اور اگر ہم جنس حروف کلمہ کے شروع میں نہ ہوں اور ان میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پانچ شرطوں کے ساتھ ادغام واجب ہو گا

۱ دونوں ہم جنس حرف دو ہمزے ایسے کلمہ میں نہ ہوں جو غیر موضوع علی التضعیف ہو جیسے قِرَءْئٌ اصل میں قِرَاءٌ تھا

۲ ان دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلا حرف ہائے وقف نہ ہو جیسے اُغْزُہْ ھِلَالًا

۳ مُتَجَانِسَیْنِ میں سے پہلا حرف ایسا حرف مدہ نہ ہو جو کسی دوسرے حرف سے ابدال جوازی کے ساتھ بدلا ہوا ہو جیسے رِءْیَا اور رُوْوِیَ اصل میں رِئْیَا اور رُؤْوِیَ تھا

Marfat.com

۴ متجانسین میں سے پہلا حرف مدہ کلمہ کے آخر میں نہ ہو جیسے فِیْ یَوْمٍ قَالُوْا وَاللّٰہِ

۵ ادغام کی وجہ سے ایک قیاسی وزن کا دوسرے قیاسی وزن کے ساتھ التباس لازم نہ آئے جیسے قُوْوِلَ اور تُقُوْوِلَ میں، اگر ادغام کیا جائے تو قُوِّلَ اور تُقُوِّلَ کے ساتھ التباس لازم آتا ہے (۱) اگر ہم جنس حرف متحرک ہوں تو نو شرطوں کے ساتھ ادغام واجب ہو گا

۱ ان میں سے پہلا حرف مدغم فیہ نہ ہو جیسے حَبَّبَ رَدَّدَ (۲)

۲ ان دو حرفوں میں سے کوئی حرف الحاق کیلئے زائد نہ ہو جیسے جَلْبَبَ، شَمْلَلَ (دوسری یاء اور دوسرا لام الحاق کیلئے ہے)

۳ مُتَجَانِسَیْن میں سے پہلا حرف تائے اِفْتِعَالْ نہ ہو جیسے اِقْتَتَلَ

۴ مُتَجَانِسَیْن دو واؤ باب اِفْعِلَالْ میں نہ ہوں جیسے اِجْوَوَّیٰ اصل میں اِجْوَوَیَ تھا

۵ مُتَجَانِسَیْن میں تعلیل کا تقاضا نہ ہو جیسے قَوِیَ اصل میں قَوِوَ تھا

۶ ان میں سے دوسرے حرف کی حرکت عارضی نہ ہو جیسے اُرْدُدِ الْقَوْمَ

۷ متجانسین دو کلموں میں نہ ہوں جیسے مَکَّنَنِیْ .

---

۱ قُوْوِلَ باب مُفَاعَلَہ کی ماضی مجہول کا باب تَفْعِیْل کی ماضی مجہول قُوِّلَ سے اور تُقُوْوِلَ باب تَفَاعُلْ کی ماضی مجہول کا باب تَفَعُّل کی ماضی مجہول تُقُوِّلَ سے التباس لازم آتا ۱۲ ہزاروی

۲ حَبَّبَ میں تین باء ہیں اور دوسرا مدغم فیہ ہے اسی طرح رَدَّدَ کا دوسرا دال مدغم فیہ ہے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

۸ متجانسین دو یاء نہ ہوں جیسے حَیِیَ، رُمُوْمَانِ

۹ متجانسین اسم میں ان پانچ وزنوں میں سے نہ ہوں فَعَلٌ، فِعِلٌ، فُعُلٌ، فِعَلٌ، فُعَلٌ

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر دو ہم جنس حرف اکٹھے ہو جائیں تو وہاں ادغام کی کیا صورت ہو گی اس سلسلے میں درج ذیل تفصیل پیش نظر رکھنا ہو گی

۱ اگر دو ہم جنس حرف ثلاثی مجرد یا رباعی مطلقاً کے شروع میں جمع ہو جائیں تو ادغام نہیں ہو گا جیسے دَدَنَ (ثلاثی مجرد) ضَضْرَبَ (رباعی مجرد) تَتَدَحْرَجَ (رباعی مزید فیہ)

۲ اگر دو ہم جنس حرف ثلاثی مزید فیہ کے شروع میں مطلقاً واقع ہوں یعنی ہمزہ وصل کی ضرورت ہو یا نہ ہو تو ادغام جائز ہے جیسے تَتَصَرَّفُ اور تَتَصَارَفُ تاء کو صاد سے بدل کر ادغام کیا تَصَّرَّفُ اور تَصَّارَفُ ہو گیا

نوٹ

یہ اس ثلاثی مزید فیہ کی مثال ہے جس میں ہمزہ وصل کی ضرورت نہیں ہے دوسری مثال جس میں ہمزہ وصل کی ضرورت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تَصَرَّفَ، تَصَارَفَ یہاں تاء کو صاد سے بدل کر ادغام کیا اور چونکہ

Marfat.com

ساکن سے ابتداء محال ہے اس لئے شروع میں ہمزہ وصل لائے تو اِصَّرَّکَ اور اِصَّارَکَ ہو گیا

۳ ثلاثی مزید فیہ کے مضارع کے شروع میں اگر ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں تو وہاں ادغام جائز نہیں ہو گا کیونکہ ادغام کی صورت میں شروع میں ہمزہ وصل کی ضرورت پڑتی ہے اور وہ مضارع میں نہیں آتا لہٰذا تَتَصَرَّکُ اور تَتَصَارَکُ میں ادغام نہیں ہو گا

۴ اگر دو ہم جنس حرف کلمہ کے شروع میں نہ ہوں بلکہ درمیان میں یا آخر میں ہوں اور ان میں سے پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پانچ شرائط کے ساتھ ادغام واجب ہو گا جیسے مَدَّ (مصدر) اصل میں مَدْدَ تھا اس میں دو دال جمع ہو گئیں پہلا دال ساکن ہے اور یہ دونوں کلمہ کے شروع میں بھی نہیں لہٰذا دال کا دال میں ادغام کیا مَدَّ ہو گیا

شرائط

الف دو ہم جنس حرف غیر موضوع علی التضعیف کلمہ میں دو ہمزے نہ ہوں جیسے قِرَءُ یٌ اصل میں قِرْءٌ یٌ تھا یہاں قانون جاری نہیں ہو گا کیونکہ یہ دو ہمزے ایسے کلمہ میں نہیں ہیں جو موضوع علی التضعیف ہو

نوٹ

۱ موضوع علی التضعیف کا مطلب یہ ہے کہ ادغام کبھی جدا نہ ہو سکے جیسے سَقَّلَ

Marfat.com

۲ اگر دو ہمزے دو کلموں میں اس طرح آئیں کہ وہ اکٹھے ہوں تو ادغام جائز ہو گا جیسے لَمْ يَقْرَءْ اَبُوْكَ

اسی طرح اگر کلمہ موضوع علی التضعیف ہو تو بھی قانون جاری ہو گا جیسے باب تَفْعِيْل میں دو ہمزے جمع ہو جائیں جیسے سَئَّلَ

ب ادغام کیلئے دوسری شرط یہ ہے کہ پہلے کلمہ کے آخر میں ہائے وقف نہ ہو جیسے اُغْزُهْ هٰذَا یہاں دو ھاء اکٹھی ہیں لیکن چونکہ پہلی ھاء ہائے وقف ہے اس لئے ادغام نہیں ہو گا

اور اگر پہلی ھاء ھائے وقف نہ ہو تو ادغام جائز ہو گا جیسے اِجْبَهْ هَارِبْ (اے بھاگنے والے اچانک آجا) اِجْبَهْ، جَبِهَ، يَجْبَهُ سے امر کا صیغہ ہے لہذا یہ "ہاء" لام کلمہ ہے ہائے وقف نہیں ہے

نوٹ

یہاں ھاء وقف سے مراد وہ ھاء ہے جو امر حاضر کے صیغہ واحد مذکر حاضر کے آخر میں وقف کیلئے اس صورت میں زیادہ کی جاتی ہے کہ امر بناتے وقت آخر سے حرف علت کو گرایا گیا ہو

ج متجانسوں میں سے پہلا حرف مدہ کسی دوسرے حرف سے ابدال جوازی کے ساتھ بدلا ہوا نہ ہو جیسے رِيْيَا اور رُوْوِيْ اصل میں رِئْيَا اور رُؤْوِيْ تھا چونکہ یہاں پہلی یاء اور پہلا واؤ مدہ بھی ہیں اور ہمزہ کے ساتھ ابدال جوازی کے ساتھ بدل کر بھی آئے ہیں لہذا ادغام نہیں ہو گا

Marfat.com

نوٹ

ا اگر متجانسین میں سے پہلا حرف مدہ نہ ہو تو قانون جاری ہو گا یعنی ادغام جائز ہو گا جیسے اَوْ وَزَنُوْهُمْ میں پہلا واؤ مدہ نہیں ہے لہذا اَوَّزَنُوْهُمْ پڑھنا جائز ہے

۲ اگر پہلا حرف مدہ ہو لیکن کسی دوسرے حرف سے بدل کر نہ آیا ہو تو ادغام جائز ہو گا جیسے مَدْعُوْوٌ میں پہلا واؤ مدہ ہے لیکن کسی حرف سے بدلا ہوا نہیں ہے لہذا ادغام کر کے مَدْعُوٌّ پڑھتے ہیں

۳ اگر پہلا حرف بدلا ہوا ہو لیکن ابدال وجوبی ہو تو قانون جاری ہو گا جیسے اُوِّنَ اصل میں اُءْوِنَ تھا ہمزہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے اُوْوِنَ ہو گیا ادغام کیا تو اُوِّنَ ہو گیا

د متجانسین میں سے پہلا حرف مدہ کلمہ کے آخر میں نہ ہو جیسے فِیْ یَوْمٍ اور قَالُوْا وَاللّٰهِ میں پہلا یاء اور واؤ مدہ بھی ہیں اور کلمہ کے آخر میں بھی لہذا یہاں قانون جاری نہیں ہو گا

نوٹ

اگر متجانسین میں سے پہلا حرف کلمہ کے آخر میں ہو لیکن مدہ نہ ہو یا مدہ تو ہو لیکن کلمہ کے آخر میں نہ ہو تو ان صورتوں میں قانون جاری ہو گا جیسے اَوَّزَنُوْهُمْ، مَدْعُوٌّ پہلی مثال میں واؤ مدہ نہیں اور دوسری مثال میں پہلا واؤ مدہ تو ہے لیکن کلمہ کے آخر میں نہیں

ھ پانچویں شرط یہ ہے کہ ادغام کی وجہ سے ایک قیاسی وزن کا دوسرے

Marfat.com

قیاسی وزن کے ساتھ التباس لازم نہ آئے جیسے قُوْوِلَ اور تُقُوْوِلَ میں ادغام کیا جائے تو قُوِّلَ اور تُقُوِّلَ کے ساتھ التباس لازم آتا ہے

نوٹ

قُوْوِلَ اور تُقُوْوِلَ بابِ مُفَاعَلَہ اور تَفَاعُلْ سے ہیں جبکہ قُوِّلَ اور تُقُوِّلَ بابِ تَفْعِیْل اور تَفَعُّلْ سے ہیں

اگر متجانسین دونوں متحرک ہوں تو نو شرطوں کے ساتھ ادغام واجب ہو گا

الف متجانسین میں سے پہلا مدغم فیہ نہ ہو جیسے حَبَّبَ اور رَدَّدَ

ب متجانسین میں سے کوئی حرف الحاق کیلئے زائد نہ ہو جیسے جَلْبَبَ ' دَحْرَجَ سے ملحق ہے اگر یہاں باء کا باء میں ادغام کا جائے تو الحاقی صورت باقی نہیں رہے گی

ج متجانسین میں سے پہلا حرف تاء افتعال نہ ہو جیسے اِقْتَتَلَ

نوٹ

یہاں ادغام کرنا واجب نہیں بلکہ جائز ہے یعنی ادغام اور اظہار دونوں صورتیں میں پڑھ سکتے ہیں

د متجانسین باب اِفْعِلَالٌ میں دو واو نہ ہوں جیسے اِجْوَوٰی جو اصل میں اِجْوَوَیَ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح 'الف سے بدلا اِجْوَوٰی ہو گیا یہاں بھی ادغام جائز ہے واجب نہیں

Marfat.com

ھ متجانسین میں تعلیل کا تقاضا نہ پایا جاتا ہو جیسے قَوِیَ جو اصل میں قَوِوَ تھا یہاں تعلیل کا تقاضا ہے کہ دوسری واؤ کو ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے یاء سے بدل دیا جائے

و متجانسین میں سے دوسرے حرف کی حرکت عارضی نہ ہو جیسے اُرْدُدِ الْقَوْمَ یہاں اصل میں اُرْدُدْ تھا دوسرا دال ساکن ہے

نوٹ

یہ شرط اہلِ حجاز کے نزدیک ہے بنو تمیم کے نزدیک ادغام واجب ہے

ز متجانسین دو کلموں میں نہ ہوں جیسے مَکَّنَنِیْ یہاں دوسرا نون وقایہ ہے پہلے کلمہ کا حصہ نہیں ہے

نوٹ

اگر دو ہم جنس حرف دو کلموں میں ہوں لیکن دو ہمزے نہ ہوں کیونکہ اگر دو ہمزے ہوں تو ادغام نہیں کریں گے جیسے قَرَءَ اٰیَۃً پھر دیکھیں گے اگر دونوں حرفوں میں سے پہلا حرف متحرک یا لین ہو تو ادغام جائز ہوگا ورنہ ممنوع

متحرک کی مثال ثَوْبُ بَکْرٍ

لین کی مثال اَوْ وَزَنُوْھُمْ (۱)

ح وہ دونوں ہم جنس حرف دو "یاء" نہ ہوں اگر دو یاء ہوں تو دیکھا جائے گا کہ دوسری یاء کی حرکت تاء تانیث' الف نون زائد تان یا کسی ناصب

---

۱ یہ مثال لین کی بھی اور کلمہ کے آخر میں غیرمدہ کی بھی ہے لہٰذا ادغام جائز ہے ۱۲ ہزاروی

Marfat.com

عامل کی وجہ سے ہے تو ادغام ممنوع ہو گا جیسے دُھْمَانِ ورنہ ادغام جائز ہو گا جیسے حَیِیَ

ط متجانسین درج ذیل پانچ اوزان والے اسماء میں سے کسی اسم میں نہ ہوں جیسے فَعَلٌ (سَبَبٌ) فِعِلٌ (رِدِدٌ) فُعُلٌ (سُرُرٌ) فِعَلٌ (عِلَلٌ) فُعَلٌ (دُرَرٌ) (۱)

نوٹ

اگر دونوں ہم جنس حرف متحرک ہوں تو ادغام کرتے وقت دیکھیں گے اگر ان میں سے پہلا حرف متحرک یا لین زائدہ ہو تو پہلے ہم جنس حرف کی حرکت حذف کر دیں گے ورنہ حرکت کو اس پہلے حرف کی طرف نقل کریں گے البتہ متحرک حرف کی طرف حرکت کو بہت کم نقل کیا جاتا ہے

قانون نمبر ۲ (مدغم حرف کو یاء سے بدلنا)

جو اسم فِعَّالٌ کے وزن پر ہو لیکن مصدر نہ ہو تو اس کے مشدد حرفوں میں سے پہلے حرف کو یاء سے بدلنا واجب ہے جیسے دِنَّارٌ اور شِرَّازٌ میں پہلے نون اور راء کو یاء سے بدل کر دِینَارٌ اور شِیرَازٌ پڑھنا واجب ہے

---

۱ ادغام کی صورت میں سَبٌّ رِدٌّ سُرٌّ عِلٌّ اور دُرٌّ سے التباس لازم آتا جو دوسرے معانی پر دلالت کر رہے ہیں اس لئے ادغام نہیں کرتے ۱۲ ابزاروی

وضاحت

اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی اسم فِعّالٌ کے وزن پر ہو تو مشدد حرفوں میں سے پہلے حرف کو ماقبل کے کسرہ کیوجہ سے یاء سے بدل دیتے ہیں جیسے دِنّارٌ میں دو نون ہیں، پہلے نون کو یاء سے بدل دیا اور شِرّازٌ میں ایک جنس کے دو حرف یعنی دو راء ہیں سے پہلے راء کو یاء سے بدل کر دِینَارٌ اور شِیرَازٌ پڑھنا ضروری ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اسم مصدر نہ ہو

س کِذَّابٌ فِعَّالٌ کے وزن پر ہے ایک جنس کے دو حرف یعنی ذال جمع ہیں یہاں قانون کیوں جاری نہیں ہوتا؟

ج کِذَّابٌ مصدر ہے اور مصدر میں یہ قانون جاری نہیں ہوتا

س غُفَّارٌ میں پہلے فاء کو حرف علت سے کیوں نہیں بدلتے؟

ج غُفَّارٌ فُعَّالٌ کے وزن پر ہے جبکہ قانون فِعَّالٌ کے وزن سے متعلق ہے

قانون نمبر ۳

(دو ہم جنس حرف، پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو ادغام کرنا)

اگر کسی کلمہ میں دو ہم جنس حرف اکٹھے ہوں اور ان میں سے پہلا حرف متحرک اور دوسرا سکون لازمی کے ساتھ ساکن ہو تو ادغام ممنوع ہے اور اگر سکون عارضی کے ساتھ ساکن ہو تو ادغام اور اظہار دونوں جائز

Marfat.com

ہیں۔ اگر دوسرا حرف وقف کیوجہ سے ساکن ہو تو وہاں ادغام کرنا زیادہ مشہور ہے اور حذف کرنے پر بہت کم عمل ہوتا ہے فعل تَعَجُّب میں بالاتفاق ادغام ممنوع ہے

وضاحت

یہ قانون چند صورتوں پر مشتمل ہے

اگر کسی کلمہ میں دو ہم جنس حرف اکٹھے ہوں اور ان میں سے پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو اس کی تین صورتیں ہوں گی

الف دوسرے حرف کا سکون لازمی ہو تو ادغام ممنوع ہو گا جیسے مَدَدْنَ اور مَدَدْتَ میں ادغام نہیں کرتے البتہ بنو بکر بن وائل کی بعض شاذ لغات میں ادغام کرتے ہیں اس کی ایک صورت یہ ہے کہ پہلے حرف کو ساکن کر کے ادغام کرنے کے بعد فتحہ دے دیتے ہیں جیسے مَدَّنَ ،بعض حضرات دوسرے دال کے بعد الف کا اضافہ کر کے مَدَّانَ پڑھتے ہیں اور کچھ لوگ الف کے بجائے نون کا اضافہ کر کے مَدَّنَّ پڑھتے ہیں ۔

ب اگر دوسرے حرف کا سکون عارضی ہو تو ادغام اور اظہار دونوں طرح جائز ہے جیسے لَمْ یَمْدُدْ میں دوسرے دال کا سکون عارضی ہے کیونکہ یہ لَمْ جازمہ کیوجہ سے پیدا ہوا ہے اگر اظہار کے طور پر پڑھیں تو لَمْ یَمْدُدْ پڑھیں گے اور اگر ادغام کریں تو دوسرے حرف کو فتحہ اور کسرہ بھی دے سکتے ہیں اور عین کلمہ کی اتباع میں

Marfat.com

ضمہ بھی دے سکتے ہیں اس طرح اسے لَمْ یَمُدَّ، لَمْ یَمُدِّ، لَمْ یَمُدُّ پڑھیں گے اس طرح امر میں بھی مُدَّ، مُدِّ، مُدُّ، اُمْدُدْ پڑھ سکتے ہیں

ج اگر دوسرا حرف وقف کیوجہ سے ساکن ہو تو اس صورت میں ادغام زیادہ مشہور ہے مثلاً یَفِرُّ اور بعض اوقات ایک حرف کو حذف کردیتے ہیں جیسے یَفِرُ۔

Marfat.com

مکتبہ اہلسنت

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

0345-2011235, 0333-4584252

Marfat.com